تالیف
سید فیض الحسن رضوی

نظر ثانی و اضافہ
سید جمیل احمد رضوی

تالیف

سید فیض الحسن رضوی

نظر ثانی و اضافہ

سید جمیل احمد رضوی

نام کتاب　　زادالمعاد لفلاحِ العباد
(بندوں کی نجات کے لیے زادِ آخرت)

مؤلف　　سید فیض الحسن رضوی

نظرثانی واضافہ　　سید جمیل احمد رضوی

کمپوزنگ　　محمد قاسم وقار، مقصود احمد

القمر گرافکس 0333-6548142

ناشر　　سید ظفر عباس رضوی 90 فرید ٹاؤن جڑانوالہ روڈ فیصل آباد (پاکستان)

طبع اول　　2010ء

تعداد　　500

ہدیہ　　ایصال ثواب برائے مرحومین/مرحومات

سید غلام علی، سید بشیر احمد دلیل پوری، سیدہ شہر بانو، سیدہ امت الغفور
سیدہ مسعودہ بیگم، سید بشیر احمد کالوی، سید ظہور حسین، سید گلزار حسین
سید رحمت علی و مؤلف کے دیگر بزرگ مرحومین/مرحومات

قارئین سے التماس ہے کہ براہ کرم ان کے ایصال ثواب کے لیے
سورۂ فاتحہ پڑھ کر ممنون فرمائیں

استدعا

پروردگار عالم کے فضل، کرم اور مہربانی سے، انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کمپوزنگ، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہِ کرم مطلع فرمائیں۔ شکریہ (ناشر)

انتساب

اولادحضرت آدم علیہ السلام میں سے ان
مقدس ارواح کے نام جو اپنی حیاتِ ظاہری میں
دین حق پر چلتے رہے اور ان کا خاتمہ بالخیر ہوا۔

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
پیش لفظ	۸	سورۃ النبا	۶۳
مقدمہ	۱۱	فضائل سورۂ اعلیٰ وسورۂ شمس	۶۶
پہلا باب	۳۱	سورۃ الاعلیٰ	۶۷
تلاوت قرآن کی فضیلت	۳۱	سورۃ الشمس	۶۸
فضائل سورۂ یٰسین	۳۲	سورۃ الشمس اور ایک عمل	۶۹
سورۂ یٰسٓ	۳۳	فضائل سورۂ زلزال	۷۰
فضائل سورۂ رحمٰن	۴۲	سورۃ الزلزال	۷۱
سورۃ الرحمٰن	۴۳	فضائل سورۂ توحید	۷۱
فضائل سورۂ واقعہ	۴۸	سورۃ الاخلاص	۷۲
سورۃ الواقعہ	۴۹	سورۃ الاخلاص اور ایک عمل	۷۲
فضائل سورۂ جمعہ	۵۵	فضائل سورۂ فلق وسورۂ ناس	۷۴
سورۃ الجمعہ	۵۶	سورۃ الفلق	۷۵
فضائل سورۂ ملک	۵۸	سورۃ الناس	۷۵
سورۃ الملک	۵۹	فضائل آیت الکرسی	۷۶
فضائل سورۂ نبأ	۶۳	آیت الکرسی	۷۷

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
دوسرا باب	۷۹	تعقیبات مختصہ	۱۰۳
منتخب قرآنی دعائیں	۷۹	نماز صبح کی مخصوص تعقیبات	۱۰۳
حضرت آدمؑ اوراماں حوا کی دعا	۸۰	نماز ظہر کی مخصوص تعقیبات	۱۰۹
حضرت نوح علیہ السلام کی دعا	۸۰	نماز عصر کی مخصوص تعقیبات	۱۱۱
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا	۸۱	نماز مغرب کی مخصوص تعقیبات	۱۱۳
حضرت شعیب علیہ السلام کی دعا	۸۲	نماز عشاء کی مخصوص تعقیبات	۱۱۶
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا	۸۲	**پانچواں باب**	۱۱۹
حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا	۸۳	صبح وشام کی دعائیں	۱۱۹
حضرت یونس علیہ السلام کی دعا	۸۴	**چھٹا باب**	۱۲۳
حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا	۸۴	ہفتے کے دنوں کی دعائیں	۱۲۳
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا	۸۵	دعائے روز یک شنبہ (اتوار)	۱۲۳
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا	۸۶	دعائے روز دوشنبہ (سوموار)	۱۲۵
تیسرا باب	۸۷	دعائے روز سہ شنبہ (منگل)	۱۲۷
خطبہ امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالب	۸۷	دعائے روز چہار شنبہ (بدھ)	۱۲۹
امام زین العابدینؑ کی دعا شب سے اقتباس	۸۹	دعائے روز پنج شنبہ (جمعرات)	۱۳۱
تعقیبات مشترکہ	۹۱	دعائے روزِ آدینہ (جمعہ)	۱۳۳
چوتھا باب	۱۰۳	دعائے روز شنبہ (ہفتہ)	۱۳۵

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
ساتواں باب	۱۳۷	نماز وحشت	۱۸۹
نماز تہجد کی فضیلت و کیفیت	۱۳۷	نماز حل مہمات	۱۹۰
آٹھواں باب	۱۴۱	نماز رفع عسرت	۱۹۱
سوتے اور جاگتے وقت کی دعائیں	۱۴۱	نماز غفیلہ	۱۹۱
نواں باب	۱۴۹	نماز طلب فرزند	۱۹۲
حمد و مناجات اور چند مشہور دعائیں	۱۴۹	نماز رد مظالم	۱۹۳
حضرت عبد المطلب	۱۴۹	نماز وسعت رزق	۱۹۳
حضرت ابوطالب	۱۵۰	**گیارھواں باب**	۱۹۵
حضرت علی علیہ السلام	۱۵۱	بدنی امراض سے شفاء کے لیے دعائیں و اعمال	۱۹۵
دعائے کمیل	۱۵۱	ہر بیماری سے نجات کے لیے	۱۹۵
دعائے یستشیر	۱۶۶	درد سے نجات کے لیے	۱۹۵
دعائے مشلول	۱۷۲	درد دل اور اختلاج قلب کے لیے	۱۹۷
دعائے اسم اعظم	۱۸۳	سر درد اور کان درد کے لیے	۱۹۷
دعائے عافیت	۱۸۵	بواسیر کے لیے	۱۹۸
دسواں باب	۱۸۹	درد شقیقہ کے لیے	۱۹۸
مستحب نمازیں	۱۸۹	بدن کے ورم و سوجن کے لیے	۱۹۹
نماز ہدیہ والدین	۱۸۹	ضیق النفس یعنی دمہ کے لیے	۱۹۹

عنوان	صفحہ نمبر
مرگی کے لیے	۱۹۹
لقوہ کے لیے	۲۰۰
بارھواں باب	۲۰۱
متفرق دعائیں اور اعمال	۲۰۱
اعمال طلب اولاد	۲۰۱
وسعت رزق کے لیے	۲۰۲
ادائے قرض کی دعا	۲۰۳
طول عمر کے لیے	۲۰۴
مطالعہ کے وقت کی دعا	۲۰۴
حل مشکلات کے لیے دعا	۲۰۴

عنوان	صفحہ نمبر
گمشدہ کے لیے دعائیں	۲۰۵
نظر بد کے لیے	۲۰۵
جانوروں کا نظر بد سے بچاؤ	۲۰۶
سحر و جادو سے بچاؤ کے لیے	۲۰۷
جنات کے شر سے بچاؤ کے لیے	۲۰۹
شر اعداء سے بچاؤ کے لیے	۲۱۰
نکاح پیغمبرؐ اور خطبہ ابو طالب	۲۱۶
فہرست مآخذ و مصادر	۲۱۷
حضرت علی علیہ السلام کے کلمات	۲۲۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

قرآن مجید میں خداوند عالم کا ارشاد ہے:۔

"اَلاَ بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ ط" ﴿الرعد ۱۳: ۲۸﴾

یعنی "یادرکھو کہ خدا ہی کی یاد سے دلوں کو تسلی ہوتی ہے"۔ نیز اللہ تعالیٰ نے دعا کرنے کا حکم دیا ہے اور اس کی قبولیت کا وعدہ فرمایا ہے

"وَ قَالَ رَبُّکُمُ ادۡعُوۡنِیۡٓ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ ط" ﴿المومن ۴۰: ۶۰﴾

"اور تمہارا پروردگار ارشاد فرماتا ہے کہ تم مجھ سے دعائیں مانگو میں تمہاری (دُعا) قبول کروں گا"۔

ذکر الٰہی اور دُعا کی بہت اہمیت ہے۔ انسان دنیوی کاموں میں اس قدر مصروف ہو جاتا ہے کہ عموماً اس کے پاس وقت نہیں بچتا کہ وہ روحانی ترقی کے لئے خدا کے ذکر اور دعا کے لئے وقت نکال سکے۔ علامہ اقبال کے الفاظ میں

کار جہاں دراز ہے اب میرا انتظار کر

انسان کی تخلیق کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ عبادت میں ذکرِ خدا اور دعا دونوں کی بہت اہمیت ہے۔ ان کی بجا آوری سے سکون و اطمینان کی دولت میسر ہوتی ہے۔ انسان کو ڈھارس اور حوصلہ ملتا ہے۔ اپنے پروردگار سے اس کا خاص قسم کا رابطہ قائم ہوتا ہے۔ اس کیفیت سے بہت سی نفسیاتی الجھنیں دور ہوتی ہیں اور بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں

ایک مدت سے راقم السطور کے ذہن میں یہ خیال بار بار آتا رہا کہ کوئی ایسا کام

کیا جائے جس سے مومنین کرام مستفید ہو سکیں اور وہ خود احقر کے لئے بھی کار خیر کی حیثیت رکھتا ہو۔ دنیا فانی ہے۔ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں، اس لئے اب یہ خیال لوحِ ذہن پر پختہ نقش ہو گیا کہ اذکار و دعاؤں کا ایک ایسا گلدستہ بنایا جائے جو کلام اللہ اور کلام معصومین علیھم السلام سے مزین ہو اور اس کی خوشبو سے قارئین کرام مستفید ہو سکیں۔ ایسی تالیف صدقہ جاریہ کی حیثیت رکھتی ہے اور مؤلف کا نام بھی زندہ رہتا ہے۔

نوشتہ بماند سیاہ بر سفید

نویسندہ را نیست فردا امید

یعنی کاغذ پر لکھا ہوا باقی رہتا ہے لکھنے والے کو کل کی امید نہیں ہوتی۔

چنانچہ راقم السطور نے اس تالیف کا مسودہ تیار کیا۔ اس کے ابتدائی حصے میں منتخب قرآنی سورتوں کے ساتھ ان کے پڑھنے کے فضائل کا ذکر کر دیا ہے۔ قرآن مجید کی منتخب دعائیں بھی اس میں شامل کر دی ہیں۔ تعقیبات مشترکہ اور تعقیبات مختصہ کے ابواب بھی اس میں شامل ہیں۔ صبح و شام کے اذکار کا باب بھی اس میں دیا گیا ہے۔ پھر ایام ہفتہ کی دعائیں، نماز تہجد، سوتے اور جاگتے وقت کی دعائیں، مخصوص طویل دعائیں' چند مستحب نمازیں، بدنی امراض سے شفاء کے لیے دعائیں اور اعمال اور متفرق دعاؤں کے ابواب بھی کتاب میں شامل کیے گئے ہیں۔ ہر دعا کا ماخذ و مصدر بھی تحریر کر دیا ہے۔ آخر میں فہرست مآخذ و مصادر بھی دے دی ہے۔۔

یہاں پر یہ وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے کہ قرآن حکیم کی سورتوں اور آیات کا اردو ترجمہ حافظ سید فرمان علی مرحوم اعلی اللہ مقامہٗ کا دیا گیا ہے۔ اکثر دعاؤں کے تراجم ان علماء کرام کے ہیں: مفتی جعفر حسین مرحوم، حافظ سید ریاض حسین نجفی و مولانا محمد علی فاضل راجن پور اور سید مرتضیٰ حسین صدر الافاضل مرحوم۔

اس مقام پر اس امر کا اعتراف کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ میرے عمِ محترم سید جمیل احمد رضوی صاحب نے اس تالیف کے مسودے پر نہ صرف نظر ثانی اور اضافہ کا کام کیا بلکہ انہوں نے اس کے لیے دعا کے موضوع پر ایک مبسوط مقدمہ لکھا جو اس کے ابتدائی حصے میں شامل ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے مفید مشورے بھی دیئے۔ میں ان کا ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ اِن کو بحق معصومین علیہم السلام اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

محترم مفتی محمد اسحاق فیصل آبادی نے اس کتاب کی عربی عبارتوں کی پروف خوانی میں دست تعاون بڑھایا۔ اس کے علاوہ انہوں نے مفید علمی مشورے بھی دیے۔ میں ان کا تہہ دل سے ممنون ہوں۔ خداوند عالم اُن کو جزائے خیر عطا کرے۔

قارئین اور مومنین سے التماس ہے کہ وہ راقم السطور کو اس کی زندگی میں اور موت کے بعد بھی دعاء و طلبِ مغفرت کے وقت یاد رکھیں۔ آخر میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ جس کی دی ہوئی توفیق سے میں اس تالیف کا کام کر سکا۔ اس کی نعمتیں بے حد و حساب ہیں۔ ان کا شکر ادا کرنے کے لئے الفاظ کا دامن ہمیشہ تنگ ہی نظر آتا ہے۔ بس یہی کہنے پر اکتفا کرنا پڑتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اِحْسَانِهٖ

سید فیض الحسن رضوی

90۔ فرید ٹاؤن، جڑانوالہ روڈ، فیصل آباد۔

مقدمہ

......از سید جمیل احمد رضوی

زیر نظر کتاب کا موضوع دعاء ہے۔ دعاء کے مختلف پہلو ہیں۔ ان پر اس مقدمہ میں مختصر طور پر بحث کی جائے گی۔ ابتداء میں لفظ دعاء کے لغوی اور اصطلاحی معانی بیان کیے جاتے ہیں۔ پھر اس کے دیگر پہلو زیر بحث لائے جائیں گے۔

دعا:۔(ع' جمع :ادعیة)، دَعَا، یَدعُو، دعاء و دعویٰ' لغوی معنی بلانا' پکارنا، منسوب کرنا' نام رکھنا جیسے دعوت ابنی زیدا (میں نے اپنے بیٹے کا نام زید رکھا)' عبادت کرنا اور مدد طلب کرنے کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے (دیکھیے لسان العرب، تاج العروس اور المفردات' بذیل مادہ)۔ دعاء کا اصطلاحی معنی اللہ تعالیٰ سے استمداد اور استغاثہ ہے' اپنے یا کسی کے حق میں (ل) یا کسی کے خلاف (علیٰ) (ا)

مفردات القرآن میں امام راغب اصفہانی نے لفظ دعاء پر تفصیل سے بحث کی ہے اور اس کے معانی بیان کرنے کے لئے قرآنی آیات کو پیش کیا ہے۔ اس مبحث سے اقتباسات ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:۔

اَلدُّعَاءُ کے معنی ندا کے ہیں مگر ندا کا لفظ کبھی صرف یَا، اَیَا وغیرھما حروف ندا پر بولا جاتا ہے۔ اگرچہ ان کے بعد منادیٰ مذکور نہ ہو، لیکن دعا کا لفظ صرف اس وقت بولا جاتا ہے جب حرف ندا کے ساتھ اسم (منادیٰ) بھی مذکور ہو جیسے یا فُلَانُ۔ کبھی یہ دونوں یعنی دعاء اور نداء ایک دوسرے کی جگہ پر بولے جاتے ہیں۔ قرآن میں ہے۔

کَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَایَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ط (البقرۃ۲: ۱۷۱)

(ان) کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کسی ایسی چیز کو آواز دے جو پکار اور آواز

کے سوا کچھ نہ سُن سکے۔

اور کبھی دُعاء بمعنیٰ تسمیہ (نام رکھنا) آ جاتا ہے جیسے دَعَوْتُ اِبْنِیْ زَیْدًا (میں نے اپنے لڑکے کا نام زید رکھا)۔ اور آنحضرت ﷺ کی تعظیم پر رغبت دلاتے ہوئے فرمایا:۔

لَاتَجْعَلُوا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا ط (النور۲۴: ۶۳)

مومنو! پیغمبر کے بلانے کو ایسا خیال نہ کرنا جیسا تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو (۲)

اور دَعَوْتُہ، کے معنی سوال یا مدد طلب کرنا بھی آتے ہیں۔ قرآن میں ہے:۔

"قَالُوْا ادْعُ لَنَا رَبَّکَ"۔ انہوں نے کہا (اب کے) اپنے پروردگار سے پھر درخواست کیجئے۔۔۔

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْبِہٖ (یونس ۱۰: ۱۲)

اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو لیٹا ہمیں پکارتا ہے۔ (۳)

اَلدُّعَاءُ (اِلَی الشَّیْءِ) کے معنی کسی چیز کا قصد کرنے پر رغبت دلانے اور اکسانے کے ہیں۔ قرآن میں ہے:۔

رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْہِ ج (یوسف ۱۲: ۳۳)

کہ پروردگار جس کام کی طرف یہ مجھے بلاتی ہیں اس کی نسبت مجھے قید پسند ہے۔ (۴)

سید علی اکبر قرشی نے قاموس قرآن میں لفظ "دعاء" پر تفصیل کے ساتھ بحث کی ہے۔ انہوں نے مفردات القرآن از راغب اصفہانی کے حوالے بھی دیئے ہیں۔ قرآن مجید سے آیات کو استشہاد کے لیے نقل بھی کیا ہے۔ چونکہ یہ کتاب فارسی زبان میں ہے، اس لیے اس کے چند اقتباسات اردو ترجمہ کی صورت میں دیئے جاتے ہیں، آیات کا اردو ترجمہ سید فرمان علی اعلی اللہ مقامہ، قوسین میں دے دیا ہے۔

دعاء: پکارنا، حاجت طلب اور استمداد (مدد طلب کرنے) کے معانی میں استعمال ہوتا ہے۔

اور کبھی اس سے مراد محض پکارنا ہوتی ہے۔ مثلاً

فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِیْٓ اِلَّا فِرَارًاO (نوح ۷۱:۶)

(لیکن وہ میرے بلانے سے اور زیادہ گریز ہی کرتے رہے)

اور کبھی اس سے مراد درخواست اور استمداد (مدد طلب کرنا) ہوتا ہے۔ مثلاً

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَی الْکِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ ط اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِO (ابراهیم ۱۴ : ۳۹)

(اس خدا کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے جس نے مجھے بڑھاپا آنے پر اسماعیل اور اسحاق (سے دو فرزند) عطا کئے۔ اس میں شک نہیں کہ میرا پروردگار دعا کا سننے والا ہے)۔(۵)

دعوۃ بھی بلانے یا پکارنے کے معنی میں آتا ہے۔

وَاِذَاسَاَ لَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ لا فَلْیَسْتَجِیْبُوْالِیْ وَالْیُؤْمِنُوْابِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَO (البقرۃ۲:۱۸۶)

(اے رسول) جب میرے بندے میرا حال تم سے پوچھیں تو (کہہ دو کہ) میں ان کے پاس ہی ہوں اور جب ان سے کوئی دعا مانگتا ہے تو میں ہر دعا کرنے والے کی دعا (سن لیتا ہوں اور جو مناسب ہو) تو قبول کرتا ہوں، پس انہیں چاہیے کہ (میرا بھی کہنا مانیں) اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ سیدھی راہ پر آجاویں)۔

وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ط (مومن ۴۰ : ۶۰)

(ارشاد فرمایا کہ تم مجھ سے دعائیں مانگو میں تمہاری (دعا) قبول کروں گا)۔ (۶)

دعاء کی فضیلت اور اہمیت

دعا کو عبد اور معبود کے درمیان راز و نیاز کی باتوں سے بھی تعبیر کر سکتے ہیں۔

خداوند عالم کی رحمت ہر شے سے وسیع ہے۔ وہ اپنے بندوں کی پکار کو سنتا ہے اور اس کو شرف قبولیت بھی بخشتا ہے۔ قرآن حکیم میں بھی دعا کرنے کے متعلق ترغیب دلائی گئی ہے۔ احادیث مبارکہ میں بھی اس کی فضیلت اور اہمیت کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ دعا کے متعلق آئمہ طاہرین علیہم السلام سے مروی احادیث کا انتخاب پیش کیا جاتا ہے:۔

دعاء آسمانوں اور زمین کا نور ہے

حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دعا مومن کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون ہے اور آسمان و زمین کا نور ہے۔(۷)

مسند الامام الرضا میں یہ حدیث اس طرح مروی ہے:۔

(بحذف اسناد) قال رسول اللہؐ: الدعاء سلاح المومن وعمادالدین ونور السموات والارض (۸)

(دعا مومن کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون ہے اور آسمانوں اور زمین کا نور ہے)

(بحذف اسناد) امام علی رضا علیہ السلام سے انہوں نے بہ سند آباء اپنے جدِ امجد جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دعا مومن کا ایک بڑا ہتھیار ہے اور ستونِ دین ہے اور آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے۔ سو تم پر لازم ہے دعا اپنے لئے اپنی حاجتوں میں۔ لیکن دعا کے قبول ہونے کے لیے خلوصِ دل اور نیت کا نیک ہونا ضروری ہے۔(۹)

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: دعا مومن کی سپر ہے، جب بار بار دق الباب کرو گے تو کھلے ہی گا۔(۱۰)

دعاء رَدِّ بلا وقضا ہے

فرمایا حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام نے دعاء رد کرتی ہے اس مصیبت کو جو مقدر ہو چکی

اوراس کو جومقدر نہیں ہوئی۔راوی نے کہا: جو مقدر ہو چکی وہ تو میں سمجھا۔لیکن جو مقدر نہیں ہوئی وہ کیا ہے۔فرمایا جوابھی نازل نہیں ہوئی (۱۱)

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ دعا نازل ہونے والی بلا کو اس طرح توڑ دیتی ہے جیسے دھاگا توڑ دیا جاتا ہے۔اگرچہ وہ کسی قدر مستحکم بھی ہو۔(۱۲)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: دعا قضا کو رد کر دیتی ہے۔چاہے وہ مصیبت کتنی ہی سخت ہو۔اکثر دعا کیا کرو۔وہ ہر رحمت (کو کھولنے) اور ہر حاجت سے نجات کی کنجی ہے۔خزانہ خدا سے کچھ نہیں مل سکتا بغیر دعا کے۔جو بار بار دروازہ کھٹکھٹاتا ہے، صاحب خانہ اس کے لیے ضرور دروازہ کھولتا ہے۔(۱۳)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: دعا کو اپنے لیے لازم قرار دو اور اللہ سے طلب کرو کہ یہ طلب بلا کو رد کر دے گی، اگرچہ وہ مقدر ہو چکی ہو اور صرف جاری ہونا باقی ہو۔جب اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے گی اور سوال کیا جائے گا تو ضرور ہٹا دی جائے گی۔(۱۴)

مفتی جعفر حسین اعلی اللہ مقامہٗ نے "صحیفہ کاملہ" کے اردو ترجمے میں ایک مبسوط مقدمہ تحریر کیا ہے۔اس میں وہ دعا کی اہمیت بہت عالمانہ انداز سے بیان کرتے ہیں۔اس میں سے دعا کے نفسیاتی فوائد کے ذیلی عنوان سے متعلقہ نکات کو مختصر طور پر ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

مقصد کے حصول کے لئے جو اسباب درکار ہیں، ان کے عناصر صرف دو ہیں۔ایک ارادہ اور دوسرے یقین، لیکن ہر شخص میں یہ قوت و طاقت نہیں ہوتی کہ وہ انہیں براہ راست حاصل کرلے جائے۔اس لئے ایک ایسی چیز کی ضرورت ہے جو دل و دماغ کو عزم و یقین کے کیفیات قبول کرنے کے قابل بنا سکے اور وہ دعا ہے جو ان دونوں کے مجموعے کی منزل تک پہنچانے میں معین ثابت ہوتی ہے۔۔۔(۱۵)

جب صبر انسانی کی بساط الٹ جاتی ہے اور متاع سکون لٹ چکتا ہے اور کامیابی و کامرانی کے تمام ذرائع مسدود اور وسائل ناپید ہو جاتے ہیں تو اس وقت کرب و اضطراب کی حالت میں اللہ کو پکارنا، عجز و الحاح کا ہاتھ اٹھانا اور درد و غم کی روداد اور رنج و الم کی داستان اسے سنانا دل کے لئے سرمایہ تسکین ثابت ہوتا ہے۔۔۔(۱۶)

دعا کا تیسرا فائدہ یہ ہے کہ اس سے عبد و معبود کا رشتہ استوار اور عبودیت و الوہیت کا رابطہ مضبوط و مستحکم ہوتا ہے۔۔۔(۱۷)

دعاء کا چوتھا فائدہ یہ ہے کہ اس سے خدا کی قوت و طاقت پر اعتماد میں اضافہ ہوتا ہے اور خود اپنی قوت و توانائی پر سے بھروسا ختم ہو جاتا ہے۔۔۔ اور اصل عبودیت یہی ہے کہ انسان کلیتہً اللہ کی بالا دستی پر یقین رکھے اور (صرف) اپنی طاقت و توانائی پر سے اعتماد ختم کر دے اور یہ دعا کا ایک لازمی اثر ہے۔(۱۸)

۔۔۔ دعاء کا پانچواں فائدہ یہ ہے کہ اس سے کبر و انانیت کی طوفان انگیزیاں اور تمرد و سرکشی کی طغیانیاں دب کر رہ جاتی ہے کیونکہ طلب و سوال کے موقع پر ایسے حرکات و اعمال کا مظاہرہ کیا جاتا ہے جو سراسر عجز و نیاز اور تذلل و انکسار کے حامل ہوتے ہیں۔(۱۹)

شرائط قبولیت دعاء

اصول کافی میں اس بارے میں بہت سی احادیث مروی ہیں۔ ان میں سے مختصر انتخاب ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:۔

دعاء پر یقین

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب دعا کرو، تو اس کا یقین رکھو کہ وہ بابِ اجابت تک پہنچ گئی۔(۲۰)

دعاء میں رجوع قلب

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ اوپری دل کی دعا (دکھاوے کی دعا) کو قبول نہیں کرتا جبکہ باطن میں غفلت ہو۔ جب دعا کرو تو رجوع قلب سے کرو اور قبول ہونے کا یقین رکھو۔ (۲۱)

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پَر نہیں ، طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

(۲۲)

دعاء میں الحاح وزاری

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کی قسم جب کوئی بندہ مومن بارگاہ الٰہی میں الحاح وزاری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا کرتا ہے۔ (۲۳)

اپنی حاجت کا ذکر

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ بندہ وقت دعا کیا چاہتا ہے، لیکن وہ پسند کرتا ہے کہ اپنی ضرورت کا زبان سے ذکر کرے۔ پس جب دعا کرو تو اپنی ضرورت کا نام لو۔ اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ تیری حاجت کو جانتا ہے لیکن وہ چاہتا یہ ہے کہ تو اپنی حاجتوں کو زبان سے بیان کرے۔ (۲۴)

دعاء کا اخفاء

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے چپ چاپ (خاموشی سے) دعا کرنا ستر علانیہ دعاؤں کے برابر ہے۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ خفیہ دعا کرنا افضل ہے خدا کے نزدیک ایسی ستر دعاؤں سے جو آواز (ظاہری طور پر) کی جائیں۔ (۲۵)

مقدمہ ''صحیفہ کاملہ'' میں دعا کی قبولیت کی شرائط کے ذیل میں لکھا ہے:۔

''شرائط قبولیت دعا میں سب سے مقدم شرط یہ ہے کہ لباس' غذا' جائے رہائش' ذریعہ معاش طیّب وحلال ہو اور دل میں اطمینان ورجاء کی کیفیت پیدا کرے کیونکہ رجاء دعا کی محرک ہوتی ہے اور جب رجاء کا پہلو کمزور ہوگا تو دعا میں اعتماد، خلوص اور ولولہ پیدا نہیں ہوسکتا کہ جو قبولیتِ دعا کا ضامن ہوتا ہے۔ اس لیے قبولیتِ دعاء پر وثوق رکھتے ہوئے خلوص نیت، رقتِ قلب اور تضرع والحاح کے ساتھ بار بار دعاء والتجاء کرے'' ۔۔۔(۲۶)

قبولیت دعاء کے اوقات

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: دعاء چار وقتوں میں کرو۔ ہواؤں کے چلتے وقت، سایوں کے ڈھلتے وقت، بارش کے ہوتے وقت اور جب کسی مومن مقتول کے خون کا پہلا قطرہ گرے کہ ان اوقات میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ (۲۷)

حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ دعا چار وقتوں میں کرو، وقت قرأت قرآن، وقتِ اذان، وقت نزول باراں (بارش ہونے کے وقت) اور وقت دو لشکروں کے ملنے کے کسی مومن کی شہادت پر۔ (۲۸)

زوال شمس کے وقت

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار زوال شمس (سورج کے زوال) کے وقت حاجت طلب کرتے تھے۔ جب دعا کا ارادہ کرتے تھے، صدقہ دیتے تھے خوشبو لگاتے تھے، مسجد میں جاتے تھے اور دعا کرتے تھے۔ (۲۹)

سحر سے طلوع آفتاب تک

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے ۔ خلاصہ اس حدیث کا یہ ہے کہ دعا

کر و سحر کو آفتاب نکلنے تک۔اس وقت آسمان کے دروازے کھلے ہوتے ہیں۔روزی تقسیم کی جاتی ہے،اور بڑی بڑی حاجتیں پوری کی جاتی ہیں۔(۳۰)

فرض نمازوں کے بعد

کتاب عدۃ الداعی میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ خدا تعالیٰ نے دن میں پنجگانہ نمازیں اپنے محبوب ترین اوقات میں فرض کی ہیں۔فرض نمازوں کے بعد اپنی حاجتیں طلب کرو۔(۳۱)

دیگر اوقات

مقدمہ ''صحیفہ کاملہ'' میں ان کے علاوہ اور اوقات کا بھی ذکر ہے۔اس کا متعلقہ اقتباس ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:۔

۔۔۔اور دعا مانگنا چاہے تو یہ اوقات استجابت کے لحاظ سے بہتر ہیں: سحر سے طلوع آفتاب تک،زوال آفتاب کے وقت،صبح،ظہر اور مغرب کی نماز کے بعد،نماز وتر میں،شب ہائے قدر میں،جمعہ کے دن خطبہ اور نماز کے درمیانی وقفہ میں،جمعہ کے دن جب کہ آدھا سورج ڈوب چکا ہو،اذان اور اقامت کے درمیانی وقفہ میں،تلاوت قرآن کے موقع پر،بارش کے برسنے اور ہواؤں کے چلنے کے وقت،اور علی الخصوص نصف شب کے بعد کہ وہ دعا کا بہترین وقت ہے۔(۳۲)

مقاماتِ قبولیتِ دعاء

تحفہ احمدیہ میں سید ابوالحسن اعلی اللہ مقامہ،لکھتے ہیں:۔

کتاب ''نخبۃ الدعوات'' میں لکھا ہے کہ دعا کی (جلد) قبولیت کے مقامات یہ ہیں حرم،مسجد الحرام،عرفات،مشعر الحرام،مسجد مدینہ (مسجد نبوی)،مسجد کوفہ،بیت المقدس،

سب مسجدیں ، شہداء اور صلحاء اور والدین کے مزارات اور آئمہ معصومین علیہم السلام کے روضے علی الخصوص امام حسین علیہ السلام کا روضہ جو بہترین مقام اور قبولیت دعا کا مقام ہے۔

(۳۳)

مقدمہ ''صحیفہ کاملہ'' میں مفتی جعفر حسین اعلی اللہ مقامہ لکھتے ہیں:۔

جس طرح اوقات وساعات اور ازمنہ وایام کو قبولیت دعا میں دخل ہے، اسی طرح محل و مقام بھی قبولیت دعا پر اثر انداز ہوتے ہیں: اور وہاں پر دعا جلد مستجاب ہوتی ہے۔ چنانچہ ذیل کے مقامات استجابتِ دعا کے لیے مخصوص ہیں: مسجد الحرام، عرفات، مشعر الحرام مکہ، مسجد نبوی، مسجد کوفہ، مزارات آئمہ اہلِ بیت علیہم السلام اور علی الخصوص روضہ سید الشہداء حسین ابنِ علی علیہ السلام کہ اس کے متعلق وارد ہوا ہے کہ (الاجابة تحت قبته) ان کے گنبد مزار کے نیچے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ (۳۴)

کس کی دعاء قبول ہوتی ہے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے والد ماجد فرماتے تھے پانچ دعائیں بارگاہ الٰہی سے رد نہیں ہوتیں۔ اول امام عادل کی دعا، دوسرے مظلوم کی دعا، خدا کہتا ہے (کہ) میں تیرا بدلہ لوں گا، چاہے دیر سے ہی ہو۔ تیسرے نیک اولاد کی دعا والدین کے حق میں۔ چوتھے نیک والد کی دعا صالح فرزند کے حق میں اور مومن کی دعا خفیہ طور پر اپنے بھائی کے حق میں۔ خدا کہتا ہے تیرے لئے اس کی مثل ہے (یعنی جو تو نے اس کے لیے چاہا اس کے برابر تیرے لیے ہے)۔ (۳۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مظلوم کی بددعا سے بچو، وہ بادل سے اوپر جاتی ہے۔ اور خدا کے سامنے ہوتی ہے۔ (اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھتا ہے) اور خدا فرماتا ہے (کہ) اس

کو بلند درجہ پر رکھو جب تک قبول ہو اور حضرتؑ نے فرمایا: اپنے کو باپ کی بددعا سے بچاؤ کہ وہ تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہوتی ہے۔(۳۶)

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چار شخصوں کی دعائیں رد نہیں ہوتیں اور ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ اور وہ عرش پر پہنچتی ہیں۔ اول باپ کی دعا بیٹے کے حق میں، دوسرے مظلوم کی بددعا ظالم کے لیے، تیسرے عمرہ کرنے والے کی (دعا) واپسی تک، چوتھے روزہ دار کی (دعا) روزہ افطار کرنے تک۔(۳۷)

ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی دعا اس دعا سے جلد قبول نہیں ہوتی جو مرد غائب کے حق میں کی جائے۔(۳۸)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تین شخصوں کی دعا قبول ہوتی ہے، پہلے حج کرنیوالے کی، اس کے پیچھے اس کے اہل وعیال کا خیال رکھو، دوسرے (اللہ کی) راہ میں جہاد کرنے وا'، تم اس کے پیچھے اس کے اہل وعیال کے نگران رہو، تیسرے مریض (کی دعا) تم اسے خشم آلود اور دل گرفتہ نہ کرو۔(۳۹)

کس کی دعاء قبول نہیں ہوتی

ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ چار (آدمیوں) کی دعا قبول نہیں ہوتی: وہ جو اپنے گھر میں بیٹھا رہے اور کہے کہ خداوندا مجھے رزق دے۔ اس سے کہا جائے گا کیا میں نے تجھے روزی تلاش کرنے کا حکم نہیں دیا تھا، اور جو اپنی عورت (بیوی) کے لیے بددعا کرے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے تجھے طلاق کی اجازت نہیں دی تھی، وہ جس نے اپنا مال غلط طریقہ سے صرف کیا ہو اور پھر خدا سے مانگے اس سے کہا جائے گا: کیا میں نے میانہ روی کا

حکم نہیں دیا تھا۔ اور اصلاح حال کا حکم نہیں دیا تھا۔ اور وہ شخص جو بغیر گواہ کے قرض دے، اس سے کہا جائے گا کیا میں نے گواہ بنانے کا حکم نہیں دیا تھا۔ (۴۰)

عین الحیاۃ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدا اس کی دعا قبول نہیں کرتا جس کا دل سخت ہو۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت ہے کہ خدا اس کی دعا کو قبول نہیں کرتا جو غافل دل اور بے توجہی سے کرے۔ پس جب دعا کرے تو اپنے دل کی طرف سے متوجہ ہو، اس کے بعد یقین رکھے کہ (میری) دعا قبول ہوگی۔ (۴۱)

دعاء کی قبولیت میں دیر

راوی (منصور الصیقل) کہتا ہے (کہ) میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص دعا کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے لیکن (اس کے اثر میں) ایک وقت تک تاخیر ہو جاتی ہے۔ فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا ایسا کیوں ہوتا ہے؟ کیا اس لیے کہ دعا زیادہ کرے۔ فرمایا ہاں۔ (۴۲)

فرمایا صادقؑ آل محمدؐ نے کہ ایک بندہ دعا کرتا ہے، تو خدا دو فرشتوں کو کہتا ہے کہ میں نے اس کی دعا کو قبول کیا، لیکن ابھی اس کی حاجت برلانے میں دیر کرو۔ میں اس کی آواز کو سننا پسند کرتا ہوں۔ اور ایک بندہ دعا کرتا ہے، تو خدا فرماتا ہے جلد اس کی حاجت بر لاؤ، کیونکہ مجھے اس کی آواز بُری معلوم ہوتی ہے۔ (۴۳)

(اسحاق بن عمار کہتے ہیں کہ) میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا: بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے اور پھر رک جاتی ہے (اس کی قبولیت کا اثر اسی وقت ظاہر نہیں ہوتا)۔ فرمایا کہِ ہاں بیس سال تک (ممکن ہے اتنی تاخیر ہو جائے)۔ (۴۴)

نیز آنحضرتؑ (حضرت امام جعفر صادقؑ) نے اس آیت کے متعلق

"قَدْ اُجِیبَتْ دَّعْوَتُکُمَا" (یونس ۱۰: ۸۹)

(یعنی اے موسیٰ و ہارون) تم دونوں کی دعائیں قبول ہوگئیں۔ (فرمایا) اس کے اور فرعون پر عذاب آنے کے درمیان چالیس سال تھے (چالیس سال کی مدت گزر گئی)۔ (۴۵)

(بحذف راوی) ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا (کہ) مومن کو دعا کرنی چاہیے، اس کے قبول ہونے میں روز جمعہ تک تاخیر ہوگی۔ (۴۶)

صادقؑ آل محمدؐ نے فرمایا کہ مومن کو چاہئے کہ ہمیشہ نیکی اور امیدِ اجابت اور رحمت پر نظر رکھے اور جلدی نہ کرے جس کی وجہ سے مایوس ہوکر دعا کرنا ترک کردے۔ راوی نے پوچھا جلدی کرنے سے کیا مراد ہے۔ فرمایا کہ یہ کہنا کہ میں اتنے عرصے سے دعا کررہا ہوں لیکن قبول نہیں ہوتی۔ (بار بار دعا کرنا بھی اجر رکھتا ہے) (۴۷)

دعاء بے اثر نہیں ہوتی

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ "کوئی مومن ایسا نہیں جو خدا سے ایسی دعاء مانگے جس میں نہ تو قطع رحمی کی درخواست ہو اور نہ گناہ کا حصول ہو تو خداوند متعال اسے تین خصلتوں میں سے ایک ضرور عطا فرماتا ہے

(۱) یا تو اس کی دعا جلد قبول ہوجاتی ہے۔ (۲) یا اس کے لئے آخرت میں ذخیرہ کرلی جاتی ہے۔ (۳) یا اس سے اس طرح کی کوئی مصیبت دور کردی جاتی ہے، جو اس پر نازل ہونے والی ہو"۔ (۴۸)

آدابِ دعاء

ہیئت دعاء

مقدمہ ''صحیفہ کاملہ'' میں لکھا ہے: دعا باوضو تشہد کی حالت میں بیٹھ کر اور رو بہ قبلہ ہو کر مانگے، اس طرح کہ آواز نہ زیادہ بلند ہو نہ زیادہ آہستہ۔ البتہ اگر ریاء و نمود کا اندیشہ ہو تو پھر بہتر ہے کہ چپکے چپکے سے دعا کرے۔ (۴۹)

شروع و ختم دعاء کے آداب

جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو اس کی ابتداء حمد و تقدیس الٰہی سے کرے، کیوں کہ اس سے طلب کرنا ایک طرح سے اس کے کرم و فیضان کا اعتراف کرنا ہے اور کرم و بخشش کا اعتراف یہ چاہتا ہے کہ طلب و سوال سے پہلے زبان اس کی مدحت و ستائش میں کھلے اور تحمید و ثنا میں نغمہ ریز ہو۔۔۔ حمد کے بعد اس کی نعمتوں اور احسانوں کو یاد کرتے ہوئے اس کا شکر ادا کرے ''لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ'' اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں یقیناً تمہیں زیادہ دوں گا۔ پھر نبی اکرم ﷺ اور ان کی آلِ اطہار پر درود بھیجے تا کہ اس درود کی قبولیت کے ضمن میں دعا بھی قبول ہو جائے۔ پھر اپنے گناہوں کا اعتراف کرے تا کہ احتساب نفس کا جذبہ پیدا ہو۔ پھر توبہ و استغفار کرے تا کہ گناہوں کی کثافت مانع قبولیت نہ ہونے پائے۔ پھر واضح طور پر اپنی حاجت طلب کرے اور آخر میں درود پڑھے بلکہ وسط میں بھی درود پڑھے۔ (۵۰)

محمد ﷺ اور آلِ محمد ﷺ پر درود

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا (کہ) دعا قبولیت سے رکی رہے گی جب تک

محمد ﷺ اوران کی آلؑ پر درود نہ ہو (درود نہ پڑھا جائے)۔(۵۱)

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ جس نے بغیر نبی پر درود بھیجے دعا کی اس کی دعا اس کے سر پر منڈلاتی رہتی ہے۔ جب درود پڑھتا ہے، تب بلند ہوتی ہے۔(۵۲)

ذریعہ وتوسل

مقدمہ ''صحیفہ کاملہ'' میں مفتی جعفر حسین اعلی اللہ مقامہ، لکھتے ہیں:۔

تمام امیدوں کا مرکز اور تمام آرزوؤں کا منتہٰی اللہ سبحانہ' کی ذات ہے اور اسی سے تمام حاجتیں اور ضرورتیں وابستہ کی جاتی ہیں اور اس کے علاوہ کسی کو مستقل طور پر حاجت روا سمجھ کر پکارنا صحیح نہیں ہے اور نہ آئین اسلام میں اس کی اجازت ہے کہ دعا میں کسی دوسری ہستی کو پکار کر اسے اللہ کی صفات میں شریک ٹھہرایا جائے۔ مگر ہر چیز میں اللہ کی مشیت کے عمل دخل کا عقیدہ رکھتے ہوئے کسی کو پکارنا اور مدد چاہنا شرک نہیں ہے اور نہ ان ہستیوں کو کہ جنہیں مشیت کا ہاتھ سفارش کے لیے چن چکا ہے، وسیلہ قرار دینا شرک سے کوئی تعلق رکھتا ہے۔ شرک تو اس صورت میں ہوتا ہے جب ان ہی کو حاجت روائی کے لیے کافی سمجھ لیا جاتا اور مشیت باری کی ضرورت نہ سمجھی جاتی۔۔۔ اسی وجہ سے ان کی قبروں کی زیارت کی جاتی ہے اور ان کے عتبات ومشاہد میں استجابتِ دعا کے اثرات ظہور میں آتے ہیں۔۔۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے سماعہ سے فرمایا کہ حاجت طلب کرنے سے پہلے یہ کلمات توسل پڑھو تاکہ اللہ تمہاری دعا جلد قبول کرے:۔

(ترجمہ) ''اے اللہ میں تجھے محمد ﷺ اور علی صلوات اللہ علیہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ کیوں کہ ان کی تیرے نزدیک بڑی قدر ومنزلت ہے۔ لہٰذا اسی قدر ومنزلت کے پیش نظر تو محمدؐ اور ان کی آلؑ پر رحمت نازل فرما''۔(۵۳)

آخر میں اس کتاب کے مؤلف عزیز سید فیض الحسن رضوی سلمہ اللہ تعالیٰ کو ہدیہ

تبریک پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اذکار واوراد کا یہ خوبصورت گلدستہ تیار کیا تا کہ مومنین اس سے استفادہ کرسکیں اور اس طرح اپنی نجات کا سامان فراہم کرسکیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بحق محمد ﷺ وآلِ محمدؑ عزیز کی توفیقات میں مزید اضافہ فرمائے تا کہ وہ اس سلسلۂ تالیف کو جاری رکھ سکیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء فی الدارین۔

یہ مقدمہ ''دعا'' کے موضوع پر تحریر کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس کا خاتمہ بھی اس دعا پر کرتا ہوں جو شیخ سعدیؒ کے ان دو اشعار میں موجود ہے۔

خدایا بحق بنی فاطمہ   کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ

اگر دعوتم رد کنی ور قبول   من و دست و دامانِ آل رسول

ترجمہ: اے خدا فاطمہؑ کی اولاد کے طفیل، ایمان کے قول پر میرا خاتمہ کر۔

اگر تو میری دعا رد کرے یا قبول فرمائے۔ میں ہوں اور میرا ہاتھ ہو اور آلؑ رسولؐ کا دامن۔ (۵۴)

حوالے

(۱) اُدُرہ، نقوش، لاہور، قرآن نمبر، جلد چہارم، شمارہ ۱۴۶ (۲۰۰۱ء) ۳۵۵

(۲) امام راغب اصفہانی، مفردات القرآن (اردو)، ترجمہ وحواشی محمد عبدہ فیروز پوری (جلد دوم، لاہور: شیخ شمس الحق، ۱۹۸۷ء)، ص۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳

(۳) ایضاً ص۔ ۳۴۳

(۴) ایضاً ص۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴

(۵) سید علی اکبر قرشی، قاموس قرآن (جلد دوم، طہران: دار الکتب الاسلامیہ، ۱۳۶۴ شمسی) ص۔ ۳۴۴

(۶) ایضاً ص ۳۴۴

(۷) کلینی، محمد بن یعقوب، الشافی، ترجمہ اصول کافی، مترجم سید ظفر حسن امروہوی (جلد دوم، کراچی: شمیم بک ڈپو، س۔ن)، ص۔ ۴۶۷

(۸) الشیخ عزیز اللہ العطاردی الخبوشانی، مسند الامام الرضا ابی الحسن علی ابن موسیٰ علیہم السلام (جلد دوم، مشہد (؟): المؤتمر العالمی الامام الرضا علیہ السلام، ۱۴۰۶ھ)، ص۔ ۲

(۹) محمد اعظم، مسند امام علی رضا علیہ السلام کا اردو ترجمہ (لاہور: اعظمیہ بک ایجنسی، ۱۹۴۱ء) ص۔ ۳۵

(۱۰) الشافی، ترجمہ اصول کافی، جلد دوم، ص۔ ۴۶۸

(۱۱) ایضاً ص۔ ۴۶۸

(۱۲) ایضاً ص۔ ۴۶۸

(۱۳) ایضاً ص۔ ۴۶۹

(۱۴) ایضاً،ص۔۴۶۹
(۱۵) مفتی جعفر حسین، "مقدمہ صحیفہ کاملہ"، مشمولہ صحیفہ کاملہ، ترجمہ وحواشی از مفتی جعفر حسین اعلی اللہ مقامہٗ (لاہور: ادارہ علمیہ، س۔ن)، ص۔ ۲۴
(۱۶) ایضاً،ص۔۲۵
(۱۷) ایضاً،ص۔۲۵
(۱۸) ایضاً،ص۔۲۵-۲۶
(۱۹) ایضاً،ص۔۲۶
(۲۰) الشافی، ترجمہ اصول کافی جلد دوم، ص۔۴۷۲
(۲۱) ایضاً،ص۔۴۷۲
(۲۲) اقبال، علامہ محمد، بانگ درا، مشمولہ کلیات اقبال اردو (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، ۱۹۸۲ء)، ص۔۱۹۹
(۲۳) الشافی، ترجمہ اصول کافی جلد دوم، ص۔۴۷۳
(۲۴) ایضاً،ص۔۴۷۴
(۲۵) ایضاً،ص۔۴۷۴
(۲۶) مقدمہ صحیفہ کاملہ، ص۔۴۰
(۲۷) الشافی، ترجمہ اصول کافی، جلد دوم، ص۔ ۴۷۴
(۲۸) ایضاً،ص۔۴۷۵
(۲۹) ایضاً،ص۔۴۷۵، سید ابوالحسن (المعروف بہ ابو صاحب قبلہ)، تحفہ احمدیہ (جلد دوم، لکھنو: مطبع اثنا عشری، ۱۸۸۴ء)، ص۔۲۴۵
(۳۰) تحفہ احمدیہ، جلد دوم، ص۔۲۴۵

(۳۱) ایضاً، ص۔ ۲۴۶

(۳۲) مقدمہ صحیفہ کاملہ، ص۔ ۴۳

(۳۳) تحفہء احمد یہ، جلد دوم، ص۔ ۲۴۶

(۳۴) مقدمہ صحیفہ کاملہ، ص۔ ۴۳۔۴۴

(۳۵) الشافی، ترجمہ اصول کافی، جلد دوم، ص۔ ۵۰۲، تحفہء احمد یہ، جلد دوم، ص۔ ۲۴۲

(۳۶) ایضاً، ص۔ ۵۰۲

(۳۷) ایضاً، ص۔ ۵۰۲، تحفہء احمد یہ، جلد دوم، ص۔ ۲۴۱۔۲۴۲

(۳۸) ایضاً، ص۔ ۵۰۲

(۳۹) ایضاً، ص۔ ۵۰۱

(۴۰) ایضاً، ص۔ ۵۰۳۔۵۰۴

(۴۱) تحفہء احمد یہ جلد دوم، ص۔ ۲۴۳

(۴۲) الشافی، ترجمہ اصول کافی، جلد دوم، ص۔ ۴۸۵، اصول کافی، با ترجمہ وشرح سید ہاشم رسولی (جلد چہارم، تہران (؟): انتشارات علمیہ، س۔ن)، ص۔ ۲۴۵

(۴۳) ایضاً، ص۔ ۴۸۵، ایضاً، ص۔ ۲۴۵

(۴۴) ایضاً، ص۔ ۴۸۵، ایضاً، ص۔ ۲۴۵

(۴۵) ایضاً، ص۔ ۴۸۵، ایضاً، ص۔ ۲۴۵

(۴۶) ایضاً، ص۔ ۴۸۶، ایضاً، ص۔ ۲۴۵، (اس میں اتنا اضافہ ہے کہ دعا کی قبولیت میں روز جمعہ تک یا روز قیامت تک تاخیر ہوگی)

(۴۷) ایضاً، ص۔ ۴۸۶، ایضاً، ص۔ ۲۴۶

(۴۸) سید ارشد علی نقوی، اسلامی تصورِ دعا (فیصل آباد: امامیہ آرگنائیزیشن پاکستان، ۲۰۰۹ء)
ص۔۱۱۴

(۴۹) مقدمہ صحیفہ کاملہ، ص۔۴۰

(۵۰) ایضاً، ص۔۴۱

(۵۱) الشافی، ترجمہ اصول کافی، جلد دوم، ص۔۴۸۶۔۴۸۷، اصول کافی، باترجمہ وشرح سید
ہاشم رسولی، جلد چہارم، ص۔۲۴۷

(۵۲) ایضاً، جلد دوم، ص۔۴۸۷، ایضاً ص۔۲۴۸

(۵۳) مقدمہ صحیفہ کاملہ، ص۔۴۱۔۴۲

(۵۴) سعدی شیرازی، بوستان مترجم، ترجمہ وحواشی از قاضی سجاد حسین
(ملتان: عبدالتواب اکیڈمی، س۔ن)، ص۔۱۱

سید جمیل احمد رضوی

۱۹۔ ربیع الثانی۔۱۴۳۰ھ/۱۶۔اپریل ۲۰۰۹ء

نیو شالیمار ٹاؤن، لاہور

پہلا باب

تلاوت قرآن کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْهِ

(بحذف اسناد) فرمایا حضرت ابوعبداللہ (امام جعفر صادق) علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے

السَّلَامُ اَلْبَیْتُ الَّذِیْ یُقْرَءُ فِیْهِ الْقُرْآنُ وَیُذْکَرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

فرمایا: جس گھر میں قرآن پڑھا جائے گا اور ذکر خدا عزوجل کیا جائے گا تو اس میں برکت

فِیْهِ تَکْثُرُ بَرَکَتُهُ وَ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِکَةُ وَتَهْجُرُهُ الشَّیَاطِیْنُ

زیادہ ہوگی اور ملائکہ موجود ہوں گے اور شیاطین دور رہیں گے اور وہ گھر اہل آسمان کے لیے اس

وَ یُضِیْءُ لِاَهْلِ السَّمَاءِ کَمَا تُضِیْءُ الْکَوَاکِبُ لِاَهْلِ الْاَرْضِ

طرح چمکے گا جیسے اہل زمین کے لیے ستارے۔ اور جس گھر میں قرآن نہ پڑھا جائے گا

وَاِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ لَا یُقْرَءُ فِیْهِ الْقُرْآنُ وَلَا یُذْکَرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِیْهِ

اور ذکر خدا عزوجل نہ کیا جائے گا۔ اس کی برکت کم ہو جائے گی اور

تَقِلُّ بَرَکَتُهٗ وَتَهْجُرُهُ الْمَلَائِکَةُ وَ تَحْضُرُهُ الشَّیَاطِیْنُ.

ملائکہ اس گھر کو چھوڑ دیں گے اور شیاطین گھس جائیں گے

﴿اصول کافی باترجمہ وشرح سید ہاشم رسولی، جلد ۴، ص۔۴۱۳-۴۱۴﴾ ﴿الشافی ترجمہ اصول کافی، جلد ۲، ص۔۶۱۰﴾

فضائل سورہ یٰسین

(۱) یہ قرآن مجید کی وہی مبارک سورہ ہے جسے ''قلب قرآن'' کہا جاتا ہے۔

﴿زاد العباد لیوم المعاد، ص ۔۴۶﴾

(۲) مروی ہے کہ ہر بلا و مصیبت سے اپنی اور اپنے اہل و عیال اور اپنے مال و منال کی حفاظت کے لئے سورہ یٰسین پڑھا کرو۔ ﴿ایضاً، ص ۔۴۶﴾

(۳) جو شخص خدا کی خوشنودی کے لئے سورہ یٰسین پڑھے تو خدا تعالیٰ اُسے بارہ ختم قرآن کا ثواب عطا فرمائے گا۔ ﴿مفاتیح الجنان، ص ۔۱۹﴾

(۴) سورہ یٰسین پڑھنے والے کے لئے بیس حج کا ثواب ہے۔ ﴿ایضاً، ص ۔۱۹﴾

(۵) حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص قبرستان میں سورہ یٰسین کی تلاوت کرے تو خدا وہاں مدفون لوگوں کے عذاب میں کمی کرے گا۔ اور اس کو ان مُردگان کی تعداد کے برابر نیکیاں عطا فرمائے گا۔ ﴿ایضاً، ص ۔۱۹﴾

(۶) تفسیر نمونہ میں مجمع البیان کے حوالے سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی یہ حدیث نقل کی گئی ہے:

''جو شخص سورہ یٰسین کو غروب سے پہلے دن میں پڑھے گا تو سارا دن محفوظ اور روزی سے بھرا رہے گا اور جو اسے رات کو سونے سے قبل پڑھے تو خدا ایک ہزار فرشتے اس پر مامور کرتا ہے جو شیطان مردود اور ہر آفت سے اس کی حفاظت کرتے ہیں''۔

﴿تفسیر نمونہ (اردو ترجمہ) جلد ۱۸، ص ۔۲۹۶﴾

(۷) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے جو زندگی بھر میں ایک مرتبہ سورہ یٰسین کی تلاوت کرے تو دنیا و آخرت اور زمین و آسمان کی جملہ مخلوق کی تعداد سے لاکھوں گنا

نیکیاں اس کے نامہء اعمال میں درج ہوں گی اور اسی قدر اس کے گناہ معاف ہوں گے۔ اور فقر، قرض، تنگ دستی، تھکان، دیوانگی، جذام، وسواس اور ہر موذی مرض اس سے دور کیا جائے گا اور سکرات الموت اس پر آسان ہو گی۔

﴿تفسیر انوار النجف فی اسرار المصحف، جلد ۱۲، ص۔ ۷﴾

سورۃ یٰسٓ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

یٰسٓ ۞ وَالۡقُرۡاٰنِ الۡحَکِیۡمِ ۞ اِنَّکَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ۞

یسین (اس) پُر از حکمت قرآن کی قسم (اے رسول ﷺ) تم بلا شک یقینی پیغمبروں میں سے ہو (اور دین کے بالکل)

عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ۞ تَنۡزِیۡلَ الۡعَزِیۡزِ الرَّحِیۡمِ ۞ لِتُنۡذِرَ قَوۡمًا مَّآ

سیدھے راستہ پر (ثابت قدم) ہو جو بڑے مہربان (اور) غالب (خدا) کا نازل کیا ہوا ہے تا کہ تم ان لوگوں کو

اُنۡذِرَ اٰبَآؤُہُمۡ فَہُمۡ غٰفِلُوۡنَ ۞ لَقَدۡ حَقَّ الۡقَوۡلُ عَلٰۤی اَکۡثَرِہِمۡ

(عذاب خدا سے) ڈراؤ جن کے باپ دادا (تم سے پہلے کسی پیغمبر سے) ڈرائے نہیں گئے تو وہ (دین سے بالکل) بے خبر ہیں

فَہُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ۞ اِنَّا جَعَلۡنَا فِیۡۤ اَعۡنَاقِہِمۡ اَغۡلٰلًا فَہِیَ

ان میں اکثر پر تو (عذاب کی) باتیں یقیناً بالکل ٹھیک پوری اتریں یہ لوگ تو ایمان لائیں گے نہیں، ہم نے اُن کی گردنوں میں

اِلَی الۡاَذۡقَانِ فَہُمۡ مُّقۡمَحُوۡنَ ۞ وَجَعَلۡنَا مِنۡۢ بَیۡنِ

(بھاری بھاری لوہے کے) طوق ڈال دیئے ہیں اور وہ ٹھڈیوں تک پہنچے ہوئے ہیں کہ وہ گردنیں اٹھائے ہوئے ہیں

اَیۡدِیۡہِمۡ سَدًّا وَّ مِنۡ خَلۡفِہِمۡ سَدًّا فَاَغۡشَیۡنٰہُمۡ فَہُمۡ

(سر جھکا نہیں سکتے) ہم نے ایک دیوار ان کے آگے بنا دی ہے اور ایک دیوار ان کے پیچھے پھر اوپر سے ان کو ڈھانک

لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٩﴾ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ

دیا ہے تو وہ کچھ دیکھ ہی نہیں سکتے اور (اے رسول) ان کے لیے برابر ہے خواہ تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ یہ (کبھی)

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠﴾ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ

ایمان لانے والے نہیں، تم تو بس اسی شخص کو ڈرا سکتے ہو جو نصیحت مانے اور بے دیکھے بھالے خدا کا خوف رکھے تو تم اس کو

الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿١١﴾ اِنَّا نَحْنُ

(گناہوں کی) معافی اور ایک باعزت (وآبرو) اجر کی خوشخبری دے دو، ہم ہی یقیناً مردوں کو زندہ کرتے ہیں اور جو

نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ

کچھ وہ لوگ پہلے کر چکے ہیں (ان کو) اور ان کی (اچھی یا بری باقی ماندہ) نشانیوں کو لکھتے جاتے ہیں اور ہم نے ہر چیز کو ایک

فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٢﴾ ع وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا

صریح و روشن پیشوا میں گھیر دیا ہے اور (اے رسول) تم (ان سے) مثال کے طور پر ایک گاؤں (انطاکیہ) والوں کا قصہ بیان

الْمُرْسَلُوْنَ ﴿١٣﴾ ۚ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا

کرو کہ جب وہاں (ہمارے پیغمبر آئے) اس طرح کہ جب ہم نے ان کے پاس دو پیغمبر (یوحنا و یونس) بھیجے تو ان لوگوں

بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿١٤﴾ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا

نے دونوں کو جھٹلایا تب ہم نے ایک تیسرے (پیغمبر شمعون) سے (ان دونوں کو) مدد دی تو ان تینوں نے کہا ہم تمہارے پاس

بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا

(خدا کے) بھیجے ہوئے آئے ہیں تو وہ لوگ کہنے لگے کہ تم لوگ بھی تو بس ہمارے ہی سے آدمی ہو اور خدا نے کچھ

تَكْذِبُوْنَ ﴿١٥﴾ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ

نازل (وازل) نہیں کیا ہے، تم سب کے سب بس بالکل جھوٹے ہو، تب ان پیغمبروں نے کہا ہمارا پروردگار جانتا

لَمُرْسَلُوْنَ ﴿١٦﴾ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٧﴾

ہے کہ ہم یقیناً اسی کے بھیجے ہوئے (آئے) ہیں اور تم (مانو یا نہ مانو) ہم پر تو بس کھلم کھلا (احکام خدا کا) پہنچا دینا فرض

قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا

ہے،وہ بولے ہم نے تم لوگوں کو بہت نحس قدم پایا (کہ تمہارے آتے ہی قحط میں مبتلا ہوئے) تو اگر تم

لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸﴾

(اپنی باتوں سے) باز نہ آؤ گے تو ہم لوگ تمہیں ضرور سنگسار کردیں گے اور تم کو یقینی ہمارا دردناک عذاب

قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ط اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ط بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ

پہنچے گا۔پیغمبروں نے کہا تمہاری بدشگونی (تمہاری کرنی سے) تمہارے ساتھ ہے کیا جب نصیحت کی جاتی ہے

مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ

(تو تم اسے بدفالی کہتے ہو نہیں) بلکہ تم خود (اپنی) حد سے بڑھ گئے ہو اور اتنے میں شہر کے اس سرے سے ایک

يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۰﴾ لا اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا

شخص (حبیب نجار) دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا کہ اے میری قوم (ان) پیغمبروں کا کہنا مانو ایسے لوگوں کا

وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ

(ضرور) کہنا مانو جو تم سے (تبلیغ رسالت کی) کچھ مزدوری نہیں مانگتے اور وہ لوگ ہدایت یافتہ بھی ہیں اور مجھے کیا (خبط) ہوا

وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ

ہے کہ جس نے مجھے پیدا کیا ہے اس کی عبادت نہ کروں حالانکہ تم سب کے سب (آخر) اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے

يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَّلَا

کیا میں اسے چھوڑ کر دوسروں کو معبود بنالوں اگر خدا مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو نہ ان کی سفارش ہی میرے کچھ کام آئے

يُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ ج اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ

گی اور نہ یہ لوگ مجھے (اس مصیبت سے) چھڑا ہی سکیں گے، (اگر ایسا کروں) تو اس وقت میں یقینی صریح گمراہی میں ہوں

بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾ ط قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ط قَالَ

میں تو تمہارے پروردگار پر ایمان لا چکا تو میری بات سنو اور مانو (مگر ان لوگوں نے اسے سنگسار کر ڈالا) تب (اسے خدا کا) حکم

يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ

ہوا کہ بہشت میں جا (اس وقت بھی اسے قوم کا خیال آیا) تو کہا میرے پروردگار نے جو مجھے بخش دیا اور مجھے

مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۷﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ

بزرگ لوگوں میں شامل کر دیا کاش اس کو میری قوم (کے لوگ) جان لیتے (ایمان لاتے) اور ہم نے اس کے (مرنے

جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا

کے) بعد اس کی قوم پر (انکی تباہی) کے لیے نہ تو آسمان سے کوئی لشکر اتارا اور نہ ہم کبھی (اتنی سی بات کے واسطے لشکر)

صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾ يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ

اتارنے والے تھے، وہ تو صرف ایک چنگھاڑ تھی (جو کر دی گئی بس) پھر تو وہ فوراً (چراغ سحری کی طرح) بجھ کے رہ گئے

مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾

ہائے افسوس بندوں کے حال پر کہ کبھی ان کے پاس کوئی رسول نہیں آیا مگر ان لوگوں نے اس کے ساتھ مسخرا پن ضرور کیا۔ کیا

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا

ان لوگوں نے (اتنا بھی) غور نہیں کیا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی امتوں کو ہلاک کر ڈالا اور وہ لوگ ان کے پاس ہرگز پلٹ کر

يَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾

نہیں آ سکتے (ہاں) البتہ سب کے سب اکٹھا ہو کر ہماری بارگاہ میں حاضر کیے جائیں گے اور ان (کے سمجھنے) کے لیے (میری

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۖۚ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا

قدرت کی) ایک نشانی مردہ (پڑتی) زمین ہے کہ ہم نے اس کو (پانی سے) زندہ کر دیا اور ہم ہی نے اس سے دانہ نکالا تو اسے

فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ

یہ لوگ کھایا کرتے ہیں اور ہم نے ہی زمین میں چھوہاروں اور انگوروں کے باغ لگائے اور ہم ہی نے اس میں (پانی کے)

وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿۳۴﴾ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ

چشمے جاری کیے تا کہ لوگ ان کے پھل کھائیں اور کچھ ان کے ہاتھوں نے اسے نہیں بنایا (بلکہ خدا نے) تو کیا یہ

اَيۡدِيۡهِمۡ ؕ اَفَلَا يَشۡكُرُوۡنَ ﴿۳۵﴾ سُبۡحٰنَ الَّذِىۡ خَلَقَ الۡاَزۡوَاجَ

لوگ (اس پر بھی) شکر نہیں کرتے، وہ (ہر عیب سے) پاک صاف ہے جس نے زمین سے اگنے والی چیزوں اور خود ان

كُلَّهَا مِمَّا تُنۡۢبِتُ الۡاَرۡضُ وَمِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَمِمَّا لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۶﴾

لوگوں کے اور ان چیزوں کے جن کی انہیں خبر نہیں سب کے جوڑے پیدا کیے اور (میری قدرت کی) ایک نشانی رات ہے

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيۡلُ ۖۚ نَسۡلَخُ مِنۡهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمۡ مُّظۡلِمُوۡنَ ﴿۳۷﴾

جس سے ہم دن کو کھینچ کر نکال لیتے (زائل کر دیتے) ہیں تو اس وقت یہ لوگ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں اور (ایک نشانی)

وَالشَّمۡسُ تَجۡرِىۡ لِمُسۡتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقۡدِيۡرُ الۡعَزِيۡزِ الۡعَلِيۡمِ ﴿۳۸﴾

آفتاب ہے جو اپنے ایک ٹھکانے پر چل رہا ہے یہ (سب سے) غالب واقف کار (خدا کا باندھا ہوا) اندازہ ہے اور ہم نے

وَالۡقَمَرَ قَدَّرۡنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالۡعُرۡجُوۡنِ الۡقَدِيۡمِ ﴿۳۹﴾

چاند کے لیے منزلیں مقرر کر دی ہیں یہاں تک کہ ہر پھر کے (آخر ماہ میں) کھجور کی پرانی ٹہنی کا سا (پتلا ٹیڑھا) ہو جاتا ہے

لَا الشَّمۡسُ يَنۡۢبَغِىۡ لَهَاۤ اَنۡ تُدۡرِكَ الۡقَمَرَ وَلَا الَّيۡلُ سَابِقُ

نہ تو آفتاب ہی سے یہ بن پڑتا ہے کہ وہ ماہتاب کو جا لے اور نہ رات ہی دن سے آگے بڑھ سکتی ہے (چاند سورج، ستارے)

النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِىۡ فَلَكٍ يَّسۡبَحُوۡنَ ﴿۴۰﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمۡ اَنَّا حَمَلۡنَا

ہر ایک (اپنے اپنے) آسمان (مدار) میں چکر لگا رہے ہیں اور ان کے لیے (میری قدرت کی) ایک نشانی یہ ہے کہ ان کے

ذُرِّيَّتَهُمۡ فِى الۡفُلۡكِ الۡمَشۡحُوۡنِ ﴿۴۱﴾ وَخَلَقۡنَا لَهُمۡ مِّنۡ مِّثۡلِهٖ مَا

بزرگوں کو (نوح کی) بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا، اور اس کشتی کے مثل ان لوگوں کے واسطے بھی وہ چیزیں (کشتیاں، جہاز)

يَرۡكَبُوۡنَ ﴿۴۲﴾ وَاِنۡ نَّشَاۡ نُغۡرِقۡهُمۡ فَلَا صَرِيۡخَ لَهُمۡ وَلَا

پیدا کر دیں جن پر یہ لوگ خود سوار ہوا کرتے ہیں اور اگر ہم چاہیں تو ان سب لوگوں کو ڈبو ماریں پھر نہ ان کا کوئی فریاد رس ہو گا

هُمۡ يُنۡقَذُوۡنَ ﴿۴۳﴾ اِلَّا رَحۡمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيۡنٍ ﴿۴۴﴾ وَاِذَا

اور نہ وہ لوگ چھٹکارا ہی پا سکتے ہیں، مگر ہماری مہربانی سے اور چونکہ ایک (خاص) وقت تک (ان کو) چین کرنے دینا

قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ اَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ

(منظور) ہے اور جب ان کفار سے کہا جاتا ہے کہ اس (عذاب) سے بچو جو ہر وقت تمہارے ساتھ ساتھ تمہارے سامنے اور

تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَمَا تَاْتِيهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا

تمہارے پیچھے (موجود) ہے تاکہ تم پر رحم کیا جائے (تو وہ پرواہ نہیں کرتے) اور ان کی حالت یہ ہے کہ جب ان کے پروردگار

مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِذَا قِيلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ

کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی ان کے پاس آئی تو یہ لوگ منہ موڑے بغیر کبھی نہیں رہے اور جب ان (کفار) سے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ

کہا جاتا ہے کہ (مال دنیا سے) جو خدا نے تمہیں دیا ہے اس میں سے کچھ (خدا کی راہ میں بھی) خرچ کرو تو (یہ)

اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ

کفار ایمانداروں سے کہتے ہیں کہ بھلا ہم اس شخص کو کھلائیں جسے (تمہارے خیال کے موافق) خدا چاہتا تو اس کو خود کھلاتا تم

مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا

لوگ صریح گمراہی میں (پڑے ہوئے) ہو، اور کہتے ہیں کہ (بھلا) اگر تم لوگ (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو آخر یہ (قیامت

صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

کا) وعدہ کب پورا ہوگا (اے رسول) یہ لوگ ایک سخت چنگھاڑ (صور) کے منتظر ہیں جو انہیں (اس وقت) لے ڈالے گی

تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع وَنُفِخَ

جب یہ لوگ باہم جھگڑ رہے ہوں گے، پھر نہ تو یہ لوگ وصیت ہی کرنے پائیں گے اور نہ اپنے لڑکے بالوں ہی کی طرف لوٹ کر

فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ

جاسکیں گے، اور پھر (جب دوبارہ) صور پھونکا جائے گا تو اسی دم یہ سب لوگ (اپنی اپنی) قبروں سے (نکل نکل کے) اپنے

يَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ سکتہ

پروردگار (کی بارگاہ) کی طرف چل کھڑے ہونگے اور حیران ہو کر کہیں گے ہائے افسوس ہم تو پہلے سو رہے تھے ہمیں

هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾ اِنْ كَانَتْ

ہماری خواب گاہ سے کس نے اٹھایا (جواب آئے گا) کہ یہ وہی (قیامت کا) دن ہے جس کا خدا نے (بھی) وعدہ کیا تھا اور

اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾

پیغمبروں نے بھی سچ کہا تھا (قیامت تو) بس ایک سخت چنگھاڑ ہوگی پھر ایکا ایکی یہ لوگ سب کے سب ہمارے حضور میں حاضر

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا

کیے جائیں گے پھر آج (قیامت کے دن) کسی شخص پر کچھ بھی ظلم نہ ہوگا اور تم لوگوں کو تو اسی کا بدلہ دیا جائے گا جو تم لوگ

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ

(دنیا میں) کیا کرتے تھے بہشت کے رہنے والے آج (روز قیامت) ایک نہ ایک مشغلہ میں جی بہلا رہے

فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ

ہیں وہ اپنی بی بیوں کے ساتھ (ٹھنڈی) چھاؤں میں تکیے لگائے تختوں پر (چین سے) بیٹھے ہوئے ہیں بہشت

مُتَّكِئُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾

میں ان کے لیے (تازہ) میوے (تیار) ہیں اور جو وہ چاہیں ان کے لیے (حاضر) ہے مہربان پروردگار کی

سَلٰمٌ قف قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا

طرف سے سلام کا پیغام آئے گا اور (ایک آواز آئے گی کہ) اے گنہگارو تم لوگ (ان سے) الگ ہو جاؤ

الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا

اے آدم کی اولاد کیا میں نے تمہارے پاس یہ حکم نہیں بھیجا تھا کہ (خبردار) شیطان کی پرستش نہ کرنا وہ

الشَّيْطٰنَ ج اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۰﴾ لا وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ط هٰذَا

یقینی تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے اور یہ کہ (دیکھو) صرف میری عبادت کرنا یہی (نجات کی) سیدھی راہ ہے

صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ط اَفَلَمْ

اور (باوجود اس کے) اس نے تم میں سے بہتیروں کو گمراہ کر چھوڑا تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے تھے

تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۳﴾

یہ وہی جہنم ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا تو اب چونکہ تم کفر کرتے تھے اس وجہ سے آج اس میں (چپکے سے)

اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۴﴾ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى

چلے جاؤ آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور جو (جو) کارستانیاں یہ لوگ (دنیا میں) کرتے رہے تھے

اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا

خود ان کے ہاتھ ہم کو بتا دیں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے اور اگر ہم چاہیں تو ان کی آنکھوں پر جھاڑو

يَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا

پھیر دیں تو یہ لوگ راہ کو پڑے چکر لگاتے ڈھونڈتے پھریں مگر کہاں دیکھ پائیں گے اور اگر ہم چاہیں تو جہاں یہ ہیں

الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿۶۶﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى

(وہیں) ان کی صورتیں بدل (کر کے پتھر، مٹی بنا) دیں پھر نہ تو ان میں آگے جانے کا قابو رہے اور نہ (گھر) لوٹ

مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ

سکیں اور ہم جس شخص کو (بہت) زیادہ عمر دیتے ہیں تو اسے خلقت میں الٹ کر پھر بچوں کی طرح مجبور کر دیتے ہیں

نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا

تو کیا وہ لوگ سمجھتے نہیں اور ہم نے نہ اس (پیغمبر) کو شعر کی تعلیم دی ہے اور نہ شاعری اس کی شان کے لائق ہے

يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۶۹﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ

یہ (کتاب) تو بس (نری) نصیحت اور صاف صاف قرآن ہے تاکہ جو زندہ (دل عاقل) ہو اسے (عذاب سے) ڈرائے

حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۰﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا

اور کافروں پر (عذاب کا) قول ثابت ہو جائے (اور حجت باقی نہ رہے) کیا ان لوگوں نے اس پر بھی غور نہیں کیا

اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا

کہ ہم نے ان کے فائدے کیلئے چارپائے اس چیز سے پیدا کیے جسے ہماری ہی قدرت نے بنایا تو یہ لوگ ان کے

مَالِكُوْنَ ﴿٧١﴾ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ

(خواہ مخواہ) مالک بن گئے اور ہم ہی نے چارپایوں کو ان کا مطیع بنا دیا تو بعض ان کی سواریاں ہیں اور بعض کو کھاتے ہیں

وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ط

اور چارپایوں میں ان کے (اور) بہت سے فائدے ہیں اور پینے کی چیز (دودھ) تو کیا یہ لوگ (اس پر بھی) شکر

اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً

نہیں کرتے، اور ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر (فرضی) معبود بنائے ہیں تاکہ انہیں ان سے کچھ مدد ملے، حالانکہ

لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٧٤﴾ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ لا وَهُمْ

وہ لوگ ان کی کسی طرح مدد کر ہی نہیں سکتے اور یہ کفار ان معبودوں کے لشکر ہیں (اور قیامت میں) ان سب کی حاضری

لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ م

لی جائے گی تو (اے رسول) تم ان کی باتوں سے آزردہ خاطر نہ ہو جو کچھ یہ لوگ چھپا کر کرتے ہیں اور جو کچھ کھلم کھلا کرتے

اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٦﴾ اَوَلَمْ يَرَ

ہیں ہم سب کو یقینی جانتے ہیں کیا آدمی نے اس پر بھی غور نہیں کیا کہ ہم ہی نے اس کو ایک (ذلیل) نطفہ سے پیدا کیا

الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٧﴾

پھر وہ یکایک (ہمارا) کھلم کھلا مقابل (بنا) ہے اور ہماری نسبت باتیں بنانے لگا اور اپنی خلقت (کی حالت)

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ط قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ

بھول گیا (اور) کہنے لگا کہ بھلا جب یہ ہڈیاں (سڑ گل کر) خاک ہو جائیں گی تو (پھر) کون (دوبارہ) زندہ کر سکتا

رَمِيْمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ط وَهُوَ بِكُلِّ

ہے (اے رسول) تم کہہ دو کہ اس کو وہی زندہ کرے گا جس نے ان کو (جب یہ کچھ نہ تھے) پہلی مرتبہ زندہ کر (دکھایا)

خَلْقٍ عَلِيْمٌ ﴿٧٩﴾ لا نِ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ

وہ ہر طرح کی پیدائش سے واقف ہے جس نے تمہارے واسطے (مرخ اور عفار کے) ہرے درخت سے آگ پیدا

نَارًا فَاِذَآ اَنۡتُمۡ مِّنۡهُ تُوۡقِدُوۡنَ ﴿۸۰﴾ اَوَلَيۡسَ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

کردی پھر تم اس سے (اور) آگ سلگا لیتے ہو (بھلا) جس (خدا) نے سارے آسمان اور زمین پیدا کیے کیا وہ اس پر

وَالۡاَرۡضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنۡ يَّخۡلُقَ مِثۡلَهُمۡ ؕ بَلٰى ۚ وَهُوَ الۡخَلّٰقُ

قابو نہیں رکھتا کہ ان کے مثل (دوبارہ) پیدا کر دے ہاں (ضرور قابو رکھتا ہے) اور وہ تو پیدا کرنے والا واقف کار

الۡعَلِيۡمُ ﴿۸۱﴾ اِنَّمَاۤ اَمۡرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَيۡـًٔـا اَنۡ يَّقُوۡلَ لَهٗ

ہے اس کی شان تو یہ ہے کہ جب کسی چیز کو (پیدا کرنا) چاہتا ہے تو وہ کہہ دیتا ہے کہ ہو جا تو (فوراً) ہو جاتی ہے

كُنۡ فَيَكُوۡنُ ﴿۸۲﴾ فَسُبۡحٰنَ الَّذِىۡ بِيَدِهٖ مَلَكُوۡتُ كُلِّ شَىۡءٍ

تو وہ خدا (ہر نقص سے) پاک صاف ہے جس کے قبضہ قدرت میں ہر چیز کی حکومت ہے

وَّاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۸۳﴾

اور تم لوگ اُسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے

☆☆☆☆☆

فضائل سورۂ رحمٰن

(۱) حضور اکرم ﷺ سے منقول ہے فرمایا: ہر چیز کے لیے ایک عروس ہوتی ہے اور سورۂ رحمٰن عروس القرآن ہے۔

﴿زاد العباد لیوم المعاد، ص۔۵۳﴾

(۲) حضرت امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ بروز قیامت یہ سورہ خوبصورت شخص کی شکل میں اٹھے گی اور اپنے پڑھنے والے کی سفارش کر کے جنت میں داخل کرائے گی۔

﴿ایضاً ص۔۵۳﴾

(۳) امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ جو شخص سورۂ رحمٰن پڑھے پس جب وہ "فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ" پر پہنچے تو کہے "لَا بِشَىۡءٍ مِّنۡ اٰلَآئِكَ رَبِّ اُكَذِّبُ"

اگر کوئی شخص رات کو یہ سورہ پڑھے اور اس رات مر جائے تو شہید قرار پائے گا اور اگر دن کو پڑھے اور مر جائے تو بھی شہید کی موت مرے گا۔

﴿مفاتیح الجنان، ص۔۲۵﴾ ﴿تفسیر انوار النجف فی اسرار المصحف، جلد۱۳، ص۔۱۷۷﴾

(۴) تفسیر نمونہ میں نور الثقلین کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی گئی ہے "جو شخص سورہ رحمٰن کو پڑھے تو خدا نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے سلسلہ میں اس کی کمزوری پر رحم کرے گا اور نعمتوں کی شکر گزاری کا حق، کہ جو اسے عطا کی گئی ہیں، خود ادا کرے گا۔"

﴿تفسیر نمونہ "اردو ترجمہ" جلد ۲۳، ص ۸۷﴾

سورۃ الرحمٰن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلرَّحْمٰنُ ۙ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ﴿۲﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿۴﴾

بڑا مہربان (خدا) اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی اسی نے انسان کو پیدا کیا اسی نے اس کو (اپنا مطلب) بیان کرنا سکھایا

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۙ﴿۵﴾ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ﴿۶﴾

سورج اور چاند ایک مقرر حساب سے (چل رہے) ہیں اور بوٹیاں بیلیں اور درخت (اسی کو) سجدہ کرتے ہیں

وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۙ﴿۷﴾ اَلَّا تَطْغَوْا فِى

اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو (انصاف) کو قائم کیا تاکہ تم لوگ ترازو (سے تولنے)

الْمِيْزَانِ ﴿۸﴾ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ﴿۹﴾

میں حد سے تجاوز نہ کرو اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور تول کم نہ کرو اور

وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ﴿۱۰﴾ فِيْهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَّالنَّخْلُ

اسی نے لوگوں کے نفع کیلئے زمین بنائی کہ اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں

ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿۱۱﴾ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ﴿۱۲﴾

جس کے خوشوں میں غلاف ہوتے ہیں اور اناج جس کے ساتھ بھس ہوتا ہے اور خوشبودار پھول

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ

تو (اے گروہ جن و انس) تم دونو اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو نہ مانو گے اسی نے انسان کو

مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿۱۴﴾ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ

ٹھیکری کی طرح کھنکھناتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا اور اسی نے جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا تو

نَّارٍ ﴿۱۵﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۶﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ

(اے گروہ جن وانس) تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت سے مکرو گے وہی (جاڑے گرمی کے) دونوں مشرقوں کا مالک ہے

وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿۱۷﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۸﴾

اور دونوں مغربوں کا (بھی) مالک ہے تو (اے جنو اور آدمیو) تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿۱۹﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿۲۰﴾

اسی نے دو دریا بہائے جو باہم مل جاتے ہیں دونوں کے درمیان ایک حد فاصل (آڑ) ہے جس سے تجاوز نہیں کر سکتے تو

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ

(اے جن وانس) تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے ان دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں

وَالْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ

تو (اے جن وانس) تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو نہ مانو گے، اور جہاز جو دریا میں پہاڑوں

الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۲۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

کی طرح اونچے کھڑے رہتے ہیں اسی کے ہیں تو (اے جن وانس) تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے

تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٥﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ

جو مخلوق زمین پر ہے سب فنا ہونے والی ہے اور صرف تمہارے پروردگار کی ذات جو عظمت اور کرامت والی ہے باقی

ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٢٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٨﴾

رہے گی تو تم دونوں اپنے مالک کی کن کن نعمتوں سے انکار کرو گے اور جتنے لوگ سارے آسمان و زمین میں ہیں

يَسْئَلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿٢٩﴾

(سب) اسی سے مانگتے ہیں وہ ہر روز (ہر وقت) مخلوق کے (ایک نہ ایک) کام میں ہے تو تم دونوں اپنے

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٠﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿٣١﴾

سر پرست کی کون کونسی سے نعمتوں سے مکرو گے، (اے دونوں گروہو) ہم عنقریب ہی تمہاری طرف متوجہ ہونگے

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٢﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ

تو تم دونوں اپنے پالنے والے کی کس کس نعمت کو نہ مانو گے، اے گروہ جن وانس اگر تم میں قدرت ہے کہ آسمانوں

اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ

اور زمین کے کناروں سے (ہو کر کہیں) نکل (کر موت یا عذاب سے بھاگ) سکو تو نکل جاؤ (مگر) تم تو بغیر قوت

لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿٣٣﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٤﴾

اور غلبہ کے نکل ہی نہیں سکتے (حالانکہ) تم میں نہ قوت ہے (نہ غلبہ) تو تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے

يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿٣٥﴾

(گنہگار جنو اور آدمیو! جہنم میں) تم دونوں پر آگ کا سبز شعلہ اور سیاہ دھواں چھوڑ دیا جائے گا تو تم دونوں

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٦﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ

(کسی طرح) روک نہیں سکو گے پھر تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے، پھر جب

فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٨﴾

آسمان پھٹ کر (قیامت میں) تیل کی طرح لال ہو جائے گا تو تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں سے مکرو گے

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿٣٩﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

تو اس دن نہ تو کسی انسان سے اسکے گناہ کے بارے میں پوچھا جائے گا اور نہ کسی جن سے تو تم دونوں اپنے مالک کی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٠﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ

کس کس نعمت کو نہ مانو گے گنہگار لوگ تو اپنے چہروں سے ہی پہچان لئے جائیں گے تو پیشانی کی لٹ اور پاؤں پکڑ کے

فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ﴿٤١﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

(جہنم میں ڈال دیئے) جائیں گے' آخر تم دونوں اپنے پرودگار کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے (پھر ان سے کہا

تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٤٣﴾

جائے گا) یہی وہ جہنم ہے جسے گنہگار لوگ جھٹلایا کرتے تھے یہ لوگ دوزخ اور حد درجہ کھولتے ہوئے پانی کے درمیاں (بیقرار

يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿٤٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

دوڑتے) چکر لگاتے پھریں گے تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو نہ مانو گے جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے

تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٥﴾ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿٤٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا اس کیلئے دو دو باغ ہیں تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے دونوں باغ

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٧﴾ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ﴿٤٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

(درختوں کی) ٹہنیوں سے ہرے بھرے (میووں سے لدے) ہوئے' پھر تم دونوں اپنے سرپرست کی کن کن نعمتوں

تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٩﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿٥٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

کو جھٹلاؤ گے ان دونوں میں دو چشمے بھی جاری ہوں گے تو تم دونوں اپنے پرودگار کی کس کس نعمت سے مکرو گے

تُكَذِّبٰنِ ﴿٥١﴾ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿٥٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

ان دونوں باغوں میں سب میوے دو دو قسم کے ہوں گے تو تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٣﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۢ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ط

یہ لوگ ان فرشوں پر جن کے استر اطلس کے ہوں گے تکیئے لگائے بیٹھے ہوں گے دونوں باغوں کے میوے (اس قدر)

وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿٥٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٥﴾

قریب ہوں گے (کہ اگر چاہیں تو لگے ہوئے کھالیں) تو تم دونوں اپنے مالک کی کس کس نعمت کو نہ مانو گے

فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ

اس میں (پاکدامن) غیر کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھنے والی عورتیں ہوں گی، جن کو انسے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ

وَلَا جَآنٌّ ﴿٥٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٧﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ

لگایا ہوگا اور نہ کسی جن نے تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے (ایسی حسین)

وَالْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٩﴾ هَلْ جَزَآءُ

گویا وہ (مجسم) یاقوت و مونگے ہیں تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں سے مکرو گے

الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿٦٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦١﴾

بھلا نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ اور بھی ہے پھر تم دونوں اپنے مالک کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے

وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿٦٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٣﴾

ان دونوں باغوں کے علاوہ دو باغ اور ہیں تو تم اپنے پالنے والے کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے

مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿٦٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٥﴾

دونوں نہایت گہرے سبز و شاداب تو تم دونوں اپنے سرپرست کی کن کن نعمتوں کو نہ مانو گے

فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٧﴾ فِيْهِمَا

ان دونوں باغوں میں دو چشمے جوش مارتے ہوں گے تو تم دونوں اپنے سرپرست کی کس کس نعمت سے مکرو گے

فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾

اور دونوں میں میوے ہیں اور خرمے اور انار تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے، ان باغوں

فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾ حُوْرٌ

میں خوش خلق اور خوب صورت عورتیں ہوں گی تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو نہ مانو گے وہ حوریں

مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ﴿۷۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۷۳﴾

جو خیموں میں چھپی بیٹھی ہیں پھر تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت سے انکار کروگے

لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۷۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا

ان سے پہلے ان کو کسی انسان نے چھوا تک نہیں اور نہ جن نے پھر تم دونوں اپنے مالک کی کس کس نعمت

تُکَذِّبٰنِ ﴿۷۵﴾ مُتَّکِئِیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ﴿۷۶﴾

سے مکرو گے یہ لوگ سبز قالینوں اور نفیس و حسین مسندوں پر تکیئے لگائے (بیٹھے) ہوں گے'

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾ تَبٰرَکَ اسْمُ رَبِّکَ

پھر تم دونوں پروردگار کی کن کن نعمتوں سے انکار کروگے۔ (اے رسول) تمہارا پروردگار

ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ﴿۷۸﴾

جو صاحب جلال وکرامت ہے،اس کا نام بڑا بابرکت ہے

☆☆☆☆☆

فضائل سورۂ واقعہ

(۱) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا: جو شخص ہر رات سونے سے پہلے سورۂ واقعہ پڑھے تو خداوند عالم کے حضور اس طرح آئے گا کہ اس کا چہرہ تاباں ہوگا۔

﴿مفاتیح الجنان،ص۔۲۸۔۲۹﴾

(۲) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص بہشت اور بہشت کی نعمتوں کا اشتیاق رکھتا ہو وہ ہر رات سورۂ واقعہ پڑھے۔

﴿ایضاً،ص۔۲۹﴾

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۂ واقعہ کی تلاوت کرتا رہے وہ غافلین میں سے شمار نہ ہوگا۔

﴿تفسیر انوار النجف فی اسرار المصحف جلد۱۳،ص۔۱۹۲﴾

(۴) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی ایک حدیث میں ہے "جو شخص ہر شب جمعہ سورۂ واقعہ کی تلاوت کرے تو خدا اس کو دوست رکھتا ہے اور اسے لوگوں کا محبوب بنا دیتا ہے اور وہ دنیا میں ہرگز ناراضی اور تکلیف نہیں دیکھتا اور فقر و فاقہ اور آفات دنیا میں سے کوئی آفت اس پر نہیں آئے گی اور وہ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کے رفقا میں شمار ہوگا۔

﴿تفسیر نمونہ، اردو ترجمہ، جلد ۲۳، ص۔ ۱۵۴﴾

(۵) بعض اخبار و آثار سے واضح و آشکار ہوتا ہے جو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مروی ہیں فرمایا: جو شخص نماز عشاء کے بعد سورۂ واقعہ کی تلاوت کیا کرے وہ فقر و فاقہ سے محفوظ رہتا ہے۔

﴿زاد العباد لیوم المعاد، ص۔ ۵۷﴾

سورۃ الواقعہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا وَقَعَتِ الۡوَاقِعَۃُ ۙ﴿۱﴾ لَیۡسَ لِوَقۡعَتِہَا کَاذِبَۃٌ ۘ﴿۲﴾

جب قیامت برپا ہوگی (اور) اس کے واقع ہونے میں ذرا جھوٹ نہیں (اس وقت لوگوں میں فرق ظاہر

خَافِضَۃٌ رَّافِعَۃٌ ۙ﴿۳﴾ اِذَا رُجَّتِ الۡاَرۡضُ رَجًّا ۙ﴿۴﴾ وَّبُسَّتِ

ہوگا کہ) کسی کو پست کرے گی کسی کو بلند جب زمین بڑے زوروں سے ہلنے لگے گی اور پہاڑ (ٹکرا کر) بالکل

الۡجِبَالُ بَسًّا ۙ﴿۵﴾ فَکَانَتۡ ہَبَآءً مُّنۡۢبَثًّا ۙ﴿۶﴾ وَّکُنۡتُمۡ

چور چور ہو جائیں گے پھر ذرے بن کر اڑنے لگیں گے اور تم لوگ تین قسم ہو جاؤ گے تو داہنے ہاتھ (میں

اَزۡوَاجًا ثَلٰثَۃً ؕ﴿۷﴾ فَاَصۡحٰبُ الۡمَیۡمَنَۃِ ۬ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡمَیۡمَنَۃِ ؕ﴿۸﴾

اعمال لینے والے) (واہ) داہنے ہاتھ والے کیا (چین میں) ہیں اور بائیں ہاتھ (میں نامہ اعمال لینے)

وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ۬ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ﴿٩﴾ وَالسّٰبِقُوْنَ

والے (افسوس) بائیں ہاتھ والے کیا (مصیبت میں) ہیں اور جو آگے بڑھ جانے والے ہیں (واہ کیا کہنا)

السّٰبِقُوْنَ ﴿١٠﴾ اُولٰٓئِکَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿١١﴾ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿١٢﴾

وہ آگے ہی بڑھنے والے تھے یہی لوگ خدا کے مقرب ہیں آرام وآسائش کے باغوں میں، بہت سے

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿١٣﴾ وَقَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ﴿١٤﴾ عَلٰی

تو اگلے لوگوں میں سے ہوں گے اور کچھ تھوڑے سے پچھلے لوگوں میں سے موتی اور یاقوت سے جڑے ہوئے

سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿١٥﴾ مُّتَّکِئِیْنَ عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ ﴿١٦﴾ یَطُوْفُ

سونے کے تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے تکیے لگائے (بیٹھے) ہوں گے

عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿١٧﴾ بِاَکْوَابٍ وَّاَبَارِیْقَ ۙ۬

نوجوان لڑکے جو (بہشت میں) ہمیشہ (لڑکے ہی بنے) رہیں گے (شربت وغیرہ کے) ساغر اور چمکدار ٹونٹی

وَکَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ﴿١٨﴾ لَّا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا

دار کنٹر اور شفاف شراب کے جام لئے ہوئے اُن کے پاس چکر لگاتے ہوں گے جس (کے پینے) سے نہ

یُنْزِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَفَاکِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَلَحْمِ طَیْرٍ

تو اُن کو (خمار سے) دردِ سر ہوگا اور نہ وہ بدحواس مدہوش ہونگے اور جس قسم کے میوے پسند کریں اور جس

مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ﴿٢١﴾ وَحُوْرٌ عِیْنٌ ﴿٢٢﴾ کَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ

قسم کے پرند کا گوشت ان کا جی چاہے (سب موجود ہے) اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں

الْمَکْنُوْنِ ﴿٢٣﴾ جَزَآءًۢ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾ لَا یَسْمَعُوْنَ

جیسے احتیاط سے رکھے ہوئے موتی یہ بدلا ہے ان کے (نیک) اعمال کا۔ وہاں نہ تو بیہودہ بات

فِیْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِیْمًا ﴿٢٥﴾ اِلَّا قِیْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿٢٦﴾

سُنیں گے اور نہ گناہ کی بات (فحش) بس ان کا کلام سلام ہی سلام ہوگا اور داہنے ہاتھ والے

وَاَصۡحٰبُ الۡيَمِيۡنِ ۙ۬ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡيَمِيۡنِ ؕ﴿۲۷﴾ فِىۡ سِدۡرٍ

(واہ) داہنے ہاتھ والوں کا کیا کہنا ہے ۔بے کانٹے کی بیریوں اور لدے گتھے ہوئے کیلوں

مَّخۡضُوۡدٍ ۙ﴿۲۸﴾ وَّطَلۡحٍ مَّنۡضُوۡدٍ ۙ﴿۲۹﴾ وَّظِلٍّ مَّمۡدُوۡدٍ ۙ﴿۳۰﴾ وَّمَآءٍ

اور لمبی لمبی چھاؤں اور جھرنے کے پانی اور الغاروں میووں میں ہوں گے جو

مَّسۡكُوۡبٍ ۙ﴿۳۱﴾ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيۡرَةٍ ۙ﴿۳۲﴾ لَّا مَقۡطُوۡعَةٍ وَّلَا مَمۡنُوۡعَةٍ ۙ﴿۳۳﴾

نہ کبھی ختم ہوں گے ۔اور نہ ان کی کوئی روک ٹوک اوراونچے اونچے (نرم گھوں کے)

وَّفُرُشٍ مَّرۡفُوۡعَةٍ ؕ﴿۳۴﴾ اِنَّاۤ اَنۡشَاۡنٰهُنَّ اِنۡشَآءً ۙ﴿۳۵﴾

فرشوں میں (مزے کرتے) ہوں گے (ان کو وہ حوریں ملیں گی) جن کو ہم نے نت نیا پیدا کیا ہے

فَجَعَلۡنٰهُنَّ اَبۡكَارًا ۙ﴿۳۶﴾ عُرُبًا اَتۡرَابًا ۙ﴿۳۷﴾ لِّاَصۡحٰبِ الۡيَمِيۡنِ ؕ﴿۳۸﴾ ع

تو ہم نے انہیں کنواریاں پیاری پیاری ہمجولیاں بنایا (یہ سب سامان) داہنے ہاتھ (میں نامہ اعمال لینے)

ثُلَّةٌ مِّنَ الۡاَوَّلِيۡنَ ۙ﴿۳۹﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ الۡاٰخِرِيۡنَ ؕ﴿۴۰﴾ وَاَصۡحٰبُ

والوں کے واسطے ہے (ان میں) بہت سے تو اگلے لوگوں میں سے اور بہت سے پچھلے لوگوں

الشِّمَالِ ۙ۬ مَاۤ اَصۡحٰبُ الشِّمَالِ ؕ﴿۴۱﴾ فِىۡ سَمُوۡمٍ وَّحَمِيۡمٍ ۙ﴿۴۲﴾

میں سے اور بائیں ہاتھ (میں نامہ اعمال لینے) والے (افسوس) بائیں ہاتھ والے کیا (مصیبت میں) ہیں

وَّظِلٍّ مِّنۡ يَّحۡمُوۡمٍ ۙ﴿۴۳﴾ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيۡمٍ ﴿۴۴﴾ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا

(دوزخ کی) لو اور کھولتے ہوئے پانی اور کالے سیاہ دھوئیں کے سایہ میں ہوں گے جو نہ ٹھنڈا ہے

قَبۡلَ ذٰلِكَ مُتۡرَفِيۡنَ ۚ ۖ﴿۴۵﴾ وَكَانُوۡا يُصِرُّوۡنَ عَلَى

اور نہ خوش آئند یہ لوگ اس سے پہلے (دُنیا میں) خوب عیش اُڑا چکے تھے اور بڑے گناہ (شرک)

الۡحِنۡثِ الۡعَظِيۡمِ ۚ﴿۴۶﴾ وَكَانُوۡا يَقُوۡلُوۡنَ ۙ۬ اَئِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا

پر اڑے رہتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ بھلا جب ہم مر جائیں گے اور (سڑگل کر) مٹی اور

تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۴۷﴾ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۴۸﴾

ہڈیاں (ہی ہڈیاں) رہ جائیں گی تو کیا ہمیں یا ہمارے اگلے باپ داداؤں کو پھر اُٹھنا ہے

قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۵ اِلٰى

(اے رسول) تم کہہ دو کہ اگلے اور پچھلے سب کے سب روز معین کی میعاد پر ضرور اکٹھے کیے جائیں

مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۵۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ

گے ۔ پھر تم کو بے شک اے گمراہو جھٹلانے والو یقیناً (جہنم میں) تھوہر

الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿۵۱﴾ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾ فَمَالِـُٔوْنَ

کے درختوں میں سے کھانا ہوگا تو تم لوگوں کو اسی سے (اپنا) پیٹ بھرنا ہوگا پھر اس کے

مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿۵۴﴾

اوپر کھولتا ہوا پانی پینا ہوگا اور پیو گے بھی تو پیاسے اونٹ کا سا (ڈگ ڈگا کے) پینا قیامت

فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿۵۵﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۵۶﴾

کے دن یہی ان کی مہمانی ہوگی تم لوگوں کو (پہلی بار بھی) ہم ہی نے پیدا کیا ہے پھر

نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾

تم لوگ (دوبارہ کی) کیوں نہیں تصدیق کرتے تو جس نطفہ کو تم (عورتوں کے) رحم میں ڈالتے

ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا

ہو کیا تم نے دیکھ بھال لیا ہے کیا تم اس سے آدمی بناتے ہو یا ہم بناتے ہیں ہم نے تم لوگوں

بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۶۰﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ

میں موت کو مقرر کر دیا ہے اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں کہ تمہارے ایسے اور لوگ بدل

وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ

ڈالیں اور تم لوگوں کو اس (صورت) میں پیدا کریں جسے تم مطلق نہیں جانتے اور تم نے پہلی پیدائش تو

الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ﴿۶۲﴾ أَفَرَءَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ﴿۶۳﴾

سمجھ ہی لی ہے (کہ ہم نے کی) پھر تم غور کیوں نہیں کرتے بھلا دیکھو تو کہ جو کچھ تم لوگ بوتے ہو کیا

ءَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُۥٓ أَمْ نَحْنُ الزَّٰرِعُونَ ﴿۶۴﴾ لَوْ نَشَآءُ

تم لوگ اسے اُگاتے ہو یا ہم اُگاتے ہیں اگر ہم چاہتے تو اُسے چورچور کر دیتے

لَجَعَلْنَٰهُ حُطَٰمًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ﴿۶۵﴾ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ﴿۶۶﴾

تو تم باتیں ہی بناتے رہ جاتے کہ (ہائے) ہم تو (مفت) تاوان میں پھنسے

بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿۶۷﴾ أَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِى تَشْرَبُونَ ﴿۶۸﴾

(نہیں) ہم تو بدنصیب ہیں ہی تو کیا تم نے پانی پر بھی نظر ڈالی جو (دن رات) پیتے ہو

ءَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ ﴿۶۹﴾ لَوْ

کیا اس کو بادل سے تم نے برسایا ہے یا ہم برساتے ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو

نَشَآءُ جَعَلْنَٰهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ﴿۷۰﴾ أَفَرَءَيْتُمُ

اسے کھاری بنادیں تو تم لوگ شکر کیوں نہیں کرتے تو کیا تم نے آگ پر

النَّارَ الَّتِى تُورُونَ ﴿۷۱﴾ ءَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَآ أَمْ

بھی غور کیا جسے تم لوگ لکڑی سے نکالتے ہو کیا اس کے درخت کو تم نے پیدا کیا یا

نَحْنُ الْمُنشِـُٔونَ ﴿۷۲﴾ نَحْنُ جَعَلْنَٰهَا تَذْكِرَةً وَمَتَٰعًا

ہم پیدا کرتے ہیں ہم نے آگ کو (جہنم کی) یاد دہانی اور مسافروں کے نفع کے

لِّلْمُقْوِينَ ﴿۷۳﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿۷۴﴾ فَلَآ أُقْسِمُ

واسطے پیدا کیا تو (اے رسول) تم اپنے بزرگ پروردگار کی تسبیح کرو تو میں تاروں کے

بِمَوَٰقِعِ النُّجُومِ ﴿۷۵﴾ وَإِنَّهُۥ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ﴿۷۶﴾

منازل کی قسم کھاتا ہوں اور اگر تم سمجھو تو یہ بڑی قسم ہے کہ بے شک یہ بڑے رتبہ

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۷﴾ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿۷۸﴾ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا

کا قرآن ہے۔جو کتاب (لوح)محفوظ میں(لکھا ہوا) ہے اس کو بس وہی لوگ چھوتے ہیں جو

الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اَفَبِهٰذَا

پاک ہیں سارے جہاں کے پروردگار کی طرف سے(محمدؐ پر)نازل ہوا ہے،تو کیا تم لوگ

الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ

اس کلام سے انکار کرتے ہو اور تم نے اپنی روزی یہ قرار دے لی ہے کہ (اس کو)

تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ

جھٹلاتے ہو۔تو کیا جب جان گلے تک آ پہنچتی ہے اور تم اس وقت (کی حالت)پڑے دیکھا

تَنْظُرُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿۸۵﴾

کرتے ہو اور ہم (اس مرنے والے) سے تم سے بھی زیادہ نزدیک ہوتے ہیں لیکن تم کو دکھائی نہیں

فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿۸۶﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ

دیتا تو اگر تم کسی کے دباؤ میں نہیں ہو تو اگر(اپنے دعوے میں)تم سچے ہو تو روح کو پھیر

صٰدِقِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۸۸﴾ فَرَوْحٌ

کیوں نہیں دیتے پس اگر وہ (مرنیوالا خدا کے)مقربین سے ہے تو(اس کیلئے)

وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿۸۹﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ

آرام وآسائش ہے اور خوشبو دار پھول اور نعمت کے باغ اور اگر وہ داہنے ہاتھ والوں میں سے

الْيَمِيْنِ ﴿۹۰﴾ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۱﴾ وَاَمَّآ اِنْ

ہے تو (اس سے کہا جائے گا)تم پر داہنے ہاتھ والوں کی طرف سے سلام ہو

كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۹۲﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۹۳﴾

اور اگر جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہے تو (اس کی) مہمانی کھولتا ہوا

وَتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿۹۴﴾ إِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۹۵﴾ ج

ہے	یقیناً صحیح	(خبر)	یہ	بے شک	دینا	کر	داخل	میں	جہنم	اور	ہے	پانی

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِيْمِ ﴿۹۶﴾ ع

تو (اے رسول) تم اپنے بزرگ پروردگار کی تسبیح کرو

☆☆☆☆☆

فضائل سورۂ جمعہ

(۱) ایک حدیث میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مروی ہے (ترجمہ) ''جو شخص سورۂ جمعہ کی تلاوت کرے خدا اسے بلاد مسلمین میں سے ان لوگوں کی تعداد سے جو نماز جمعہ میں شرکت کرتے ہیں اور ان لوگوں کی تعداد سے جو اس میں شرکت نہیں کرتے دس گنا حسنہ بخشے گا۔

﴿تفسیر نمونہ (اردو ترجمہ) جلد ۲۴ ص۔۱۰۱﴾

(۲) امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا: ہر مومن پر لازم ہے جو ہمارا شیعہ کہلاتا ہے کہ شب جمعہ میں (نماز مغرب کے اندر) پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ اور دوسری میں سورۂ سبح اسم ربک الاعلیٰ کی تلاوت کرے اور جمعہ کے دن نماز جمعہ (یا ظہر) میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون پڑھے پس جو ایسا کرے گا تو وہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرح عمل کرنے والا شمار ہوگا اور خدا کے ذمہ اس کی جزا جنت ہے۔

﴿زاد العباد لیوم المعاذ ص۔۶۱﴾

(۳) جو شخص سورۂ جمعہ کی روزمرہ تلاوت کرتا رہے تو وہ ہر خوفناک وخطرناک چیز سے امن میں رہے گا۔ اور ہر قسم کی مصیبت اس سے دور رہے گی۔

﴿تفسیر انوار النجف فی اسرار المصحف، جلد ۱۴، ص۔۱۳﴾

سورة الجمعه

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ الۡمَلِکِ الۡقُدُّوۡسِ

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے (سب) خدا کی تسبیح کرتی ہے جو (حقیقی) بادشاہ پاک ذات

الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ﴿۱﴾ ہُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡہُمۡ

غالب حکمت والا ہے۔وہی تو ہے جس نے جاہلوں میں ان ہی میں کا ایک رسول (محمدؐ) بھیجا جو اُن کے

یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیۡہِمۡ وَیُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ ٭ وَاِنۡ

سامنے اس کی آیتیں پڑھتے اوران کو پاک کرتے اور ان کو کتاب اور عقل کی باتیں سکھاتے ہیں

کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ۙ﴿۲﴾ وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا

اگر چہ اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں (پڑے ہوئے) تھے اور ان میں سے ان لوگوں کی طرف بھی (بھیجا)

بِہِمۡ ؕ وَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۳﴾ ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ

جو ابھی تک ان سے ملحق نہیں ہوئے اور وہ تو غالب حکمت والا ہے۔یہ خدا کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے

یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ ﴿۴﴾ مَثَلُ الَّذِیۡنَ حُمِّلُوا التَّوۡرٰىۃَ

اور خدا تو بڑے فضل (وکرم) کا مالک ہے جن لوگوں (کے سروں) پر توریت لدوائی گئی پھر انھوں نے اس (کے بار)

ثُمَّ لَمۡ یَحۡمِلُوۡہَا کَمَثَلِ الۡحِمَارِ یَحۡمِلُ اَسۡفَارًا ؕ بِئۡسَ مَثَلُ الۡقَوۡمِ

کو نہ اٹھایا ان کی مثل گدھے کی سی ہے جس پر بڑی بڑی کتابیں لدی ہوں جن لوگوں نے خدا کی آیتوں کو

الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ ؕ وَاللّٰہُ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۵﴾

جھٹلایا ان کی بھی کیا بُری مثال ہے اور خدا ظالم لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا۔(اے رسول) تم کہہ دو

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ

اے یہودیو اگر تم یہ خیال کرتے ہو کہ تم ہی خدا کے دوست ہو اور لوگ نہیں تو اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے

النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٦ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًا

ہو تو موت کی تمنا کرو اور یہ لوگ ان اعمال کے سبب جو یہ پہلے کر چکے ہیں کبھی اس کی آرزو نہ

بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝٧ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ

کریں گے اور خدا تو ظالموں کو جانتا ہے (اے رسول) تم کہہ دو کہ موت جس سے تم لوگ بھاگتے ہو

الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ

وہ تو ضرور تمہارے سامنے آئے گی پھر تم پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے (خدا)

وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٨ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا

کی طرف لوٹا دیے جاؤ گے پھر جو کچھ بھی تم کرتے تھے وہ تمہیں بتادے گا، اے ایمان دارو

نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا

جب جمعہ کے دن نماز (جمعہ) کے لئے اذان دی جائے تو خدا کی یاد (نماز) کی طرف دوڑ پڑو اور

الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝٩ فَاِذَا قُضِيَتِ

(خرید) و فروخت چھوڑ دو اگر تم سمجھتے ہو تو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے پھر جب نماز

الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا

ہو چکے تو زمین میں (جہاں چاہو) جاؤ اور خدا کے فضل (اپنی روزی) کی تلاش کرو اور خدا کو بہت یاد

اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝١٠ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا

کرتے رہو تا کہ تم دلی مرادیں پاؤ اور (ان کی حالت تو یہ ہے) جب یہ لوگ سودا بکتا یا تماشا ہوتا دیکھیں

انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ

تو اس کی طرف ٹوٹ پڑیں اور تم کو کھڑا ہوا چھوڑ دیں (اے رسول) تم کہہ دو کہ جو چیز خدا کے ہاں ہے وہ تماشے

وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝۱۱ ع

اور سودے سے کہیں بہتر ہے اور خدا سب سے بہتر رزق دینے والا ہے

☆☆☆☆☆

فضائل سورۂ مُلک

(۱) اس سورہ کا نام واقیہ اور منجیہ بھی ہے کیونکہ رسالت مآبؐ سے منقول ہے کہ یہ اپنے پڑھنے والے کو عذاب قبر سے بچاتی ہے۔

﴿تفسیر انوار النجف فی اسرار المصحف، جلد ۱۴، ص۔ ۷۱﴾

(۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے سورۂ مُلک کی تلاوت کی گویا اس نے لیلۃ القدر میں شب بیداری کی۔ ﴿ایضاً، ص۔ ۷۱﴾

(۳) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید کی ایک سورت (مُلک) ہے جس کی تیس آیتیں ہیں، اس کی شفاعت مقبول ہے اور وہ اپنے پڑھنے والے کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کرے گی۔ ﴿ایضاً، ص۔ ۷۱﴾

(۴) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میت کیلئے سورۂ مُلک کو پڑھا جائے تو فوراً اس کے پاس پہنچے گی اور اس کی تکلیف کو ختم کردے گی۔

﴿ایضاً، ص۔ ۷۱﴾

(۵) امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے جو شخص سونے سے پہلے نماز واجب میں سورۂ ملک پڑھے تو وہ صبح ہونے تک خدا کی امان میں رہے گا نیز قیامت میں بھی خدا کی امان میں ہوگا حتیٰ کہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ ﴿مفاتیح الجنان، ص۔ ۳۴﴾

سورۃ الملک

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تَبٰرَکَ الَّذِیۡ بِیَدِہِ الۡمُلۡکُ ۫ وَ ہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرُۨ ۙ﴿۱﴾

جس (خدا) کے قبضہ میں (سارے جہان کی) بادشاہت ہے وہ بڑی برکت والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

نِ الَّذِیۡ خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَ الۡحَیٰوۃَ لِیَبۡلُوَکُمۡ اَیُّکُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ

جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کام میں سب سے اچھا کون ہے۔

وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡغَفُوۡرُ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیۡ خَلَقَ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ

اور وہ غالب (اور) بڑا بخشنے والا ہے جس نے سات آسمان تلے اوپر بنا ڈالے بھلا تجھے خدا کی

مَا تَرٰی فِیۡ خَلۡقِ الرَّحۡمٰنِ مِنۡ تَفٰوُتٍ ؕ فَارۡجِعِ الۡبَصَرَ ۙ ہَلۡ تَرٰی مِنۡ

آفرینش میں کوئی کسر نظر آتی ہے۔تو پھر آنکھ اٹھا کر دیکھ بھلا تجھے کوئی شگاف نظر آتا ہے۔پھر

فُطُوۡرٍ ﴿۳﴾ ثُمَّ ارۡجِعِ الۡبَصَرَ کَرَّتَیۡنِ یَنۡقَلِبۡ اِلَیۡکَ الۡبَصَرُ خَاسِئًا

دوبارہ آنکھ اٹھاکر دیکھ تو (ہر بار تیری) نظر ناکام اور تھک کر تیری طرف پلٹ آئے

وَّ ہُوَ حَسِیۡرٌ ﴿۴﴾ وَ لَقَدۡ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡیَا بِمَصَابِیۡحَ وَ جَعَلۡنٰہَا

گی اور ہم نے نیچے والے (پہلے) آسمان کو (تاروں کے) چراغوں سے زینت دی ہے اور ہم نے ان

رُجُوۡمًا لِّلشَّیٰطِیۡنِ وَ اَعۡتَدۡنَا لَہُمۡ عَذَابَ السَّعِیۡرِ ﴿۵﴾ وَ لِلَّذِیۡنَ

کو شیطانوں کے مارنے کا آلہ بنایا اور ہم نے ان کے لیے دہکتی ہوئی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے،

کَفَرُوۡا بِرَبِّہِمۡ عَذَابُ جَہَنَّمَ ؕ وَ بِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ ﴿۶﴾ اِذَاۤ اُلۡقُوۡا

اور جو لوگ اپنے پروردگار کے منکر ہیں ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور (وہ) بہت برا ٹھکانا ہے

فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ۙ﴿۷﴾ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ

جب یہ لوگ اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کی بڑی چیخیں سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی بلکہ گویا مارے

الْغَيْظِ ؕ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ

جوش کے پھٹ پڑے گی۔ جب اس میں (ان کا) کوئی گروہ ڈالا جائے گا تو ان سے داروغہ جہنم پوچھے گا

نَذِيْرٌ ﴿۸﴾ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ۬ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ

کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) نہیں آیا تھا وہ کہیں گے ہاں ہمارے پاس ڈرانے والا تو ضرور آیا تھا

مِنْ شَيْءٍ ۖۚ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ﴿۹﴾ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ

مگر ہم نے اسے جھٹلا دیا اور کہا خدا نے تو کچھ نازل نہیں کیا تم تو بڑی (گہری) گمراہی میں (پڑے) ہو اور (یہ بھی)

اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿۱۰﴾ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ

کہیں گے کہ اگر (ان کی بات) سنتے یا سمجھتے تب تو (آج) دوزخیوں میں نہ ہوتے غرض وہ اپنے گناہ کا

فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿۱۱﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ

اقرار کرلیں گے تو دوزخیوں کو خدا کی رحمت سے دوری ہے، بیشک جو لوگ اپنے پروردگار سے بے دیکھے بھالے

بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۱۲﴾ وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا

ڈرتے ہیں ان کے لیے مغفرت اور بڑا بھاری اجر ہے اور تم لوگ اپنی بات چھپا کر کہو یا کھلم کھلا وہ تو دل کے

بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۳﴾ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ

بھیدوں تک سے خوب واقف ہے۔ بھلا جس نے پیدا کیا وہ بے خبر ہے اور وہ تو بڑا باریک بین واقف کار

وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۴﴾ ع هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ

ہے وہی تو ہے جس نے زمین کو تمہارے لیے نرم اور (ہموار) کر دیا۔ تو اس کے اطراف و جوانب میں چلو پھرو اور

ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَاِلَيْهِ

اسی کی (دی ہوئی) روزی کھاؤ اور پھر اسی کی طرف قبر سے اٹھ کر جانا ہے۔ کیا تم اس سے جو آسمان میں حکومت

النُّشُوْرُ ﴿١٥﴾ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ

کرتا ہے اس بات سے بے خوف ہو کہ تم کو زمین میں دھنسا دے پھر وہ یکبارگی الٹ پلٹ کرنے

فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ﴿١٦﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ

لگے یا تم اس بات سے بے خوف ہو کہ جو آسمان میں (سلطنت کرتا ہے) تم پر پتھر بھری آندھی چلائے تو

حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ﴿١٧﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ

تمہیں عنقریب ہی معلوم ہوجائے گا کہ میرا ڈرانا کیسا ہے اور جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں

قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿١٨﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ

نے جھٹلایا تھا تو دیکھو میری ناخوشی کیسی تھی کیا ان لوگوں نے اپنے سروں پر چڑیوں کو اڑتے

صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ؔؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۭ

نہیں دیکھا جو پروں کو پھیلائے رہتی ہیں اور سمیٹ لیتی ہیں کہ خدا کے سوا انہیں کوئی

بَصِيْرٌ ﴿١٩﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ

نہیں روکے رہ سکتا بے شک وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے بھلا خدا کے علاوہ ایسا کون ہے

الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ﴿٢٠﴾ ۚ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ

جو تمہاری فوج بن کر تمہاری مدد کرے ۔ کافر لوگ تو دھوکے ہی (دھوکے) میں ہیں بھلا خدا

يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿٢١﴾

اگر اپنی (دی ہوئی) روزی روک لے تو کون ایسا ہے جو تمہیں رزق دے۔ مگر یہ کفار تو سرکشی اور نفرت (کے بھنور)

اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى

میں پھنسے ہوئے ہیں بھلا جو شخص اوندھا اپنے منہ کے بل چلے وہ زیادہ ہدایت یافتہ ہوگا یا وہ شخص جو سیدھا

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢٢﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ

برابر راہِ راست پر چل رہا ہو (اے رسول) تم کہہ دو کہ خدا تو وہی ہے جس نے تم کو نت نیا پیدا کیا اور تمہارے

لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٣﴾

واسطے کان، آنکھیں اور دل بنائے (مگر) تم تو بہت کم شکر ادا کرتے ہو۔ کہہ دو کہ وہی تو ہے جس نے تم

قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَاِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَیَقُوْلُوْنَ

کو زمین میں پھیلا دیا اور اسی کے سامنے جمع کیے جاؤ گے اور (کفار) کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (آخر) یہ وعدہ

مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿٢٥﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ

کب (پورا) ہوگا۔ (اے رسول) تم کہہ دو کہ (اس کا) علم تو بس خدا ہی کو ہے میں تو صرف صاف صاف (عذاب

عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿٢٦﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِیْٓـَٔتْ

سے) ڈرانے والا ہوں۔ تو جب یہ لوگ اسے قریب دیکھ لیں گے تو (خوف کے مارے) کافروں کے

وُجُوْهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَقِیْلَ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿٢٧﴾

چہرے بگڑ جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا یہ وہی ہے جس کے تم خواستگار تھے (اے رسول) تم کہہ دو بھلا دیکھو

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِیَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِیَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ یُّجِیْرُ

تو کہ اگر خدا مجھ کو اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحم فرمائے تو کافروں کو دردناک عذاب سے کون

الْكٰفِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿٢٨﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَیْهِ

پناہ دے گا تم کہہ دو کہ وہی (خدا) بڑا رحم کرنے والا ہے جس پر ہم ایمان لائے ہیں اور ہم نے تو اسی پر بھروسہ

تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿٢٩﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ

کر لیا ہے تو عنقریب ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون صریحی گمراہی میں (پڑا) ہے، (اے رسول) تم کہہ دو

اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ﴿٣٠﴾ ع

کہ بھلا دیکھو تو کہ اگر تمہارا پانی زمین کے اندر چلا جائے تو کون ایسا ہے جو تمہارے لیے پانی کا چشمہ بہا لائے

☆☆☆☆☆

فضائل سورۂ نبأ

(۱) ایک حدیث میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ

"من قرأ ها و حفظها كان حسابه يوم القيامة بمقدار صلٰوة واحدة"

"جو شخص اسے پڑھے اور یاد کرے تو قیامت میں اسکا حساب اتنی جلدی مکمل ہوگا جتنی دیر میں ایک نماز پڑھی جاتی ہے"۔ ﴿تفسیر نمونہ (اردو ترجمہ)' جلد ۲۶' ص-۳۲﴾

(۲) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص لگا تار ہر روز سورۂ نباء پڑھے تو وہ سال تمام ہونے سے پہلے کعبۃ اللہ کی زیارت کا شرف حاصل کرے گا۔

﴿مفاتیح الجنان، ص-۳۷﴾

(۳) رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس سورہ کو روزانہ پڑھے خدا روز قیامت اس کو ٹھنڈے پانی سے سیراب کرے گا۔ ﴿ایضاً ص-۳۷﴾

(۴) جو شخص اس کو دھو کر پیئے گا تو وہ درد شکم سے نجات پائے گا۔

﴿تفسیر انوار النجف فی اسرار المصحف' جلد ۱۴' ص-۱۶۱﴾

(۵) اس سورہ کو لکھ کر بازو پر باندھنے سے بدن میں بڑی قوت پیدا ہوتی ہے۔

﴿زاد العباد لیوم المعاد، ص-۶۳﴾

سورۃ النبا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

عَمَّ یَتَسَآءَلُوۡنَ ۚ﴿۱﴾ عَنِ النَّبَاِ الۡعَظِیۡمِ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیۡ هُمۡ فِیۡهِ

یہ لوگ آپس میں کس چیز کا حال پوچھتے ہیں، ایک بڑی خبر کا حال جس میں لوگ اختلاف کر رہے ہیں۔

مُخۡتَلِفُوۡنَ ؕ﴿۳﴾ كَلَّا سَيَعۡلَمُوۡنَ ۙ﴿۴﴾ ثُمَّ كَلَّا سَيَعۡلَمُوۡنَ ﴿۵﴾ اَلَمۡ

دیکھو انہیں عنقریب ہی معلوم ہو جائے گا پھر انہیں عنقریب ہی ضرور معلوم ہو جائے گا کیا ہم نے زمین کو بچھونا

نَجۡعَلِ الۡاَرۡضَ مِهٰدًا ۙ﴿۶﴾ وَّالۡجِبَالَ اَوۡتَادًا ۖ﴿۷﴾ وَّخَلَقۡنٰكُمۡ

اور پہاڑوں کو (زمین کی) میخیں نہیں بنایا اور ہم نے تم لوگوں کو جوڑا جوڑا پیدا کیا اور

اَزۡوَاجًا ۙ﴿۸﴾ وَّجَعَلۡنَا نَوۡمَكُمۡ سُبَاتًا ۙ﴿۹﴾ وَّجَعَلۡنَا الَّيۡلَ لِبَاسًا ۙ﴿۱۰﴾

تمہاری نیند کو آرام (کا باعث) قرار دیا اور رات کو پردہ بنایا اور ہم ہی نے

وَّجَعَلۡنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۖ﴿۱۱﴾ وَّبَنَيۡنَا فَوۡقَكُمۡ سَبۡعًا شِدَادًا ۙ﴿۱۲﴾

دن کو (کسب) معاش (کا وقت) بنایا اور تمہارے اوپر سات مضبوط (آسمان) بنائے اور ہم ہی نے

وَّجَعَلۡنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۖ﴿۱۳﴾ وَّاَنۡزَلۡنَا مِنَ الۡمُعۡصِرٰتِ مَآءً

(سورج) کو روشن چراغ بنایا اور ہم ہی نے بادلوں سے موسلا دھار پانی

ثَجَّاجًا ۙ﴿۱۴﴾ لِّنُخۡرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۙ﴿۱۵﴾ وَّجَنّٰتٍ اَلۡفَافًا ؕ﴿۱۶﴾ اِنَّ

برسایا تاکہ اس کے ذریعہ سے دانے اور سبزی اور گھنے گھنے باغ پیدا کریں

يَوۡمَ الۡفَصۡلِ كَانَ مِيۡقَاتًا ۙ﴿۱۷﴾ يَّوۡمَ يُنۡفَخُ فِى الصُّوۡرِ فَتَاۡتُوۡنَ

بے شک فیصلے کا وقت مقرر ہے جس دن صُور پھونکا جائے گا اور تم لوگ گروہ گروہ

اَفۡوَاجًا ۙ﴿۱۸﴾ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتۡ اَبۡوَابًا ۙ﴿۱۹﴾ وَّسُيِّرَتِ

حاضر ہو گے اور آسمان کھول دیئے جائیں گے تو (اس میں) دروازے ہو جائیں گے اور

الۡجِبَالُ فَكَانَتۡ سَرَابًا ؕ﴿۲۰﴾ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتۡ مِرۡصَادًا ۖ﴿۲۱﴾

پہاڑ (اپنی جگہ سے) چلائے جائیں گے تو ریت ہو کر رہ جائیں گے۔ بے شک جہنم گھات میں ہے۔

لِّلطّٰغِيۡنَ مَاٰبًا ۙ﴿۲۲﴾ لّٰبِثِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَحۡقَابًا ۚ﴿۲۳﴾ لَا يَذُوۡقُوۡنَ فِيۡهَا

سرکشوں کا وہی ٹھکانا ہے۔ اس میں مدتوں پڑے جھینکتے رہیں گے نہ وہاں ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ کھولتے

بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ﴿٢٤﴾ اِلَّا حَمِيْمًا وَّ غَسَّاقًا ﴿٢٥﴾ جَزَآءً

ہوئے پانی اور بہتی ہوئی پیپ کے سوا کچھ پینے کو ملے گا (یہ ان کی کارستانیوں کا) پورا پورا بدلہ ہے بے شک

وِّفَاقًا ﴿٢٦﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿٢٧﴾ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

یہ لوگ آخرت کے حساب کی امید ہی نہ رکھتے تھے اور ان لوگوں نے ہماری آیتوں کو بری طرح جھٹلایا

كِذَّابًا ﴿٢٨﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ﴿٢٩﴾ فَذُوْقُوْا فَلَنْ

اور ہم نے ہر چیز کو لکھ کر منضبط کر رکھا ہے۔ تو اب تم مزہ چکھو کہ ہم تم پر عذاب ہی بڑھاتے

نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿٣٠﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿٣١﴾ حَدَآئِقَ

جائیں گے۔ بیشک پرہیز گاروں ہی کے لئے بڑی کامیابی ہے (یعنی بہشت کے) باغ اور انگور اور وہ عورتیں

وَاَعْنَابًا ﴿٣٢﴾ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿٣٣﴾ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ﴿٣٤﴾ لَا

جن کی اٹھتی جوانیاں اور باہم ہم جولیاں ہیں اور شراب کے لبریز ساغر وہاں نہ تو بیہودہ باتیں سنیں گے اور نہ جھوٹ

يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ﴿٣٥﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً

(یہ) تمہارے پروردگار کی طرف سے کافی انعام اور صلہ ہے جو سارے آسمان اور زمین اور جو

حِسَابًا ﴿٣٦﴾ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا

ان دونوں کے بیچ میں ہے سب کا مالک ہے بڑا مہربان لوگوں کو اس سے بات کرنے کا یارانہ ہوگا،

يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿٣٧﴾ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا لَّا

جس دن جبرائیل اور فرشتے (اس کے سامنے) پر باندھ کر کھڑے ہوں گے (اس دن) اس سے

يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾

کوئی بات نہ کر سکے گا مگر جسے خدا اجازت دے اور وہ ٹھکانے کی بات کہے

ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿٣٩﴾ اِنَّآ

وہ دن برحق ہے۔ تو جو شخص چاہے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں (اپنا) ٹھکانا بنائے ہم نے تم

اَنۡذَرۡنٰكُمۡ عَذَابًا قَرِيۡبًا ۖۚ يَّوۡمَ يَنۡظُرُ الۡمَرۡءُ مَا قَدَّمَتۡ يَدٰهُ

لوگوں کو عنقریب آنے والے عذاب سے ڈرایا جس دن آدمی اپنے ہاتھوں پہلے سے بھیجے ہوئے

وَيَقُوۡلُ الۡكٰفِرُ يٰلَيۡتَنِىۡ كُنۡتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾

(اعمال) کو دیکھے گا اور کافر کہے گا کاش! میں خاک ہو جاتا

☆☆☆☆☆

فضائل سورۂ اعلیٰ و سورۂ شمس

(۱) ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کے اصحاب میں سے ایک شخص کہتا ہے کہ میں نے بیس راتوں کو آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی تو (سورۂ فاتحہ کے بعد) سوائے سبح اسم ربک الاعلیٰ کے اور کوئی سورہ آپ نماز میں نہیں پڑھتے تھے اگر تم جانتے کہ اس میں کیا برکتیں ہیں تو تم میں سے ہر شخص اسے دس مرتبہ پڑھتا اور جو شخص اسے پڑھے گویا اس نے موسیٰ علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کے صحف کی تلاوت کی۔ ﴿تفسیر نمونہ اردو ترجمہ، جلد ۲۶، ص-۳۱۵﴾

(۲) امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو شخص فرض نماز یا مستحب نماز میں سورۂ اعلیٰ کی تلاوت کرے تو روز قیامت اسے کہا جائے گا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جا۔ ﴿مفاتیح الجنان، ص-۳۸-۳۹﴾

(۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ شمس پڑھے تو گویا اس نے راہ خدا میں ان اشیاء کے برابر صدقہ دیا جن پر سورج اور چاند کی روشنی پڑتی ہے۔

﴿ایضاً، ص-۳۹﴾

(۴) حدیث نبوی میں ہے کہ جو شخص توفیق سے محروم ہو وہ سورۂ شمس کو زیادہ پڑھے خدا اس کی توفیق میں اضافہ کرے گا۔ وہ جہاں بھی جائے گا نفع مند ہو گا۔ اس کا حافظہ زیادہ

ہوگا اور لوگوں میں اس کی مقبولیت بڑھے گی۔ اور اس کا مرتبہ بلند ہوگا۔

﴿تفسیر انوار النجف فی اسرار المصحف، جلد۱۴، ص۔۲۲۵﴾

سورۃ الاعلیٰ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّكَ الۡاَعۡلَى ۙ﴿۱﴾ الَّذِىۡ خَلَقَ فَسَوّٰى ۙ﴿۲﴾ وَالَّذِىۡ

(اے رسول) اپنے عالیشان پروردگار کے نام کی تسبیح کرو جس نے (ہر چیز کو) پیدا کیا اور درست کیا اور جس

قَدَّرَ فَهَدٰى ۙ﴿۳﴾ وَالَّذِىۡۤ اَخۡرَجَ الۡمَرۡعٰى ۙ﴿۴﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً

نے (اس کا) اندازہ مقرر کیا پھر راہ بتائی اور جس نے (حیوانات کے لئے) چارہ اُگایا' پھر خشک اُسے سیاہ

اَحۡوٰى ؕ﴿۵﴾ سَنُقۡرِئُكَ فَلَا تَنۡسٰٓى ۙ﴿۶﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ يَعۡلَمُ

رنگ کا کوڑا کر دیا ہم تمہیں (ایسا) پڑھا دیں گے کہ کبھی بھولو ہی نہیں مگر جو خدا چاہے (منسوخ کردے)

الۡجَهۡرَ وَمَا يَخۡفٰى ؕ﴿۷﴾ وَنُيَسِّرُكَ لِلۡيُسۡرٰى ۚ﴿۸﴾ فَذَكِّرۡ اِنۡ

بیشک وہ کھلی بات کو بھی جانتا ہے اور چھپے ہوئے کو بھی' اور ہم تم کو آسان طریقہ کی توفیق دیں گے تو

نَّفَعَتِ الذِّكۡرٰى ؕ﴿۹﴾ سَيَذَّكَّرُ مَنۡ يَّخۡشٰى ۙ﴿۱۰﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا

جہاں تک سمجھانا مفید ہو سمجھاتے رہو جو خوف رکھتا ہو وہ تو فوری سمجھ جائے گا اور بدبخت اس سے

الۡاَشۡقَى ۙ﴿۱۱﴾ الَّذِىۡ يَصۡلَى النَّارَ الۡكُبۡرٰى ۚ﴿۱۲﴾ ثُمَّ لَا يَمُوۡتُ

پہلو تہی کرے گا جو (قیامت میں) بڑی (تیز) آگ میں داخل ہوگا' پھر نہ وہاں مرے ہی گا

فِيۡهَا وَلَا يَحۡيٰى ؕ﴿۱۳﴾ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَكّٰى ۙ﴿۱۴﴾ وَذَكَرَ اسۡمَ

نہ جیئے گا، وہ یقیناً مراد دلی کو پہنچا جو (شرک سے) پاک ہو اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر

رَبِّہٖ فَصَلّٰی ﴿۱۵﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا ﴿۱۶﴾ وَالْاٰخِرَۃُ

کرتا اور نماز پڑھتا رہا مگر تم لوگ تو دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو حالانکہ

خَیْرٌ وَّاَبْقٰی ﴿۱۷﴾ اِنَّ ھٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی ﴿۱۸﴾

آخرت کہیں بہتر اور دیرپا ہے بیشک یہی بات اگلے صحیفوں

صُحُفِ اِبْرٰہِیْمَ وَمُوْسٰی ﴿۱۹﴾

ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں (بھی ہے)

☆☆☆☆☆

سورۃ الشمس

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالشَّمْسِ وَضُحٰـھَا ﴿۱﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰـھَا ﴿۲﴾ وَالنَّھَارِ اِذَا

سورج کی قسم اور اس کی روشنی کی، اور چاند کی جب اس کے پیچھے نکلے، اور دن کی جب اسے چمکا دے، اور

جَلّٰـھَا ﴿۳﴾ وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰـھَا ﴿۴﴾ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰـھَا ﴿۵﴾

رات کی جب اسے ڈھانک لے، اور آسمان کی جس نے اسے بنایا، اور زمین کی اور جس نے اسے بچھایا، اور جان

وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰـھَا ﴿۶﴾ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰھَا ﴿۷﴾ فَاَلْھَمَھَا فُجُوْرَھَا

کی اور جس نے اسے درست کیا، پھر اسکی بدکاری اور پرہیزگاری کو اسے سمجھا دیا (قسم ہے) جس نے اس (جان) کو

وَتَقْوٰھَا ﴿۸﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰـھَا ﴿۹﴾ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰـھَا ﴿۱۰﴾

(گناہ سے) پاک رکھا وہ تو کامیاب ہوا اور جس نے اسے (گناہ کرکے) دبا دیا وہ نامراد رہا قوم ثمود نے اپنی سرکشی سے

کَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰھَآ ﴿۱۱﴾ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰـھَا ﴿۱۲﴾ فَقَالَ لَھُمْ

(صالح پیغمبر) کو جھٹلایا جب ان میں کا ایک بڑا بدبخت اٹھ کھڑا ہوا تو خدا کے رسول (صالح) نے ان سے کہا

رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ﴿۱۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۙ فَدَمْدَمَ

کہ خدا کی اونٹنی اور اسکے پانی پینے سے تعرض نہ کرنا مگران لوگوں نے پیغمبر کو جھٹلایا اور اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں تو خدا

عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ﴿۱۴﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾

نے ان کے گناہ کے سبب سے ان پر عذاب نازل کیا پھر (ہلاک کر کے) برابر کر دیا اور اسکو ان کے بدلے کا کوئی خوف تو ہے نہیں

سورۃ الشمس اور ایک عمل خلاصۃ الاذکار میں ہے بعض کتب میں منقول ہے کہ میں نے محمد بن جریر طبری کی کتاب آداب الحمیدہ میں دیکھا ہے کہ حارث بن روح اپنے والد سے ناقل ہیں کہ میرے والد نے اپنی اولاد سے فرمایا کہ جب کوئی معاملہ تمہیں غمزدہ کرے تو تم میں سے ہر شخص اس طرح رات بسر کرے کہ پاکیزہ ہو کر پاک صاف بستر میں اپنی بیوی سے الگ ہو کر سوئے اور سوتے وقت سات مرتبہ سورۂ شمس اور سات مرتبہ سورۂ لیل پڑھے اور پھر کہے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ هٰذَا فَرَجًا وَّ مَخْرَجًا

ترجمہ: اے معبود: تو میرے لیے اس معاملے کے سلجھنے اور اس سے نکلنے کا راستہ بنا دے

چنانچہ جب کہ کوئی شخص یہ عمل کرے گا تو اسی شب ایک فرد خواب میں اس کے پاس آئے گا یا تیسری یا پانچویں رات اور میرا خیال ہے کہ ساتویں رات میں آنے کا بھی کہا ہے پس وہ شخص اسے اس مشکل سے نکلنے کا طریقہ بتائے گا۔

مؤلف کہتے ہیں بعض بزرگوں نے سورۂ والضحیٰ اور سورۂ الم نشرح کے پڑھنے کا بھی ذکر کیا ہے۔ جواہر المنثورہ میں ہے کہ جو شخص اپنا مدعا خواب میں دیکھنا چاہے تو وہ سوتے وقت سات سات مرتبہ یہ سورتیں پڑھے، سورۂ شمس، واللیل، والتین، اخلاص، فلق، والناس۔ پھر حالت وضو میں پاک لباس مین پاک جگہ پر قبلہ رُخ ہو کر دائیں پہلو پر لیٹے۔ جیسے میت کو قبر میں لٹایا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اپنے مقصد کے حصول کی نیت کر کے سو جائے۔ اگر پہلی رات کوئی صورت نظر نہ آئے تو اس کے بعد کی راتوں میں ضرور نظر آ جائے گی اور سات

راتوں سے زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ نیز کہا جاتا ہے کہ یہ عمل مجرب ہے۔

﴿باقیات الصالحات، ص۔۱۴۸۰۔۱۴۸۱﴾

☆☆☆☆☆

فضائل سورۂ زلزال

(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جس نے چار مرتبہ سورۂ زلزال پڑھی تو وہ مثل اس شخص کے ہے جس نے ختم قرآن کیا ہے۔ ﴿مفاتیح الجنان، ص۔۴۰﴾

(۲) امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورہ کو نوافل میں پڑھے تو وہ شخص کبھی زلزلے کی موت نہ مرے گا نہ اس پر بجلی گرے گی، اور نہ آفات دنیاویہ میں سے کسی آفت میں مبتلا ہوگا اور جب مرے گا تو خدا کا حکم ہوگا کہ اے میرے بندے جنت تیرے لئے مباح ہے جہاں چاہو رہو تجھے روکنے والا کوئی نہیں ہے۔

﴿تفسیر انوار النجف فی اسرار المصحف، جلد۱۴، ص۔۲۵۰﴾

(۳) امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ جب اس سورہ کی تلاوت کرنے والا مرتا ہے تو ایک فرشتہ خدا کی جانب سے ملک الموت کو حکم دیتا ہے کہ اللہ کے ولی کے ساتھ نرمی کرنا کیونکہ یہ مجھے بہت یاد کرتا تھا اور اس سورہ کی تلاوت کرتا تھا اور خود یہ سورہ بھی ملک الموت سے سفارش کرے گی تو ملک الموت جواب دے گا کہ مجھے خود خدا نے حکم دیا ہے کہ میں اس مرنے والے کا حکم مانوں اگر وہ اجازت دے گا تو اس کی روح کو قبض کروں گا چنانچہ جب مرنے والے کے سامنے جنت سے پردہ اٹھایا جاتا ہے تو وہ خود موت کی خواہش کرتا ہے اور نہایت آسانی سے اس کی روح کھینچ لی جاتی ہے اور پھر ستر ہزار فرشتے اس کو جنت تک لے جانے میں ایک دوسرے سے سبقت کرتے ہیں۔ ﴿ایضاً، جلد۱۴، ص۔۲۵۰﴾

سورۃ الزلزال

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ﴿۱﴾ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ﴿۲﴾

جب زمین بڑے زوروں کے ساتھ زلزلہ میں آجائے گی اور زمین اپنے اندر کے بوجھے (معدنیات مردے وغیرہ)

وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ﴿۳﴾ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ﴿۴﴾

نکال ڈالے گی اور ایک انسان کہے گا کہ اس کو کیا ہو گیا ہے اس روز وہ اپنے سب حالات بیان کر دے گی۔

بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ؕ﴿۵﴾ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ۵ لِّيُرَوْا

کیونکہ تمہارے پروردگار نے اس کو حکم دیا ہو گا اس دن لوگ گروہ گروہ (اپنی اپنی قبروں سے)

اَعْمَالَهُمْ ؕ﴿۶﴾ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ؕ﴿۷﴾ وَمَنْ

نکلیں گے تاکہ اپنے اعمال کو دیکھیں تو جس شخص نے ذرہ برابر نیکی کی وہ اسے دیکھ لے گا

يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۧ﴿۸﴾

اور جس شخص نے ذرہ برابر بدی کی ہے تو اسے دیکھ لے گا۔

☆☆☆☆☆

فضائل سورۂ توحید

(۱) سورۂ توحید کا پڑھنا تہائی قرآن کے مساوی ہے۔

﴿مفاتیح الجنان، ص-۴۲﴾

(۲) جب سعد بن معاذؓ کے جنازہ پر جبرائیلؑ سمیت ستر ہزار فرشتے شامل نماز ہوئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے وجہ شمولیت دریافت کی تو جبرائیلؑ نے

کہا یہ شخص اٹھتے بیٹھتے، آتے جاتے، چلتے پھرتے سورۂ قل کی تلاوت کیا کرتا تھا۔

﴿تفسیر انوار النجف فی اسرار المصحف، جلد۱۴، ص۔۲۸۱﴾

(۳) حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا جس نے صبح کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ سورۂ توحید کو پڑھا گویا اس نے شیطان کی ناک رگڑ دی۔ ﴿ایضاً، ص۔۲۸۱﴾

(۴) سلطان جابر کے سامنے کھڑے ہو کر اس کو دیکھتے ہوئے تین دفعہ سورۂ توحید پڑھے اور اپنے بائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کرے پس صحیح و سالم و بعافیت واپس آئے گا۔

﴿ایضاً، ص۔۲۸۱﴾

(۵) ایک اور حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ گھر میں داخل ہوتے وقت اس سورہ کا پڑھنا رزق کو بڑھاتا ہے اور فقر و فاقہ کو دور کرتا ہے۔

﴿تفسیر نمونہ (اردو ترجمہ) جلد۲۷، ص۔۳۶۹﴾

سورۃ الاخلاص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ﴿۳﴾

(اے رسول) تم کہہ دو کہ خدا ایک ہے، خدا برحق بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا،

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

نہ اس کو کسی نے جنا اور اس کا کوئی ہمسر نہیں

سورۃ الاخلاص اور ایک عمل شیخ کفعمیؒ مصباح میں اور محدث فیضؒ خلاصۃ الاذکار میں فرماتے ہیں میں نے بعض کتب امامیہ میں دیکھا ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ خواب میں کسی پیغمبر یا امام کی زیارت

کرے یا اپنے کسی (مرحوم) رشتہ دار یا اپنے (مرحوم) والدین کو خواب میں دیکھے تو باوضو ہو کر اپنے بستر پر دائیں پہلو پر لیٹے اور سورہ ہائے شمس، لیل، قدر، کافرون، اخلاص، فلق اور والناس کی تلاوت کرنے کے بعد سومرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور سومرتبہ محمدؐ وآلِ محمدؐ پر درود بھیجے اور پھر سوجائے تو جس کا بھی ارادہ کیا ہوگا انشاء اللہ اسے خواب میں دیکھے گا اور اس سے جو بات کرنا چاہے وہ بھی کر پائے گا۔ ایک اور نسخے میں دیکھا گیا ہے کہ یہ عمل سات راتوں تک بجالائے اور مذکورہ سورتیں پڑھنے سے قبل درج ذیل دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یُوْصَفُ وَالْاِیْمَانُ یُعْرَفُ مِنْهُ مِنْکَ

اے معبود تو وہ زندہ ہے جس کا وصف بیان نہیں ہوسکتا وہی جس سے ایمان کی معرفت ہوئی تجھی سے چیزوں

بَدَتِ الْاَشْیَآءُ وَاِلَیْکَ تَعُوْدُ فَمَآ اَقْبَلَ مِنْھَا کُنْتَ مَلْجَاَهٗ

کا آغاز ہوا اور وہ تیری طرف پلٹ جائیں گی پس جو تیری طرف آئے گا تو اس کو پناہ ونجات دے

وَمَنْجَاهُ وَمَآ اَدْبَرَ مِنْھَا لَمْ یَکُنْ لَّهٗ مَلْجَأٌ وَّلَا مَنْجًا مِّنْکَ اِلَّا

گا اور جو منہ پھیرے گا اس کے لیے نہ تجھ سے پناہ ہے نہ نجات مگر تیری طرف سے۔ پس میں تجھ سے سوال

اِلَیْکَ فَاَسْئَلُکَ بِلَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَاَسْئَلُکَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

کرتا ہوں برحق معبود ہونے کے واسطے سے سوال کرتا ہوں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے واسطے سے اور

الرَّحِیْمِ وَ بِحَقِّ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ

تیرے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حق کے واسطے سے جو نبیوں کے سردار ہیں

سَیِّدِ النَّبِیِّیْنَ وَبِحَقِّ عَلِیٍّ خَیْرِ الْوَصِیِّیْنَ وَبِحَقِّ فَاطِمَةَ سَیِّدَةِ

اور اوصیا میں بہتر حضرت علیؑ کے حق کے واسطے سے تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار حضرت

نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ وَبِحَقِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ الَّذَیْنِ جَعَلْتَھُمَا

فاطمہؑ کے حق اور حسنؑ و حسینؑ کے حق کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ دونوں کو

سَیِّدَیْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ السَّلَامُ اَنْ تُصَلِّیَ

تو نے جوانان جنت کے سردار قرار دیا ہے ان سب پر درود وسلام ہو یہ کہ تو رحمت نازل

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تُرِیَنِیْ مَیِّتِیْ فِی الْحَالِ

فرما محمدؐ و آل محمدؐ پر اور یہ کہ مجھے دکھا دے میرا فلاں مردہ

الَّتِیْ هُوَ فِیْهَا

اس حال میں کہ جس میں وہ ہے

﴿باقیات الصالحات، ص-۱۴۷۹﴾

☆☆☆☆☆

فضائل سورۂ فلق وسورۂ ناس

(۱) سورۂ فلق اور ناس کو معوذتین بھی کہا جاتا ہے کیونکہ ان دونوں کو نظرِ بد کے تعویذ کے طور پر لکھا اور باندھا جاتا ہے۔ ﴿تفسیر انوار النجف فی اسرار المصحف، جلد ۱۴، ص-۲۸۶﴾

(۲) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جس نے نماز وتر میں معوذتین اور قل کو پڑھا اس کو کہا جاتا ہے کہ اے عبد خدا تجھے خوش خبری ہو کہ تیری نماز مقبول ہے۔ ﴿ایضاً، ص-۲۸۴﴾

(۳) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص اپنے گھر میں ہر رات سورۂ ناس کی تلاوت کرے گا وہ قوم جن اور وسواس سے نجات پائے گا اور جو شخص اس سورہ کو لکھ کر چھوٹے بچے کے گلے میں لٹکائے تو وہ بچہ جنّات کی اذیّت سے محفوظ ہوگا۔

﴿ایضاً، جلد ۱۴، ص-۲۸۶﴾

(۴) جو شخص سورۂ فلق اور ناس کو پڑھ کر گھر سے نکلے تو وہ نظرِ بد سے محفوظ رہے گا۔ جو شخص سوتے میں ڈرتا ہو وہ آیت الکرسی کے ساتھ ان دونوں سورتوں کو پڑھے۔

﴿مفاتیح الجنان، ص-۴۲﴾

سورۃ الفلق

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَمِنۡ شَرِّ

(اے رسول) تم کہہ دو کہ میں صبح کے مالک کی ہر چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی پناہ مانگتا ہوں اور

غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ۙ﴿۴﴾

اندھیری رات کی برائی سے جب اس کا اندھیرا چھا جائے اور گنڈوں پر پھونکنے والیوں کی برائی سے

وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

(جب پھونکے) اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب حسد کرے

☆☆☆☆☆

سورۃ الناس

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾

(اے رسول) تم کہو میں لوگوں کے پروردگار، لوگوں کے بادشاہ، لوگوں کے معبود کی (شیطانی)

مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۙ۵ الۡخَنَّاسِ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ

وسوسہ کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جو (خدا کے نام سے) پیچھے ہٹ جاتا ہے جو لوگوں کے دلوں میں

النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾

وسوسہ ڈالا کرتا ہے، جنات میں سے ہو خواہ آدمیوں میں سے

☆☆☆☆☆

فضائل آیت الکرسی

(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص ہر فریضہ نماز کے بعد آیت الکرسی کی تلاوت کرے تو سوائے موت کے کوئی چیز اسے بہشت میں جانے سے نہیں روک سکے گی۔ ﴿باقیات الصالحات، ص۔۱۱۹۳﴾

(۲) ایک اور حدیث میں ہے کہ جو شخص ہر فریضہ نماز کے بعد آیت الکرسی کی تلاوت کرے تو اس کی نماز قبول ہوگی وہ خدا کی پناہ میں رہے گا اور خدا اسے گناہوں اور بلاؤں سے محفوظ رکھے گا۔ ﴿ایضاً، ص۔۱۱۹۳﴾

(۳) حضرت امام محمد باقرؑ سے مروی ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھے تو خداوند عالم اس سے دنیا و آخرت کی ایک ایک ہزار سختیاں دور فرماتا ہے کہ کم از کم سختی دنیا کی فقر اور کم از کم سختی آخرت کی عذاب قبر ہے۔ ﴿تفسیر انوار النجف فی اسرار المصحف، جلد ۳، ص۔۱۵۲﴾

(۴) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ہر شے کی ایک چوٹی ہوتی ہے اور قرآن مجید کی چوٹی آیت الکرسی ہے۔ ﴿ایضاً، ص۔۱۵۲﴾

(۵) ہر نماز فریضہ کے بعد پڑھنا رزق کی زیادتی کا موجب ہے۔ ﴿ایضاً، ص۔۱۵۲﴾

(۶) سوتے وقت ہر روز آیت الکرسی کا پڑھنا فالج سے حفاظت کا باعث ہے۔

﴿ایضاً، ص۔۱۵۳﴾

(۷) سفر میں حفاظت کیلئے اس کا پانچ مرتبہ پڑھنا مجرب ہے۔

﴿زاد العباد لیوم المعاد، ص۔۴۷﴾

آیت الکرسی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَللّٰهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّاهُوَ ج اَلْحَیُّ الْقَيُّوْمُ ۵ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ

خدا ہی وہ (ذات پاک) ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہ) زندہ ہے (اور) سارے جہان کا سنبھالنے

وَّلَانَوْمٌ ط لَهٗ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَافِی الْاَرْضِ ط

والا ہے، اس کو نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند' جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ)

مَنْ ذَاالَّذِیْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط يَعْلَمُ مَابَيْنَ

اسی کا ہے کون ایسا ہے جو بدون اس کی اجازت کے اس کے پاس (کسی کی) سفارش کرے، جو کچھ ان کے

اَيْدِيْهِمْ وَمَاخَلْفَهُمْ ج وَلَايُحِيْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ

سامنے (موجود) ہے (وہ) اور جو کچھ ان کے پیچھے ہو چکا ہے (خدا سب کو) جانتا ہے اور وہ لوگ اس کے علم

اِلَّابِمَاشَآءَ ج وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج

میں سے کسی چیز پر بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر وہ (جسے) جتنا چاہے (سکھا دے) اس کی کرسی سب آسمانوں

وَلَايَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِيْمُ ○ لَآاِكْرَاهَ

اور زمینوں کو گھیرے ہوئے ہے' اور ان دونوں (آسمانوں وزمین) کی نگہداشت اس پر (کچھ بھی) گراں

فِی الدِّيْنِ قف قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ج فَمَنْ يَّكْفُرْ

نہیں اور وہ بڑا عالیشان بزرگ (مرتبہ) ہے دین میں کسی طرح کی زبردستی نہیں کیونکہ ہدایت گمراہی سے

بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ

(الگ) ظاہر ہو چکی تو جس شخص نے جھوٹے خداؤں (بتوں) سے انکار کیا اور خدا ہی پر ایمان لایا تو اس

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○

نے وہ مضبوط رسی پکڑ لی جو ٹوٹ ہی نہیں سکتی اور خدا (سب کچھ) سنتا (اور) جانتا ہے' خدا ان

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ

لوگوں کا سرپرست ہے جو ایمان لاچکے کہ انھیں (گمراہی کی) تاریکیوں سے نکال کر (ہدایت کی)

اِلَى النُّوْرِ ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ

روشنی میں لاتا ہے اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے سرپرست شیطان ہیں کہ اُن

يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۗ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

کو (ایمان کی) روشنی سے نکال کر (کفر کی) تاریکیوں میں ڈال دیتے ہیں یہی لوگ تو

النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

جہنمی ہیں (اور) یہی اس میں ہمیشہ رہیں گے

☆☆☆☆☆

دوسرا باب

منتخب قرآنی دعائیں

اس باب میں منتخب قرآنی دعائیں شامل کی گئی ہیں۔ یہ دعائیں انبیاء علیہم السلام کی زبان مبارک سے وارد ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بارگاہ الٰہی میں دست دعا دراز کرنا سنت انبیاء علیہم السلام ہے۔ ان دعاؤں میں پہلے قرآنی الفاظ کو نقل کیا ہے۔ اس کے نیچے حافظ سید فرمان علی اعلی اللہ مقامہ' کا اردو ترجمہ دیا ہے اور اس کے بعد "تفسیر نمونہ" (اردو ترجمہ) سے ان دعاؤں سے متعلق تفسیری اقتباسات درج کئے گئے ہیں۔ ان سے زیر حوالہ دعاؤں کا پس منظر اور اہمیت کا علم ہوتا ہے۔ یوں ہمیں ترغیب ملتی ہے کہ ہم بھی ان قرآنی الفاظ کو استعمال کر کے اپنی حاجات کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تا کہ ان مقدس الفاظ کی ادائیگی سے اپنے مقصود کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

اس سلسلے میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے ایک روایت نقل کی جاتی ہے:۔

"حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے فرمایا' اپنے لئے انبیاء کے ہتھیار کو لازم کر لو۔ (انہوں نے) پوچھا وہ کیا ہے؟ فرمایا: دعا۔ اور فرمایا: دعا سنان (نیزہ) سے زیادہ تیز ہے۔ اور فرمایا دعا لوہے کی بھال سے زیادہ تیز ہے"۔

(الشافی، ترجمہ اصول کافی' جلد دوئم' ص۔ ۴۶۸)

حضرت آدمؑ اور اماں حوّاؑ کی دعا

مصائب سے نجات کے لیے

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا سکتہ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا

اے ہمارے پالنے والے ہم نے اپنا آپ نقصان کیا اور اگر تو ہمیں معاف نہ فرمائے گا اور ہم پر رحم

لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

نہ کرے گا تو ہم بالکل گھاٹے ہی گھاٹے میں رہیں گے۔ (الاعراف ۷: ۲۳)

آخرکار جب آدمؑ وحواؑ نے شیطان کی چال کو خوب اچھی طرح سمجھ لیا اور مخالفت کرنے کا نتیجہ ان کے سامنے آ گیا تو انہیں اپنے گذشتہ نقصان کی تلافی کی فکر لاحق ہوئی۔ چنانچہ انہوں نے پہلا قدم یہ اٹھایا کہ اپنے اوپر جو ظلم وستم کیا تھا اس کا خدا کی بارگاہ میں اعتراف کیا اور کہا: اے پروردگار! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم وستم کیا۔۔۔

خدا کی طرف پلٹنے کے سلسلہ میں اور اصلاح مفاسد کے لیے سب سے پہلا قدم یہ ہے کہ آدمی غرور اور ہٹ دھرمی کی سواری سے نیچے اتر آئے اور اپنی غلطی کا اعتراف کرلے۔ ایک ایسا اعتراف جو اس کی اصلاح کرنے والا ہو اور اُسے ترقی کی راہ پر گامزن ہونے میں مدد دے۔ ﴿تفسیر نمونہ (اردو ترجمہ) جلد ۶، ص۔ ۱۱۸﴾

حضرت نوح علیہ السلام کی دعا

دشمنوں سے انتقام کے لیے

فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ○ (القمر ۵۴: ۱۰)

انہوں نے اپنے پرودگار سے دعا کی کہ (بارالہٰا) میں (ان کے مقابلہ میں) کمزور ہوں تو اَب تو ہی (اُن سے) بدلہ لے

جس وقت نوحؑ ان (قوم) کی ہدایت سے کلی طور پر مایوس ہو گئے، تو انہوں نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی: پروردگار! یہ باغی اور مجرم گروہ مجھ پر غالب آ گیا ہے۔ پروردگار! میرا ان سے انتقام لے۔۔۔انہوں نے دلیل، حجت اور برہان کے ذریعہ مجھ پر غلبہ حاصل نہیں کیا بلکہ ظلم، تکذیب، انکار اور مختلف قسم کے دباؤ کے ذریعہ مجھ پر غلبہ حاصل کیا ہے۔ تو اب یہ قوم باقی رہنے کے قابل نہیں ہے۔ لہٰذا ان سے میرا انتقام لے اور مجھے ان کے مقابلے میں کامیاب فرما۔ جی ہاں! یہ عظیم پیغمبرؑ جب ان کے ہدایت پانے کی امید رکھتا تھا اس وقت تک خدا سے دعا کرتا رہا کہ انہیں بخش دے، لیکن جب بالکل مایوس ہو گیا تو پھر اس نے ان پر نفرین کی اور ان کے حق میں بددعا کی۔ ﴿تفسیر نمونہ (اردو ترجمہ) جلد ۲۳، ص۔۴۶﴾

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا

نیک اولاد کے لیے

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ○

"پروردگارا مجھے ایک نیکوکار (فرزند) عنایت فرما" (الصّٰفّٰت ۳۷:۱۰۰)

(حضرت ابراہیم علیہ السلام) یہاں تقاضا کرتے ہیں کہ مجھے اولاد صالح عطا فرما۔ کیوں کہ صالح ایک جامع صفت ہے جس میں ایک کامل انسان کی تمام خوبیاں جمع ہوتی ہیں۔ خدا نے بھی اس دعا کو قبول کر لیا اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ جیسے صالح بیٹے انھیں مرحمت فرمائے۔ ﴿تفسیر نمونہ (اردو ترجمہ) جلد ۱۹، ص۔۱۰۶﴾

حضرت شعیب علیہ السلام کی دعا

مقدمہ میں کامیابی کے لیے

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ

اے ہمارے پروردگار تو ہی ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان ٹھیک فیصلہ کر دے

خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ ٥

اور تو تو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ (الاعراف ۷:۸۹)

آخر کار اپنا حسن نیت ظاہر کرنے کے لیے اور اس لیے کہ ان (حضرت شعیبؑ) کی حقیقت پسندی اور صلح جوئی کا رخ بھی اچھی طرح سے نمایاں ہو جائے تا کہ دشمن ان کے خلاف یہ الزام نہ لگائیں کہ وہ ہنگامہ پسند اور خوامخواہ انقلاب پرور انسان ہیں، انہوں نے کہا: اے میرے پروردگار! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان تو ہی حق کے ساتھ فیصلہ کر۔ اور ہماری مشکلات کو دور کر اور در رحمت ہم پر کھول دے کہ تو بہترین کھولنے والا ہے (بہترین فیصلہ کرنے والا ہے)۔

﴿تفسیر نمونہ (اُردو ترجمہ) جلد ۶، ص ۲۲۳﴾

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا

ظالموں سے نجات پانے کے لیے

قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ٥

(بارگاہ خدا میں) عرض کی پروردگار! مجھے ظالم لوگوں (کے ہاتھ) سے نجات دے (القصص ۲۸:۲۱)

حضرت موسیٰؑ نے اس خبر (اپنے قتل کے منصوبے کی خبر) کو قطعی درست سمجھا اور

اس ایماندار آدمی کی خیر خواہی کو بہ نگاہ قدر دیکھا اور اس کی نصیحت کے مطابق شہر سے نکل گئے۔ اس وقت آپ خوف زدہ تھے اور ہر گھڑی انہیں کسی حادثے کا کھٹکا تھا۔۔۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نہایت خضوع قلب کے ساتھ متوجہ الی اللہ (اللہ کی طرف متوجہ) ہو کر اس بلا کو ٹالنے کے لیے اس کے لطف و کرم کی درخواست کی: اے میرے پروردگار! تو مجھے اس ظالم قوم سے رہائی بخش۔ ﴿تفسیر نمونہ (اردو ترجمہ) جلد۱۶، ص۔۶۷﴾

حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا

طلبِ مغفرت و منصب کے لیے

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَ هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ج

کہا پروردگارا مجھے بخش دے اور مجھے وہ ملک عطا فرما جو میرے بعد کسی کے واسطے شایاں نہ ہو اس میں

اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ O

تو شک ہی نہیں کہ تو بڑا بخشنے والا ہے (صٓ۔۳۸:۳۵)

حضرت سلیمان علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے اس قسم کی حکومت چاہتے تھے جس میں خاص معجزات ہوں اور وہ ان کی حکومت کو باقی حکومتوں سے ممتاز کریں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہر نبی کا ایک خاص معجزہ تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے عصا اور ید بیضاء کا معجزہ تھا حضرت ابراھیم علیہ السلام کے لیے آگ سرد ہو گئی تھی۔ حضرت صالح علیہ السلام کے لیے ایک خاص قسم کی اونٹنی کا معجزہ تھا اور پیغمبرِ اسلام کا معجزہ قرآن مجید ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی ایک حکومت تھی جو الٰہی معجزہ سے بہرہ ور تھی۔ مثلاً ہواؤں پر حکومت، شیطانوں پر حکومت اور اسی طرح بہت سی دیگر خصوصیات۔ ﴿تفسیر نمونہ (اردو ترجمہ) جلد۱۹، ص۔۲۳۷﴾

حضرت یونس علیہ السلام کی دعا

قید سے نجات کے لیے

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ (الانبیاء ۲۱:۸۷)

(پروردگارا) تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو (ہر عیب سے) پاک و پاکیزہ ہے۔ بے شک میں قصور وار ہوں

اس سے اگلی آیت میں ارشاد ہے کہ "ہم نے اس کی دعا کو قبول کرلیا اور اسے رنج سے نجات بخشی اور ہم مومنین کو اسی طرح سے نجات عطا کرتے ہیں"۔۔۔

۔۔۔ مومنین میں سے جو بھی بارگاہِ خداوندی میں اپنی کوتاہی اور تقصیر پر توبہ کرے گا اور اس کی ذات پاک سے مدد اور رحمت طلب کرے گا تو ہم (اللہ تعالیٰ) اس کی دعا قبول کر کے اس کے غم واندوہ برطرف کردیں گے۔ ﴿تفسیر نمونہ (اردو ترجمہ)' جلد ۱۳' ص ۳۵۷-۳۵۸﴾

حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا

طلب اولاد کے لیے

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ۝ (الانبیاء ۲۱:۸۹)

اے میرے پالنے والے مجھے تنہا (بے اولاد) نہ چھوڑ اور تو تو سب وارثوں سے بہتر ہے

ایسے وقت میں آپ (حضرت زکریا ؑ) نے خلوصِ دل کے ساتھ بارگاہِ خداوندی کی طرف رجوع کیا اور ایک صالح بیٹے کے لیے دعا کی۔ آپ نے انتہائی ادب کے ساتھ خدا کو پکارا۔ آپ نے لفظ "رب" سے دعا شروع کی۔ وہی رب کہ جس کا لطف و کرم زندگی کے اولین لمحے سے انسان کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس کے بعد "لا تذرنی" کی تعبیر آئی ہے۔ یہ لفظ "وذر" (بروزن "مرز") کے مادہ سے، کسی چیز کو معمولی اور کم سمجھ کر بے

اعتنائی کی وجہ سے چھوڑنے اور ترک کرنے کے معنی میں آتا ہے۔ اس لفظ سے حضرت زکریاؑ نے اس حقیقت کا اظہار کیا کہ اگر میں تنہا رہ گیا تو فراموش ہو جاؤں گا، نہ صرف میں بلکہ میرے پروگرام بھی بھلا دیئے جائیں گے اور آخر میں "وانت خیر الوٰرثین" کے جملہ سے اس حقیقت کو بیان کیا کہ میں جانتا ہوں کہ یہ دنیا دار بقا نہیں ہے اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تو بہترین وارث ہے لیکن عالم اسباب کے لحاظ سے کسی سبب کی تلاش میں ہوں کہ جو میرے ہدف اور مقصد کی طرف رہنمائی کرے۔

خدا نے حقیقتِ عشق سے سرشار اور پرخلوص یہ دعا قبول کرلی اور ان کی خواہش پوری کردی۔ جیسا کہ فرمایا گیا ہے: ہم نے اس کی دعا قبول کرلی اور اسے یَحْییٰؑ سا بیٹا عطا فرمایا۔ ﴿تفسیر نمونہ (اردو ترجمہ)' جلد ۱۳' ص ۳۶۱-۳۶۲﴾

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا

رزق حلال کے لیے

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا

خداوندا! اے ہمارے پالنے والے ہم پر آسمان سے ایک خوان (نعمت) نازل فرما (کہ) وہ دن ہم

عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَةً مِّنْكَ ج

لوگوں کے لیے ہمارے اگلوں کیلئے اور ہمارے پچھلوں کے لئے عید کا قرار پائے (اور ہمارے حق میں)

وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ٥ (المائدة ۵:۱۱۴)

تیری طرف سے ایک بڑی نشانی ہو اور تو ہمیں روزی دے اور تو سب روزی دینے والوں سے بہتر ہے

جب حضرت عیسیٰؑ ان (حضرت مسیحؑ کے اصحاب خاص) کے اس مطالبہ میں ان کی حسن نیت سے آگاہ ہوئے تو ان کی درخواست کو بارگاہِ خداوندی میں اس طرح سے بیان

فرمایا کہ خداوندا ہمارے لیے آسمان سے مائدہ بھیج جو ہمارے اول و آخر کے لیے عید ہو اور تیری طرف سے ایک نشانی شمار ہو اور ہمیں رزق عطا فرما کہ تو ہی بہترین روزی رساں ہے۔۔۔اس میں یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے ان کی درخواست کو بہت ہی عمدہ طریقے سے بارگاہ خداوندی میں پیش کیا، جس میں حق طلبی کی روح کا اظہار بھی پایا جاتا ہے اور اجتماعی وعمومی مصالح کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے۔ ﴿تفسیر نمونہ (اردو ترجمہ)، جلد ۵، ص۔۱۱۶﴾

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا

علم میں اضافے کے لیے

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْماً ۝

"اے میرے پالنے والے میرے علم کو اور زیادہ فرما" (سورۃ طٰہٰ ۲۰: ۱۱۴)

۔۔۔جہاں رسولؐ خدا اس علم سے سرشار اور آگہی سے معمور روح کے باوجود اس بات پر مامور ہوں کہ آخری عمر تک خدا سے علم میں اضافے کی دعا کرتے رہیں تو دوسروں کی ذمہ داری کامل طور پر واضح اور روشن ہو جاتی ہے۔در حقیقت اسلام کی نظر میں علم کی کوئی حد یا سرحد نہیں ہوتی۔ بہت سے امور میں زیادتی اور اضافہ کا مطالبہ مذموم ہے لیکن علم میں ممدوح ہے۔افراط بری چیز ہے لیکن علم میں افراط کا کوئی معنیٰ نہیں ہے۔۔۔

ایک اور حدیث میں پیغمبرؐ اکرم سے یہ منقول ہے:

ترجمہ:۔ لوگوں میں سے سب سے زیادہ صاحب علم وہ ہے کہ جو لوگوں کے علم کا اپنے علم میں اضافہ کرے۔تمام لوگوں میں سے زیادہ گراں قدر وہ شخص ہے جس کا علم زیادہ ہو اور سب سے کم قدر و قیمت والا وہ شخص ہے کہ جس کا علم سب سے کم اور تھوڑا ہو۔

﴿تفسیر نمونہ (اردو ترجمہ)، جلد ۱۳، ص۔۲۳۸۔۲۳۹﴾

تیسرا باب

خطبہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام

(دنیا کی بے ثباتی اور زادِ آخرت کی اہمیت کا تذکرہ)

فَاِنَّ الدُّنْیَا قَدْ اَدْبَرَتْ وَاٰذَنَتْ بِوَدَاعٍ . وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ قَدْ

دنیا نے پیٹھ پھرا کر اپنے رخصت ہونے کا اعلان اور منزل عقبیٰ نے سامنے آ کر اپنی آمد سے آگاہ کر دیا

اَشْرَفَتْ بِاطِّلَاعٍ اَلاَ وَاِنَّ الْیَوْمَ الْمِضْمَارُ وَغَدًا السِّبَاقُ

ہے۔ آج کا دن تیاری کا ہے' اور کل دوڑ کا ہوگا جس طرف آگے بڑھنا ہے' وہ تو جنت ہے اور جہاں

وَالسَّبَقَةُ الْجَنَّةُ وَالْغَایَةُ النَّارُ اَفَلَا تَائِبٌ مِنْ

کچھ اشخاص (اپنے اعمال کی بدولت بلا اختیار) پہنچ جائیں گے، وہ دوزخ ہے کیا موت سے پہلے

خَطِیْئَتِہٖ قَبْلَ مَنِیَّتِہٖ ؟ اَلَا عَامِلٌ لِنَفْسِہٖ قَبْلَ یَوْمِ

اپنے گناہوں سے توبہ کرنے والا کوئی نہیں اور کیا اس روزِ مصیبت کے آنے سے پہلے

بُؤْسِہٖ ؟ اَلَا وَاِنَّکُمْ فِیْ اَیَّامِ اَمَلٍ مِنْ وَّرَآئِہٖ

عمل (خیر) کرنے والا ایک بھی نہیں، تم اُمیدوں کے دور میں ہو جس کے پیچھے موت کا ہنگام ہے

اَجَلٌ فَمَنْ عَمِلَ فِیْ اَیَّامِ اَمَلِہٖ قَبْلَ حُضُوْرِ اَجَلِہٖ

تو جو شخص موت سے پہلے اِن اُمیدوں کے دنوں میں عمل کر لیتا ہے۔ تو یہ عمل اُس کے لئے

فَقَدْ نَفَعَہٗ عَمَلُہٗ وَلَمْ یَضْرُرْہُ اَجَلُہٗ ' وَمَنْ قَصَّرَ

سُود مند ثابت ہوتا ہے اور موت اُس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی اور جو شخص موت سے قبل زمانہ اُمید و آرزو میں

فِیْ اَیَّامِ اَمَلِہٖ قَبْلَ حُضُوْرِ اَجَلِہٖ فَقَدْ خَسِرَ عَمَلَہٗ. وَضَرَّہٗ

کوتاہیاں کرتا ہے، تو وہ عمل کے اعتبار سے نقصان رسیدہ رہتا ہے اور موت اس کے لئے پیغام ضرر لے کر

اَجَلُہٗ. اَلَا فَاعْمَلُوْا فِی الرَّغْبَۃِ کَمَا تَعْمَلُوْنَ فِی الرَّھْبَۃِ.

آتی ہے۔ لہٰذا جس طرح اس وقت جب ناگوار حالات کا اندیشہ ہو، نیک اعمال میں منہمک ہوتے ہو، ویسا ہی

اَلَا وَاِنِّیْ لَمْ اَرَکَالْجَنَّۃِ نَامَ طَالِبُھَا وَلَا کَالنَّارِ نَامَ

اس وقت بھی نیک اعمال کرو جب کہ مستقبل کے آثار مسرت افزا محسوس ہو رہے ہوں مجھے جنت ہی ایسی چیز نظر

ھَارِبُھَا اَلَا وَاِنَّہٗ مَنْ لَّا یَنْفَعُہُ الْحَقُّ یَضُرُّہُ الْبَاطِلُ وَمَنْ لَّا

آتی ہے جس کا طلب گار سویا پڑا ہو اور جہنم ہی ایسی شے دکھائی دیتی ہے جس سے دور بھاگنے والا خواب غفلت

یَسْتَقِیْمُ بِہِ الْھُدٰی یَجُرُّبِہِ الضَّلَالُ اِلَی الرَّدٰی. اَلَا وَاِنَّکُمْ

میں محو ہو جو حق سے فائدہ نہیں اٹھاتا، اسے باطل کا نقصان وضرر اٹھانا پڑے گا جس کو ہدایت ثابت

قَدْ اُمِرْتُمْ بِالظَّعْنِ. وَدُلِلْتُمْ عَلَی الزَّادِ وَاِنَّ اَخْوَفَ مَا

قدم نہ رکھے اسے گمراہی ہلاکت کی طرف کھینچ لے جائے گی تمہیں کوچ کا حکم مل چکا ہے اور زادِ راہ کا پتہ دیا

اَخَافُ عَلَیْکُمْ اِتِّبَاعُ الْھَوٰی وَطُوْلُ الْاَمَلِ تَزَوَّدُوْا

جا چکا ہے مجھے تمہارے متعلق سب سے زیادہ دو ہی چیزوں کا خطرہ ہے ایک خواہشوں کی پیروی اور

فِی الدُّنْیَا مِنَ الدُّنْیَا مَا تَحْرُزُوْنَ بِہٖ اَنْفُسَکُمْ غَدًا.

دوسرے اُمیدوں کا پھیلاؤ اس دنیا میں رہتے ہوئے اس سے اتنا زاد لے لو جس سے کل اپنے نفسوں کو بچا سکو۔

﴿نہج البلاغہ (اردو ترجمہ) ص۔۱۶۹۔۱۷۰﴾

☆☆☆☆☆

امام زین العابدینؑ کی دعاءِ شب سے اقتباس

(عذابِ دوزخ کی کیفیت اور اس سے پناہ کے سلسلہ میں)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ نَارٍ تَغَلَّظْتَ بِهَا عَلٰی

بارالہا! میں اس آگ سے پناہ مانگتا ہوں جس کے ذریعے تو نے اپنے نافرمانوں کی سخت گرفت کی ہے۔ اور

مَنْ عَصَاکَ وَتَوَعَّدْتَ بِهَا مَنْ صَدَفَ عَنْ رِضَاکَ

جس سے تو نے ان لوگوں کو جنہوں نے تیری رضا و خوشنودی سے رُخ موڑ لیا ڈرایا دھمکایا ہے اور اس

وَمِنْ نَارٍ نُوْرُهَا ظُلْمَةٌ وَهَيِّنُهَا اَلِيْمٌ وَ بَعِيْدُهَا

آتش جہنم سے پناہ مانگتا ہوں جس میں روشنی کی بجائے اندھیرا جس کا خفیف لپکا بھی انتہائی تکلیف دہ اور

قَرِيْبٌ وَمِنْ نَارٍ يَاْكُلُ بَعْضَهَا بَعْضٌ وَيَصُوْلُ بَعْضُهَا

جو کوسوں دور ہونے کے باوجود (گرمی و تپش کے لحاظ سے) قریب ہے اور اس آگ سے پناہ مانگتا ہوں

عَلٰی بَعْضٍ وَمِنْ نَارٍ تَذَرُ الْعِظَامَ رَمِيْمًا وَ تَسْقِيْ اَهْلَهَا

جو آپس میں ایک دوسرے کو کھا لیتی ہے اور ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتی ہے اور اس آگ سے پناہ مانگتا

حَمِيْمًا وَمِنْ نَارٍ لَا تُبْقِيْ عَلٰی مَنْ تَضَرَّعَ اِلَيْهَا

ہوں جو ہڈیوں کو خاکستر کر دے گی اور دوزخیوں کو کھولتا ہوا پانی پلائے گی اور اس آگ سے کہ جو اس کے

وَلَا تَرْحَمُ مَنِ اسْتَعْطَفَهَا وَ لَا تَقْدِرُ عَلَی التَّخْفِيْفِ

آگے گڑگڑائے گا اس پر ترس نہیں کھائے گی اور جو اس سے رحم کی التجا کرے گا اس پر رحم نہیں کرے گی اور

عَمَّنْ خَشَعَ لَهَا وَاسْتَسْلَمَ اِلَيْهَا تَلْقٰی سُكَّانَهَا

جو اس کے سامنے فروتنی کرے گا اور خود کو اس کے حوالے کردے گا اس پر کسی طرح کی تخفیف کا اسے

بِاَحَرِّ مَا لَدَيْهَا مِنْ اَلِيْمِ النَّكَالِ وَشَدِيْدِ الْوَبَالِ وَاَعُوْذُ بِكَ

اختیار نہیں ہوگا۔وہ دردناک عذاب اور شدید عقاب کی شعلہ سامانیوں کے ساتھ اپنے رہنے والوں کا

مِنْ عَقَارِبَ الْفَاغِرَةِ اَفْوَاهُهَا وَحَيَّاتِهَا الصَّالِقَةِ بِاَنْيَا

سامان کرے گی۔(بارالہا!)میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جہنم کے بچھوؤں سے جن کے منہ کھلے ہوئے

بِهَا وَشَرَابِهَا الَّذِيْ يُقَطِّعُ اَمْعَاءَ وَاَفْئِدَةَ سُكَّانِهَا

ہوں گے اوران سانپوں سے جو دانتوں کو پیس پیس کر پھنکار رہے ہوں گے اوراس کے کھولتے ہوئے پانی

وَيَنْزِعُ قُلُوْبَهُمْ وَاَسْتَهْدِيْكَ لِمَا بَاعَدَ مِنْهَا وَاَخَّرَ

سے جوانتڑیوں اوردلوں کوٹکڑے ٹکڑے کردے گااور(سینوں کو چیر کر)دلوں کونکال لے گا۔خدایا!میں تجھ سے

عَنْهَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَجِرْنِيْ مِنْهَا

توفیق مانگتا ہوں ان باتوں کی جو اس آگ سے دور کریں اوراس سے پیچھے ہٹا دیں۔خداوندا!محمدؐ اور ان

بِفَضْلِ رَحْمَتِكَ وَاَقِلْنِيْ عَثَرَاتِيْ بِحُسْنِ اِقَالَتِكَ

کی آلؑ پر رحمت نازل فرما اور مجھے اپنی رحمتِ فراواں کے ذریعہ اس آگ سے پناہ دے اور حسن درگزر

وَلَا تَخْذُلْنِيْ يَا خَيْرَ الْمُجِيْرِيْنَ اِنَّكَ تَقِي الْكَرِيْهَةَ

سے کام لیتے ہوئے میری لغزشوں کو معاف کردے اور مجھے محروم وناکام نہ کر۔اے پناہ دینے والوں میں

وَتُعْطِي الْحَسَنَةَ وَتَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ

سب سے بہتر پناہ دینے والے خدایا: تو سختی و مصیبت سے بچاتااور اچھی نعمتیں عطا کرتا

وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اور جو چاہے وہ کرتا ہےاور تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

﴿صحیفۂ کاملہ(اردو ترجمہ)،ص۔۲۶۴۔۲۶۵﴾

☆☆☆☆☆

تعقیبات مشترکہ

ذیل میں ہم تعقیبات مشترکہ (یعنی جو نماز ہائے پنجگانہ میں سے ہر نماز کے بعد پڑھی جاتی ہیں) کا تذکرہ کرتے ہیں۔

(۱) نماز کے سلام کے بعد تین مرتبہ تکبیر یعنی (اللہ اکبر) کہتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں تک بلند کرے پھر یہ دُعا پڑھے:-

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَ نَصَرَ عَبْدَهٗ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ وہ یکتا ہے یکتا ہے یکتا ہے اس نے وعدہ پورا کیا اپنے بندے کی مدد کی

وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

اپنے لشکر کو عزت دی اور گروہوں پر غالب آیا وہ یکتا ہے حکومت اسی کی اور حمد اسے کے لیے ہے

يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

وہ زندہ کرتا اور موت دیتا ہے اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

﴿بحار الانوار، جلد ۱۸، جز ۸۶، ص ۲۲﴾

(۲) بعد ازاں تسبیح فاطمہ زہراؑ پڑھی جائے اس کی فضیلت میں بے حد وحساب احادیث وارد ہوئی ہیں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں ہم اپنے بچوں کو حضرت زہراؑ کی تسبیح کا حکم بھی ویسے ہی دیتے ہیں جس طرح نماز کا حکم دیتے ہیں۔۔۔ معتبر روایات میں وارد ہوا ہے کہ قرآن مجید میں خداوند عالم نے جس "ذکر کثیر" کا حکم دیا ہے۔ وہ تسبیح حضرت فاطمہ زہراؑ ہی ہے۔۔۔ حضرت امام محمد باقرؑ سے مروی ہے کہ جو شخص فاطمہ زہراؑ کی تسبیح پڑھنے کے بعد استغفار کریگا پس اللہ تعالیٰ اُسے بخش دے گا۔۔۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک ہر نماز کے بعد حضرت فاطمہ زہراؑ کی

تسبیح پڑھنا روزانہ ہزار رکعت نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔۔۔

اس تسبیح کی کیفیت کے متعلق احادیث میں اختلاف ہے لیکن زیادہ مشہور اور ظاہر یہ ہے کہ چونتیس مرتبہ اللہ اکبر تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ۔۔۔سنت ہے کہ تسبیح مکمل کرنے کے بعد ایک مرتبہ کہے لا الہ الا اللہ

﴿باقیات الصالحات (اردو ترجمہ)، ص ۱۱۸۵۔۱۱۸۶﴾

(۳) تین بار یہ استغفار پڑھے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ذُوالْجَلَالِ

اس خدا سے بخشش چاہتا ہوں کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ پائندہ عزت و دبدبے والا

وَالْاِکْرَامِ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

ہے اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں

حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا: جو کوئی بعد نماز فریضہ کے اپنا زانو بدلنے سے پہلے یہ کلمات تین بار کہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے اگر چہ وہ کفِ دریا کی مثل ہوں۔

﴿اصول کافی با ترجمہ و شرح سید ہاشم رسولی، جلد ۴، ص ۲۹۰﴾ ﴿الشافی ترجمہ اصول کافی، جلد ۲، ص ۵۱۴﴾

(۴) دنیا و آخرت کی خیر و خوبی کے حصول کے لیئے ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھی جائے:

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ مِنْ عِنْدِکَ وَاَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِکَ وَانْشُرْ عَلَیَّ

اے معبود! تو مجھے اپنی طرف سے ہدایت دے مجھ پر اپنا فضل و کرم جاری رکھ مجھ پر اپنی رحمت کی

مِنْ رَّحْمَتِکَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِکَ

چادر تان دے اور مجھ پر اپنی برکتیں نازل فرما

﴿زاد العباد لیوم المعاد، ص ۔۷۳﴾

(۵) ہر نماز کے بعد اپنی جگہ سے حرکت کرنے سے پہلے دس مرتبہ کہے:

اَشْهَدُاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهاً وَّاحِدًا

میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود بجز خدا کے جو یکتا ہے کوئی اس کا شریک نہیں، وہ معبود

اَحَدًا فَرْدًا صَمَدًا لَّمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا

یگانہ، یکتا، واحد، بے نیاز ہے کہ جس کی نہ زوجہ ہے اور نہ ہی اولاد ہے

﴿مفاتیح الجنان (اردو ترجمہ)، ص۔۵۰﴾

(۶) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ہر نماز فریضہ کے بعد کم از کم جس دعا کا پڑھنا کافی ہے وہ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ وَاَعُوْذُ

اے اللہ! میں تجھ سے ہر خیر کا طلبگار ہوں کہ تیرا علم جس کا احاطہ کیے ہے اور

بِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ

ہر شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس پر تیرا علم محیط ہے ۔ اے اللہ! میں

عَافِيَتَكَ فِيْ اُمُوْرِيْ كُلِّهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا

اپنے تمام امور میں تجھ سے عافیت طلب کرتا ہوں میں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے

وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ

عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں

﴿باقیات الصالحات، ص۔۱۱۹۰﴾

(۷) حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے محمد بن ابراہیم کو ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھنے کی تعلیم دی:

اَعُوْذُ بِوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ وَعِزَّتِکَ الَّتِیْ لَا تُرَامُ وَقُدْرَتِکَ

پناہ لیتاہوں تیری ذات کریم اور تیری عزت کی جس کا کوئی قصد نہیں کرسکتا تیری قدرت کی

الَّتِیْ لَا یَمْتَنِعُ مِنْھَا شَیْءٌ مِّنْ شَرِّ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمِنْ

پناہ جس سے کوئی چیز انکار نہیں کرسکتی دنیا اور آخرت کے شر سے اور ہر قسم کے دکھوں دردوں سے

شَرِّ الْاَوْجَاعِ کُلِّھَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

اور نہیں کوئی حرکت اور قوت مگر جو بلند و بزرگ خدا سے (ملتی) ہے

﴿ایضاً ص ۱۱۸۹-۱۱۹۰﴾

(۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد تیس بار تسبیحات اربعہ پڑھی جائے:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ

اللہ پاک ہے حمد اللہ ہی کے لیے ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بزرگ ہے

ہاں یہ وہ کلام ہے کہ جس کی جڑیں زمین میں اور شاخیں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں ۔یہ تسبیح انسان کو چھت تلے دبنے، پانی میں ڈوبنے، کنوئیں میں گرنے ،درندوں کے چیرنے پھاڑنے، بدتر موت اور آسمان سے آنے والی بلاؤں سے بچاتی ہے۔ ﴿ایضاً ص ۱۱۹۴﴾

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا: ہر نماز (فریضہ) کے بعد تیس بار تسبیحات اربعہ پڑھنے سے تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ ﴿زاد العباد لیوم المعاد، ص ۷۱﴾

(۹) ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھنے کی بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ

اے معبود درود بھیج سرکار محمدؐ و آلؑ محمدؐ پر اور مجھے جہنم کی آگ سے بچا

وَ اَدْخِلْنِی الْجَنَّةَ وَ زَوِّجْنِی الْحُوْرَالْعِیْنَ

اور جنت میں داخل فرما اور سیاہ چشم حور سے میری تزویج کردے

﴿زاد العباد لیوم المعاد، ص۔۱۷﴾

(۱۰) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اس دُعا کو ہر فریضہ نماز کے بعد پڑھو اور ہرگز ترک نہ کرو:

اُعِیْذُ نَفْسِیْ وَمَا رَزَقَنِیْ رَبِّیْ بِاللّٰهِ الْوَاحِدِ الصَّمَدِ الَّذِیْ

میں نے اپنی جان اور خدا سے ملی نعمتوں کو پناہ . خدا میں دیا وہ واحد و بے نیاز جس

لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ وَ لَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ وَّاُعِیْذُ نَفْسِیْ

نے نہ کسی کو جنا نہ وہ جنا گیا اور نہ کوئی اس کا ہم پلہ ہے ۔ میں نے اپنی جان

وَ مَا رَزَقَنِیْ رَبِّیْ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

اور خدا سے ملی نعمتوں کو صبح کرنے والے رب کی پناہ میں دیا اُس کی مخلوق کے شر سے

وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ

اور تاریکی کے شر سے جب وہ چھا جائے گا۔ گنڈوں پر پھونکنے والیوں کے شر سے

وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَاُعِیْذُ نَفْسِیْ وَ مَارَزَقَنِیْ رَبِّیْ

اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے۔ میں نے اپنی جان اور خدا سے ملی نعمتوں کو انسانوں

بِرَبِّ النَّاسِ مَلِکِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ

کے رب کی پناہ میں دیا جو انسانوں کا بادشاہ اور معبود ہے۔ گھات لگانے، وسوسے ڈالنے والے کے شر سے

الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

جو انسانوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے ۔ وہ جنوں سے یا انسانوں سے ہو

﴿باقیات الصالحات، ص۔۱۱۸۹﴾

(۱۱) تکمیل ایمان اور اس کی سلامتی کے لیے یہ دعا پڑھے۔ یہ دُعاء حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے:

رَضِیتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ نَبِیًّا وَّ بِالْاِ سْلَامِ

میں راضی ہوں اس پر کہ اللہ میرا رب، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے نبی، اسلام میرا دین

دِیْنًا وَّ بِالْقُرْآنِ کِتَابًا وَ بِالْکَعْبَۃِ قِبْلَۃً وَّ بِعَلِیٍّ وَّ لِیًّا وَّ اِمَامًا وَّ بِالْحَسَنِ

اور قرآن میری کتاب اور کعبہ میرا قبلہ اور علیؑ میرے ولی و امام ہیں۔ حضرت حسنؑ، حضرت حسینؑ اور دوسرے

وَالْحُسَیْنِ وَالْاَ ئِمَّۃِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ رَضِیْتُ بِھِمْ

(نو) امام علیہم السلام میرے امام ہیں۔ یا اللہ! میں ان حضرات کے امام ہونے پر راضی ہوں تو

اَئِـمَّۃً فَـا رْضَـنِـیْ لَھُـمْ اِنَّکَ عَـلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَـدِیْرٌ

ان کو بھی میرے اوپر راضی فرما اور مجھے ان کی پسندیدہ شخصیت قرار دے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے

﴿بحار الانوار، جلد ۱۸، ج۸۶، ص۔۴۲﴾

(۱۲) ہر نماز کے بعد یہ دُعا پڑھی جائے جس کے بارے میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی فہرست کو نہ کھولے اور کسی کو اس کے برے اعمال پر مطلع نہ ہونے دے تو ہر نماز کے بعد یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ مَغْفِرَتَکَ اَرْجٰی مِنْ عَمَلِیْ وَاِنَّ رَحْمَتَکَ اَوْسَعُ مِنْ ذَنْبِیْ

اے معبود! تیری بخشش میرے اعمال سے زیادہ امید افزا ہے اور تیری رحمت میرے گناہوں سے زیادہ

اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ ذَنْبِیْ عِنْدَکَ عَظِیْمًا فَعَفْوُکَ اَعْظَمُ مِنْ ذَنْبِیْ

وسیع ہے۔ اے معبود! اگر میرے گناہ تیرے نزدیک بڑے ہیں تو تیری درگزر میرے گناہوں سے بہت

اَللّٰھُمَّ اِنْ لَّمْ اَکُنْ اَھْلًا اَنْ تَرْحَمَنِیْ فَرَحْمَتُکَ اَھْلٌ اَنْ تَبْلُغَنِیْ

بڑی ہے۔اے معبود! اگر میں تیری رحمت کے لائق نہیں تو تیری رحمت اس لائق ہے کہ مجھ تک پہنچ جائے

وَتَسَعَنِیْ لِاَ نَّھَا وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اور مجھے گھیر لے کیونکہ وہ ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے۔ تیری رحمت کا واسطہ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے

﴿ایضاً ص۔۳۷۔۳۸﴾

(۱۳) ہر نماز کے بعد یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ انْفَعْنَا بِالْعِلْمِ وَ زَیِّنَّا بِالْحِلْمِ وَجَمِّلْنَا بِالْعَافِیَۃِ وَ کَرِّمْنَا

اے معبود ہمیں علم کے ذریعے فائدہ دے حلم سے مزین فرما عافیت کی زیبائی بخش اور تقوی کے ذریعے

بِالتَّقْوٰی اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتَابَ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصَّالِحِیْنَ

معزز فرما یقیناً میرا مددگار وہ اللہ ہے جس نے کتاب نازل فرمائی اور وہ نیکوکاروں کی مدد کرتا ہے

﴿ایضاً ص۔۵۱﴾

(۱۴) ہر نماز فریضہ کے بعد یہ دُعا پڑھے:

یَا مَنْ لَّا یَشْغَلُہٗ سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ یَّا مَنْ لَّا یُغَلِّطُہُ السَّآئِلُوْنَ

اے وہ جسے ایک آواز دوسری سے غافل نہیں کرتی۔ اے وہ سوالی جسے مغالطہ

وَیَا مَنْ لَّا یُبْرِمُہٗ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّیْنَ اَذِقْنِیْ بَرْدَ عَفْوِکَ

میں نہیں ڈالتے۔ اے وہ جسے فریادیوں کی فریادیں تھکاتی نہیں۔ مجھے اپنے عفو

وَ مَغْفِرَتِکَ وَ حَلَاوَۃَ رَحْمَتِکَ

اور بخشش کی ٹھنڈک اور اپنی رحمت کی مٹھاس نصیب فرما

جو یہ دعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دے گا خواہ وہ تعداد میں آسمان

کے ستاروں، بارش کے قطروں، ریت کے ذروں اور غبار خاک کے مانند ہی کیوں نہ ہو۔

﴿باقیات الصالحات، ص۔۱۲۰۰﴾

(۱۵) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو حافظہ کی ترقی کے لئے یہ دعا تعلیم فرمائی:

سُبْحَانَ مَنْ لَّا يَعْتَدِیْ عَلٰٓی اَهْلِ مَمْلَكَتِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَّا يَاْ خُذُ اَهْلَ

پاک ہے وہ خدا جو اپنی مملکت میں رہنے والوں پر زیادتی نہیں کرتا۔ پاک ہے وہ خدا جو طرح طرح کے

الْاَرْضِ بِاَلْوَانِ الْعَذَابِ سُبْحَانَ الرَّءُ وْفِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ

عذاب سے اہل زمین کی گرفت نہیں کرتا۔ پاک ہے وہ خدا جو مہربان رحم کرنے والا ہے اے معبود!

لِّیْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًاوَّ بَصَرًا وَّفَهْمًاوَّ عِلْمًااِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ

میرے قلب میں نور، بصیرت، فہم اور علم کو جگہ دے بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے

﴿بحار الانوار، جلد ۱۸، جز ۸۶، ص۔۹﴾

(۱۶) ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے وہ رحمٰن ورحیم ہے

اِلٰهِیْ بِحَقِّ الْخَمْسَةِ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِكَ وَعَلِیِّ وَصِیِّ رَسُوْلِكَ

یا اللہ پنجتن کے حق کا واسطہ محمدؐ تیرے رسول، علیؑ تیرے رسول کے وصی،

وَفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِكَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سِبْطَیْ رَسُوْلِكَ

اور فاطمہؑ تیرے رسول کی صاحبزادی اور حسنؑ و حسینؑ تیرے رسول کے نواسے، تیری ذات

وَّ بِعِزَّةِ جَلَالِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ

کریم کی جلالت و عزت کا صدقہ، میری درخواست ہے کہ محمدؐ و آل محمدؐ

وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ لِیْ مِمَّا اَنَا فِیْهِ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا ؕ

پر رحمت فرما اور جس حالت میں گرفتار ہوں اس سے مجھے نکال کر نجات دے۔

بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ لَا تَضِیْقُ مِنْ شَیْءٍ وَّبِقُدْرَتِکَ الَّتِیْ لَا

تجھے اپنی اس رحمت کا واسطہ جو کسی چیز سے کم نہیں ہوتی اور تیری اس قدرت کا

یَتَلَکَّأُ مِنْ اِجَابَتِهَا شَیْءٌ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ

واسطہ جسے زمین و آسمان کی کوئی چیز روک نہیں سکتی

کسی مشکل کے لیے ایک ہفتہ تک روزانہ ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنے سے مشکل دور ہو جاتی ہے۔ ﴿اردو ترجمہ ذریعۃ النجات موسوم بہ ھدیۂ علویہ،ص۔۱۷۱-۱۷۲﴾

(۱۷) امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب حق تعالیٰ نے درج ذیل آیات کے زمین پر نازل کرنے کا حکم دیا تو ان آیات نے عرشِ الٰہی کے ساتھ لگ کر کہا پروردگارا! تو ہمیں گناہگاروں اور خطا کاروں کی طرف بھیج رہا ہے۔ تب ذاتِ حق نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ تم روئے زمین پر چلی جاؤ' مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! تمہیں آلِ محمدؐ اور ان کے دوست داروں میں سے جو بھی تلاوت کرے گا میں اس پر ہر روز پوشیدگی میں ستر مرتبہ نظر رحمت کروں گا اور ہر نظر میں اس کی ستر حاجتیں پوری کروں گا چاہے اس نے بہت سے گناہ بھی کیے ہوں۔ ایک اور راویت میں ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد ان آیات کو پڑھے تو میں اسے حظیرۂ قدس میں ٹھہراؤں گا، خواہ وہ کتنا ہی گناہ گار کیوں نہ ہو۔ اگر اُسے حظیرۂ قدس میں نہ ٹھہراؤں تو بھی ہر روز ستر مرتبہ اس پر اپنی خاص نظر رحمت کروں گا۔ اگر یہ نہ کروں تو پھر ہر روز اس کی ستر حاجتیں پوری کروں گا کہ جن میں کم سے کم یہ ہے کہ اس کے گناہ معاف کر دوں گا۔ اگر یہ نہ کروں تو اسے شرِ شیطان اور ہر دشمن کے شر سے اپنی پناہ میں رکھوں گا اور اسے ان پر غلبہ عطا کروں گا اور موت کے علاوہ کوئی چیز اس کو جنت میں جانے

سے نہیں روک سکے گی اور وہ آیات یہ ہیں:

سورۃ فاتحہ کی تمام آیات "آیۃ الکرسی ھُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ " تک۔

نیز آیت شہادت اور آیت ملک۔ ﴿باقیات الصالحات، ص۔۱۱۹۱تا۱۱۹۲﴾

آیت شہادت

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ

ضرور خدا اور فرشتوں اور علم والوں نے گواہی دی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود قابل پرستش نہیں ہے

قَآئِمًا ۢ بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؕ

اور وہ خدا عدل و انصاف کے ساتھ (کارخانہ عالم کا) سنبھالنے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی ہر

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ

چیز پر) غالب (اور) دانا ہے (سچا) دین تو خدا کے نزدیک یقیناً (بس یہی) اسلام ہے اور اہل کتاب نے جو

اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًاۢ

(اس دین حق سے) اختلاف کیا تو محض آپس کی شرارت اور (اصلی امر) معلوم ہو جانے کے بعد (ہی کیا ہے)

بَيْنَهُمْ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ؕ

اور جس شخص نے خدا کی نشانیوں سے انکار کیا تو وہ سمجھ لے کہ یقیناً خدا (اس سے) بہت جلد حساب لینے والا ہے

آیت ملک

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ

(اے رسول) تم تو یہ دعا مانگو کہ اے خدا تمام عالم کے مالک تو ہی جس کو چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت

الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ

چھین لے اور تو ہی جس کو چاہے عزت دے اور تو ہی جسے چاہے ذلت دے، ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے

الْخَيْرُ ط اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ o تُوْلِجُ اللَّیْلَ فِی النَّهَارِ

بیشک تو (ہی) ہر چیز پر قادر ہے تو ہی رات کو (بڑھا کے) دن میں داخل کر دیتا ہے (تو رات بڑھ جاتی ہے)

وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی اللَّیْلِ ز وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ

اور تو ہی دن کو (بڑھا کے) رات میں داخل کرتا ہے (تو دن بڑھ جاتا ہے) اور تو ہی بے جان (انڈا نطفہ وغیرہ)

مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ ز وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ

سے جاندار کو پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان (نطفہ وغیرہ) نکالتا ہے اور تو ہی جس کو چاہتا ہے

بِغَیْرِ حِسَابٍ o

بے حساب روزی دیتا ہے

(۱۸) قبولیت نماز کے لیے یہ دُعا پڑھے:

اِلٰهِیْ هٰذِهٖ صَلٰوتِیْ صَلَّیْتُهَا لَا لِحَاجَةٍ مِّنْکَ اِلَیْهَا وَلَا رَغْبَةٍ

اے اللہ! میری یہ نماز جو میں نے پڑھی نہ اس لیے ہے کہ تجھے اس کی حاجت تھی نہ اس لیے کہ

مِّنْکَ فِیْهَا اِلَّا تَعْظِیْمًا وَّطَاعَةً وَّاِجَابَةً لَّکَ اِلٰی مَآ اَمَرْتَنِیْ

تجھے اس میں رغبت تھی ہاں یہ صرف تیری تعظیم و اطاعت اور تیرے حکم کی اتباع ہے

بِهٖ اِلٰهِیْ اِنْ کَانَ فِیْهَا خَلَلٌ اَوْ نَقْصٌ مِّنْ رُکُوْعِهَا اَوْ سُجُوْدِهَا

جو تو نے مجھے دیا ، خداوندا! اگر اس نماز میں کوئی خلل آیا ہے یا رکوع و سجود میں کچھ نقص ہو تو

فَلَا تُؤَاخِذْنِیْ وَتَفَضَّلْ عَلَیَّ بِالْقَبُوْلِ وَالْغُفْرَانِ

اس پر میری گرفت نہ فرما اور اس کی قبولیت اور بخشش کے ساتھ مجھ پر فضل و کرم کر دے

﴿مفاتیح الجنان، ص ۵۲﴾

(۱۹) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جبرائیلؑ امین نے قید خانہ میں جناب یوسفؑ سے کہا کہ ہر نماز کے بعد یہ دُعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ فَرَجًاوَّمَخْرَجًاوَّارْزُقْنِیْ مِنْ حَیْثُ

اے اللہ ! میرے ہر کام میں کشائش و سہولت قرار دے، مجھے رزق دے جہاں سے

اَحْتَسِبُ وَمِنْ حَیْثُ لَا اَحْتَسِبُ

توقع ہے اور جہاں سے توقع نہیں ہے

﴿اصول کافی، باترجمہ وشرح سید ہاشم رسولی، جلد۴ص ۳۲۹﴾ ﴿الشافی ترجمہ اصول کافی جلد۲ص ۵۴۴﴾

(۲۰) جب نمازی تمام تعقیبات سے فارغ ہوجائے تو آخر میں یہ آیت پڑھے:

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَ سَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ

تمہارا پروردگار جو صاحب عزت ہے وہ ان باتوں سے پاک ہے جو یہ لوگ کیا کرتے ہیں سلام ہو سبھی انبیاء

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَO

پر اور حمد ہے خدا کی جو عالمین کا رب ہے

اس کے بعد سجدۂ شکر بجالائے۔ ﴿زادالعباد لیوم المعاد، ص۔۷۵﴾

چوتھا باب

تعقیبات مختصہ

یہاں ہم تعقیبات مختصہ (یعنی جو نماز ہائے پنجگانہ میں سے کسی ایک نماز کے ساتھ مختص ہوتی ہیں) کا تذکرہ کرتے ہیں۔

نماز صبح کی مخصوص تعقیبات

(۱) ستر بار پڑھا جائے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

اپنے رب اللہ سے بخشش مانگتا اور توبہ کرتا ہوں

چنانچہ حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت ہے فرمایا: جو شخص نماز صبح کے بعد ستر بار یہ استغفار پڑھے تو خدا اس کے سات سو (۷۰۰) گناہ معاف کر دیتا ہے۔

﴿زاد العباد لیوم المعاد، ص۔۷۶﴾

(۲) حضورؐ نے فرمایا جو ایک سو مرتبہ پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو بادشاہ اور روشن حق ہے

وہ فقر و غربت اور وحشت قبر سے امان پا جائے گا تو نگری کا رخ اُس کی طرف ہو جائے گا اور اس کے لئے جنت کے دروازے کھل جائیں گے۔ ﴿بحار الانوار، جلد ۱۸، ج۸۶، ص۔۱۶۱﴾

(۳) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ کاروبار کی بہتری اور خوشحالی کے لیے

نماز فجر کے بعد دس مرتبہ یہ دعا پڑھے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَسْئَلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ

پاک ہے خدائے بزرگ و برتر اپنی حمد کے ساتھ خدا سے بخشش مانگتا ہوں اور اس کا فضل چاہتا ہوں

﴿باقیات الصالحات، ص۔۱۲۰۶﴾

(۴) نماز صبح اور نماز مغرب کے بعد سات مرتبہ یہ دعا پڑھی جائے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے نہیں ہے کوئی حرکت و قوت مگر وہ جو اللہ بزرگ و برتر سے ملتی ہے

فرمایا حضرت ابو عبداللہ (امام جعفر صادق) علیہ السلام نے جو یہ دعا پڑھے گا اُس کو نہ جنون ہوگا نہ جذام و برص اور ستر قسم کی بیماریاں اُس سے دور رہیں گی۔

﴿اصول کافی با ترجمہ و شرح سید ہاشم رسولی، جلد۴، ص۔۳۰۴﴾ ﴿الشافی ترجمہ اصول کافی، جلد دوئم ص۔۵۲۵﴾

(۵) کسی سے بات کرنے سے پہلے سو مرتبہ کہو:

يَا رَبِّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ

اے پروردگار محمدؐ اور آلؑ محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور میری گردن جہنم سے آزاد کردے

﴿باقیات الصالحات، ص۔۱۲۰۹﴾

(۶) حضرت امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے فرمایا: جو شخص نماز صبح کے بعد ایک سو مرتبہ

مَاشَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

جو خدا چاہے وہی ہوتا ہے اور نہیں کوئی حرکت و قوت مگر وہ خدائے بلند و بزرگ سے ہے

پڑھے تو اس دن کوئی مصیبت اس تک نہ آئے گی۔

﴿اصول کافی با ترجمہ و شرح سید ہاشم رسولی' جلد۴' ص۳۰۳﴾ ﴿الشافی ترجمہ اصول کافی' جلد دوئم' ص۵۲۴﴾

(۷) ایک سومرتبہ درور شریف پڑھے: ﴿اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ﴾ (اے اللہ تو محمدؐ و آلِ محمدؑ پر رحمت نازل فرما)۔ چنانچہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابوصباح سے فرمایا: کیا میں تجھے اس چیز کی تعلیم نہ دوں جس کی برکت سے خدا تمہارے چہرہ کو آتشِ دوزخ سے بچالے؟ راوی نے عرض کیا: ہاں۔ فرمایا: نماز صبح کے بعد ایک سو بار پڑھو: ﴿اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ﴾۔ دوسری روایت میں انہی حضرتؑ سے اس طرح مروی ہے، فرمایا: جو شخص روزانہ ایک سومرتبہ اور شب و روز جمعہ میں ایک ہزار بار درود شریف پڑھے گا خدا اسے آتش دوزخ سے آزاد کردے گا۔

﴿زاد العباد لیوم المعاد، ص۔ ۷۸﴾

(۸) نماز صبح کے بعد ایک بار یہ دعا پڑھے:

تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ

میں اس زندہ و پائندہ پر بھروسہ کرتا ہوں جس کو موت نہیں حمد اللہ ہی کے لیے ہے

لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ

جس نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا نہ حکومت میں کوئی اس کا ساجھی ہے اور نہ وہ کمزور ہے

وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ کَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبُؤْسِ

کہ کوئی اس کا مددگار ہو اس کی بہت بڑی بڑائی کرو ۔ اے معبود میں تیری پناہ

وَالْفَقْرِ وَمِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَالسُّقْمِ وَاَسْئَلُکَ اَنْ تُعِیْنَنِیْ عَلٰٓی

لیتا ہوں تنگدستی، بے مائیگی ، قرض کی زیادتی اور مرض وبیماری سے اورسوال کرتا ہوں کہ

اَدَآءِ حَقِّکَ اِلَیْکَ وَاِلَی النَّاسِ

تو اپنے حق کی ادائیگی میں میری مدد فرما جو تیرے اور لوگوں کے لیے ہے

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ درج بالا دعا کے پڑھنے سے قرض ادا ہو

جاتا ہے اور حالات بہتر ہو جاتے ہیں۔ ﴿بحار الانوار، جلد ۱۸، جز ۸۶، ص۔۱۳۲﴾

(۹) نماز فجر کے بعد دس مرتبہ پڑھے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

پاک ہے بزرگ اللہ اسی کے لیے حمد ہے اور نہیں کوئی حرکت وقوت مگر جو بلند و بزرگ تر خدا سے ہے

حضرت امام باقرؑ سے روایت ہے کہ جو ایسا کرے گا وہ دیوانگی، برص، جذام، پریشانی، چھت تلے دبنے اور بڑھاپے میں فضول گوئی کرنے سے محفوظ رہے گا۔

﴿باقیات الصالحات، ص۔۱۲۰۴﴾

(۱۰) سورۂ قدر کو نماز صبح کے بعد دس بار، زوال کے وقت دس بار، اور نماز عصر کے بعد دس بار پڑھے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو ایسا کرے تو وہ دو ہزار لکھنے والے (فرشتوں) کو تیس سال تک مشقت میں ڈال دیتا ہے۔

﴿زاد العباد لیوم المعاد، ص۔۷۹﴾

(۱۱) نماز صبح کے بعد یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَيْرَ الصَّبَاحِ وَخَيْرَ الْمَسَآءِ وَخَيْرَ الْقَضَآءِ

یا اللہ میں تجھ سے صبح کی بھلائی اور شام کی بھلائی اور قضاوقدر کی بہتری کا طلب گار ہوں

وَخَيْرَ الْقَدْرِ وَ نَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ الصَّبَاحِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسَآءِ وَمِنْ

صبح وشام، قضا وقدر کی تکلیفوں اور قلم تقدیر سے جاری ہونے والی مشکلوں

شَرِّ الْقَضَآءِ وَمِنْ شَرِّ الْقَدْرِ وَمِنْ شَرِّ مَاجَرٰی بِهِ الْقَلَمُ اَللّٰهُمَّ لَا

سے تیری پناہ مانگتے ہیں یا اللہ! ہمیں اپنے غضب سے قتل اور اپنے عذاب سے ہمیں

تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُهْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِکَ

ہلاک نہ فرمانا اور ہمیں عذاب سے پہلے معاف کرنا ، بخش دینا ،اور ہمارے

وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَلِاٰبَآءِ نَا وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

آباؤاجداد ، تمام مومنین و مومنات اور مسلمان مرد اور عورتوں

وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ یَاخَفِیَّ الْاَلْطَافِ

پر اور ہم سب پر رحمت فرما۔ اے پنہاں لطف کرنے والے ہمیں اپنے فضل وکرم سے نجات

نَجِّنَا بِفَضْلِکَ مِمَّا نَخَافُ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ

عطا فرما جس سے ہم ڈرتے ہیں اور محمدؐ و آلِ محمدؐ سب پر رحمت نازل فرما تجھے اپنی رحمت کا واسطہ

اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اے سب رحم کرنے والوں سے بڑے رحم کرنے والے

﴿اُردو ترجمہ ذریعۃ النجات موسوم بہ ھدیۂ علویہ، ص۔۵۲۔۵۳﴾

(۱۲) امام علی رضاؑ سے منقول ہے کہ جو شخص نمازِ صبح کے بعد یہ دعا پڑھے پس وہ جو بھی حاجت طلب کرے حق تعالیٰ وہ پوری فرمائے گا اور اس کی ہر مشکل آسان فرمادے گا:

بِسْمِ اللّٰهِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ

اللہ کے نام سے شروع اور خدا رحمت فرمائے محمدؐ اور آل محمدؐ پر اور میں اپنا معاملہ سپرد خدا کرتا ہوں

اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ م بِالْعِبَادِ فَوَقَاهُ اللّٰهُ سَیِّئَاتِ مَامَکَرُوْا

بے شک خدا بندوں کو دیکھتا ہے پس خدا اس شخص کو ان برائیوں سے بچائے جو لوگوں نے پیدا کیں اور نہیں

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ

کوئی معبود سوائے تیرے پاک ہے تیری ذات بے شک میں ظالموں میں سے تھا تو ہم نے اسکی دعا قبول

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ نَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَالِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ

کی اور اُسے غم سے نجات دی اور ہم مومنوں کو اسی طرح نجات دیتے ہیں ہمارے لیے خدا کافی اور بہتر

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ

ذمہ دار ہے پس مجاہد خدا کے فضل وکرم سے اس طرح آئے کہ انہیں تکلیف نہ پہنچی تھی جو اللہ چاہے وہ ہوگا

وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ مَّاشَآءَ اللّٰهُ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

نہیں کوئی حرکت وقوت مگر وہ جو اللہ سے ملتی ہے جو اللہ چاہے وہ ہوگا نہ وہ جو لوگ چاہیں جو اللہ چاہے

مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا مَاشَآءَ النَّاسُ مَا شَآءَ اللّٰهُ

وہ ہوگا اگرچہ لوگوں پر گراں ہی ہو میرے لیے پلنے والوں کی بجائے پالنے والا کافی ہے

وَاِنْ كَرِهَ النَّاسُ حَسْبِيَ الرَّبُّ مِنَ الْمَرْبُوْبِيْنَ حَسْبِيَ الْخَالِقُ

میرے لیے خلق ہونیوالوں کی بجائے خلق کرنے والا کافی ہے میری لیے رزق پانے والوں

مِنَ الْمَخْلُوْقِيْنَ حَسْبِيَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوْقِيْنَ حَسْبِيَ اللّٰهُ

کی بجائے رزق دینے والا کافی ہے اللہ جو جہانوں کا پالنے والا ہے میرے لیے کافی ہے وہ جو

رَبُّ الْعَالَمِيْنَ حَسْبِيْ مَنْ هُوَ حَسْبِيْ حَسْبِيْ مَنْ لَّمْ يَزَلْ

میرے لیے کافی ہے میرے لیے کافی ہے وہ جو ہمیشہ سے کافی ہے میرے لیے کافی ہے وہ جو کافی ہے

حَسْبِيْ حَسْبِيْ مَنْ كَانَ مُذْ كُنْتُ لَمْ يَزَلْ حَسْبِيْ حَسْبِيَ اللّٰهُ

جب سے میں ہوں اور کافی رہے گا میرے لیے کافی ہے وہ اللہ جس کے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

سوا کوئی معبود نہیں میں اسی پر توکل کرتا ہوں اور وہی عرشِ عظیم کا مالک ہے

﴿مفاتیح الجنان، ص۔۶۳:۶۴﴾

نمازِ ظہر کی مخصوص تعقیبات

(۱) نماز ظہر کے بعد یہ دعا پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمُ

خدائے عظیم وحلیم کے سوا کوئی معبود نہیں، رب عرش بریں کے سوا کوئی الٰہ نہیں۔ حمد عالمین کو پالنے والے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ

خدا ہی کے لئے ہے، اے خدا میں تجھ سے اسباب رحمت اور یقینی مغفرت کا سوال کرتا ہوں

وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ

ہر اچھائی سے حصہ پانے اور ہر گناہ سے بچاؤ کا طلب گار ہوں، اے معبود! میرے ذمہ گناہ نہ ڈال مگر وہ

اِثْمٍ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ

جسے تو بخش دے، کوئی غم نہ دے مگر وہ جو تو دور کر دے بیماری نہ دے مگر وہ جس سے شفا عطا کر دے،

وَلَا سُقْمًا اِلَّا شَفَيْتَهٗ وَلَا عَيْبًا اِلَّا سَتَرْتَهٗ وَلَا رِزْقًا اِلَّا بَسَطْتَهٗ وَلَا

عیب نہ لگا مگر وہ جسے تو پوشیدہ رکھے، رزق نہ دے مگر وہ جس میں فراخی عطا کرے، خوف نہ ہو مگر

خَوْفًا اِلَّا اٰمَنْتَهٗ وَلَا سُوْٓءً اِلَّا صَرَفْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا

جس سے تو امن عطا کرے، برائی نہ آئے مگر وہ جسے تو ہٹا دے کوئی حاجت نہ ہو مگر وہ جسے

وَّلِيَ فِيْهَا صَلَاحٌ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

تو پورا فرمائے اور اس میں تیری رضا اور میری بہتری ہو اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے

اٰمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

آمین اے عالمین کے پالنے والے

﴿مفاتیح الجنان، ص۔ ۵۶﴾

(۲) اس کے بعد دس مرتبہ یہ پڑھے:

بِاللّٰہِ اعْتَصَمْتُ وَ بِاللّٰہِ اَثِقُ وَعَلَی اللّٰہِ اَتَوَکَّلُ

اللہ ہی سے تعلق رکھتا ہوں، اللہ ہی پر اعتماد ہے اور اللہ ہی پر بھروسہ کرتا ہوں

﴿بحار الانوار، جلد ۱۸، جز ۸۶، ص۔۷۳﴾

(۳) اس کے بعد ایک بار یہ دعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ اِنْ عَظُمَتْ ذُنُوْبِیْ فَاَنْتَ اَعْظَمُ وَاِنْ کَبُرَ تَفْرِیْطِیْ

اے معبود اگر میرا گناہ بڑا ہے تو تیری ذات سب سے بلند ہے، اگر میری کوتاہی بڑی ہے تو تیری ذات

فَاَنْتَ اَکْبَرُ وَاِنْ دَامَ بُخْلِیْ فَاَنْتَ اَجْوَدُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ عَظِیْمَ

بزرگ تر ہے اور اگر میرا بخل دائمی ہے تو تو زیادہ دینے والا ہے، اے اللہ! اپنے عظیم عفو سے میرے بڑے

ذُنُوْبِیْ بِعَظِیْمِ عَفْوِکَ وَکَثِیْرَ تَفْرِیْطِیْ بِظَاھِرِ کَرَمِکَ وَاقْمَعْ

گناہ بخش دے، اپنے لطف و کرم سے میری بہت سی کوتاہیاں معاف کردے اور اپنے فضل و عطا سے

بُخْلِیْ بِفَضْلِ جُوْدِکَ اَللّٰھُمَّ مَا بِنَامِنْ نِعْمَۃٍ فَمِنْکَ لَآ اِلٰہَ

میرا بخل دور کردے۔ یا خدایا! ہمارے پاس جو نعمت ہے وہ تیری طرف سے ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں

اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ

میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں

﴿مفاتیح الجنان، ص۔۵۶﴾

(۴) اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا اِيْمَانًا صَادِقًا وَّلِسَانًا ذَاكِرًا وَّ قَلْبًا خَاشِعًا وَّ

یا اللہ ہمیں (عطا کر) کامل ایمان، ذکر کرنے والی زبان، عاجزی وخلوص ظاہر کرنے والا دل،

بَدَنًا صَابِرًا وَّعِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّتَوْبَةً

قوت برداشت رکھنے والا جسم ، نفع بخش علم ، کشادہ روزی ، قابل قبول عمل، پُر خلوص توبہ

نَصُوْحًا وَّصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ

اور محمد مصطفیٰؐ اوران کی تمام اولاد پر رحمت نازل فرما اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم

يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

کرنے والے تجھے اپنی رحمت کا واسطہ

﴿اُردو ترجمہ ذریعۃ النجات موسوم بہ ھدیۂ علویہ،ص۔۶۶:۶۷﴾

نمازِ عصر کی مخصوص تعقیبات

(۱) تسبیح فاطمہ زہراؑ کے بعد کہے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ

اس خدا سے بخشش چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ وپائندہ ہے بڑے رحم والا مہربان

ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَاَسْئَلُهٗ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيَّ تَوْبَةَ عَبْدٍ ذَلِيْلٍ

صاحب جلال واکرام ہے ،میں اس سے سوال کرتا ہوں کہ وہ اپنے عاجز خاضع محتاج

خَاضِعٍ فَقِيْرٍ بَائِسٍ مِّسْكِيْنٍ مُّسْتَكِيْنٍ مُّسْتَجِيْرٍ لَّا يَمْلِكُ

مصیبت زدہ مسکین بے چارہ طالب پناہ بندے کی توبہ قبول فرمائے جو اپنے نفع ونقصان

لِنَفۡسِہٖ نَفۡعًا وَّلَا ضَرًّا وَّلَا مَوۡتًا وَّلَا حَیٰوۃً وَّلَا نُشُوۡرًا

کا مالک نہیں ہے نہ وہ اپنی موت وحیات اور آخرت پر اختیار رکھتا ہے

﴿بحار الانوار، جلد۱۸، ج۸۶، ص۔۸۲۔۸۳﴾

(۲) اس کے بعد یہ کہے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ نَّفۡسٍ لَّا تَشۡبَعُ وَمِنۡ قَلۡبٍ لَّا یَخۡشَعُ وَمِنۡ

اے معبود! میں سیر نہ ہونے والے نفس، خوف نہ رکھنے والے دل، نفع نہ دینے والے علم، قبول نہ ہونے والی

عِلۡمٍ لَّا یَنۡفَعُ وَمِنۡ صَلٰوۃٍ لَّا تُرۡفَعُ وَمِنۡ دُعَآءٍ لَّا یُسۡمَعُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ

اور سنی نہ جانے والی دعا سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے معبود! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے مشکل

اَسۡئَلُکَ الۡیُسۡرَ بَعۡدَ الۡعُسۡرِ وَالۡفَرَجَ بَعۡدَ الۡکَرۡبِ وَالرَّخَآءَ بَعۡدَ

کے بعد آسانی، دکھ کے بعد سکھ اور تنگی کے بعد فراخی دے۔ یا خدایا! ہمارے پاس جو نعمت ہے

الشِّدَّۃِ اَللّٰھُمَّ مَا بِنَا مِنۡ نِّعۡمَۃٍ فَمِنۡکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنۡتَ اَسۡتَغۡفِرُکَ

وہ تیری طرف سے ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں

وَاَتُوۡبُ اِلَیۡکَ

اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں

﴿ایضاً ص۔۹۴﴾

(۳) اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو رحمٰن ورحیم ہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ الطَّیِّبَاتِ وَتَرۡکَ الۡمُنۡکَرَاتِ وَفِعۡلَ

یا اللہ! میں تجھ سے طیب چیزوں کے حصول اور ناپسندیدہ چیزوں کو چھوڑنے اور اچھے کام کرنے

الْخَيْرَاتِ اَنْ تَغْفِرَلَنَا وَتَرْحَمَنَاوَتَتُوْبَ عَلَيْنَاوَتُوَفَّنَا غَيْرَ

کی توفیق کی دعا مانگتا ہوں ۔تو ہمیں بخش دے، ہم پر رحم کر، ہماری توبہ قبول کر اور ہمیں رحمت پر

مَفْتُوْنٍ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

غلط فہمی کی حالت میں موت نہ دینا اے ارحم الراحمین

﴿اُردو ترجمہ ذریعۃ النجات موسوم بہ ھدیہ علویہ، ص۔۷۰:۷۱﴾

(۴) ستر بار استغفار پڑھی جائے ﴿اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز عصر کے بعد ستر مرتبہ استغفار کرے خدا تعالیٰ اس کے سات سو گناہ معاف کر دیتا ہے۔ ﴿مفاتیح الجنان، ص۔۵۷﴾

امام محمد تقی علیہ السلام کا فرمان ہے کہ جو شخص بعد از نماز عصر دس مرتبہ ''سورہ انا انزلنہ فی لیلۃ القدر'' پڑھے تو قیامت میں اس کا یہ عمل مخلوق کے اس دن کے اعمال کے برابر اجر و ثواب کے لائق ٹھہرے گا۔ ﴿ایضاً ص۔۵۷﴾

نمازِ مغرب کی مخصوص تعقیبات

(۱) تسبیح فاطمہؑ زہرا کے بعد یہ دعا پڑھی جائے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَآئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَآ اَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی اکرمؐ پر درود بھیجتے ہیں ،اے ایمان لانے والو تم بھی

صَلُّوْاعَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ

نبی پر درود بھیجو اور سلام کہ جو سلام کا حق ہے ، خداوندا! محمد النبی ، ان کی

وَعَلٰی ذُرِّیَّتِهٖ وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِهٖ.

اولاد اور ان کے اہل بیتؑ پر رحمت نازل فرما۔

﴿بحار الانوار، جلد ۱۸، ج ۸۶، ص۔۹۷﴾

(۲) بعدازاں یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور بے حد رحم والا ہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِکَ

یا اللہ میں تیری رحمت کے اسباب اور مغفرت کے مقامات اور گناہوں سے بچنے اور ہر اچھائی کا

وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ

حصہ لینے جہنم اور ہر بلا سے بچنے اور جنت حاصل کرنے اور سلامتی کیلئے میں تیری

وَمِنْ کُلِّ بَلِیَّةٍ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالرِّضْوَانَ فِیْ دَارِ السَّلَامِ وَجِوَارَ

رضا حاصل کرنے اور تیرے نبی محمدؐ و آلِ محمدؐ کی قربت حاصل کرنے کی

نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ مَا بِنَا مِنْ نِّعْمَةٍ فَمِنْکَ

دعا کرتا ہوں، یا اللہ! ہمارے پاس جو نعمت ہے وہ تیری طرف سے ہے تیرے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ

سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے مغفرت مانگتا اور تجھ سے توبہ کرتا ہوں

﴿اُردو ترجمہ ذریعۃ النجات موسوم بہ حدیۂ علویہ ص۔۷۶:۷۷﴾ ﴿بحار الانوار، جلد ۱۸، ج ۸۶، ص۔۹۸۔۹۹﴾

(۳) بعدازاں سات بار کہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

خدا کے نام سے شروع جو رحمٰن و رحیم ہے، نہیں ہے کوئی حرکت و قوت مگر وہ جو

الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

خدائے بزرگ و برتر سے ہے

چنانچہ حضرت ابوعبداللہ (امام جعفر صادق) علیہ السلام نے فرمایا جو صبح اور مغرب کی نماز کے وقت ایسا کرے گا اُس کو نہ جنون ہوگا نہ جذام و برص اور ستر قسم کی بیماریاں اُس سے دور رہیں گی۔

﴿اصول کافی با ترجمہ و شرح سید ہاشم رسولی، جلد۴، ص۔۳۰۴﴾ ﴿الشافی ترجمہ اصول کافی، جلد۲، ص۔۵۲۵﴾

(۴) تین بار کہے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ وَلَا یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ غَیْرُہٗ

ہر قسم کی تعریف خدا کے لیے ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور کوئی دوسرا جو چاہتا ہے نہیں کر پاتا

حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں جو ایسا کرے گا اُس کو خیر کثیر عطا کی جائے گی۔

﴿ایضاً، جلد۴، ص۔۳۲۴﴾ ﴿ایضاً، جلد۲، ص۔۵۴۰﴾

(۵) اس کے بعد یہ کہے:

سُبْحَانَکَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ کُلَّهَا جَمِیْعًا فَاِنَّہٗ

پاک ہے تو کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میرے سارے کے سارے گناہ بخش دے کیوں کہ سوائے تیرے

لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ کُلَّهَا جَمِیْعًا اِلَّا اَنْتَ.

کوئی اور تمامی گناہان کو بخشنے والا نہیں ہے۔

﴿بحار الانوار جلد۱۸، ج۸۶، ص۔۹۸﴾

(۶) نمازِ صبح اور مغرب کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْکَ صَلِّ عَلٰی

خداوندا! محمدؐ و آلِ محمدؐ کا جو حق تجھ پر ہے میں اس کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ محمدؐ و آلِ محمدؐ

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلِ النُّوْرَ فِیْ بَصَرِیْ وَالْبَصِیْرَةَ فِیْ

پر اپنی رحمت نازل فرما کہ میری آنکھوں میں نور، میرے دین میں بصیرت، میرے

دِیْنِیْ وَالْیَقِیْنَ فِیْ قَلْبِیْ وَالْاِخْلَاصَ فِیْ عَمَلِیْ وَالسَّلَامَةَ فِیْ

دل میں یقین، میرے عمل میں اخلاص، میرے نفس میں سلامتی، میرے

نَفْسِیْ وَالسَّعَةَ فِیْ رِزْقِیْ وَالشُّکْرَ لَکَ اَبَدًا مَّا اَبْقَیْتَنِیْ

رزق میں کشادگی عطا کر اور جب تک زندہ ہوں مجھے اپنے شکر کی توفیق دے

﴿اصول کافی با ترجمہ و شرح سید ہاشم رسولی، جلد۴، ص۔۳۳۰﴾ ﴿الشافی ترجمہ اصول کافی، جلد۲، ص۔۵۴۵﴾

نمازِ عشاء کی مخصوص تعقیبات

(۱) تسبیح فاطمہ زہراؑ کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَیْسَ لِیْ عِلْمٌ بِمَوْضِعِ رِزْقِیْ وَاِنَّمَا اَطْلُبُهٗ بِخَطَرَاتٍ

خداوندا! مجھے اپنی روزی کے مقام کا علم نہیں اور میں اسے اپنے خیال کے تحت ڈھونڈتا ہوں

تَخْطُرُ عَلٰی قَلْبِیْ فَاَجُوْلُ فِیْ طَلَبِهِ الْبُلْدَانَ فَاَنَا فِیْمَا اَنَا طَالِبٌ

پس میں طلب رزق میں شہر و دیار کے چکر کاٹتا ہوں اور اس کی طلب میں سرگرداں ہوں اور میں نہیں جانتا

کَالْحَیْرَانِ لَآ اَدْرِیْ اَفِیْ سَهْلٍ هُوَ اَمْ فِیْ جَبَلٍ اَمْ فِیْ اَرْضٍ اَمْ

کہ آیا میرا رزق ہوا میں ہے یا پہاڑ میں، زمین میں ہے یا آسمان میں، بیابان میں ہے یا سمندر میں

فِیْ سَمَآءٍ اَمْ فِیْ بَرٍّ اَمْ فِیْ بَحْرٍ وَّعَلٰی یَدَیْ مَنْ وَمِنْ قِبَلِ مَنْ

کس کے ہاتھ اور کس کی طرف سے ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس کا علم تیرے پاس ہے اس کے اسباب

وَقَدْعَلِمْتُ اَنَّ عِلْمَه، عِنْدَکَ وَاَسْبَابَه، بِیَدِکَ وَاَنْتَ الَّذِیْ

تیرے قبضے میں ہیں اور تو اپنے کرم سے رزق تقسیم کرتا ہے اپنی رحمت سے اس کے اسباب فراہم کرتا ہے

تَقْسِمُه، بِلُطْفِکَ وَتُسَبِّبُه، بِرَحْمَتِکَ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

یا خدایا محمدؐ اور آل محمدؐ پر رحمت فرما اور اے پروردگار! اپنا رزق میرے لیے وسیع کردے، اس کا طلب

وَّاٰلِه وَاجْعَلْ یَارَبِّ رِزْقَکَ لِیْ وَاسِعًاوَّمَطْلَبَه، سَهْلًا وَّمَاْخَذَه،

کرنا آسان بنادے اور اس کے ملنے کی جگہ قریب کردے، جس چیز میں تونے میرا رزق نہیں رکھا

قَرِیْبًاوَّلَا تُعَنِّنِیْ بِطَلَبِ مَالَمْ تُقَدِّرْلِیْ فِیْهِ رِزْقًا فَاِنَّکَ غَنِیٌّ عَنْ

مجھے اس کی طلب کے رنج میں نہ ڈال کہ تو مجھے عذاب دینے میں بے نیاز

عَذَابِیْ وَاَنَا فَقِیْرٌ اِلٰی رَحْمَتِکَ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِه وَجُدْ

اور میں تیری رحمت کا محتاج ہوں پس تو محمدؐ اور آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور اس

عَلٰی عَبْدِکَ بِفَضْلِکَ اِنَّکَ ذُوْفَضْلٍ عَظِیْمٍ

ناچیز بندے کو اپنے فضل سے حصہ عطا فرما کہ تو بڑا فضل کرنے والا ہے

مؤلف کہتے ہیں کہ مذکورہ دعا طلب رزق کی مستحب دعاؤں میں سے ہے۔ نیز نماز عشاء کی تعقیب میں سات مرتبہ سورۂ اِنّا انزلناہ بھی پڑھے۔ نماز وتر کہ بعد از نماز عشاء دو رکعت نافلہ بیٹھ کر پڑھتے ہیں اس میں سو آیات پڑھنا مستحب ہے لیکن ان سو آیتوں کی بجائے پہلی رکعت میں ''سورۂ واقعہ'' اور دوسری رکعت میں ''سورۂ اخلاص'' پڑھتے ہیں۔

﴿مفاتیح الجنان، ص۔۶۰﴾

(۲) بعد ازاں یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے

اَللّٰهُمَّ عَافِنَا مِنْ كُلِّ بَلَآءِ الدُّنْيَا وَاصْرِفْ عَنَّا شَرَّ الدُّنْيَا وَشَرَّ الْاٰخِرَةِ

یا اللہ! ہمیں دنیا کی ہر بلا سے بچا اور دنیا و آخرت کے ہر نقصان کو ہم سے دور کر دے، ہمیں دنیا و آخرت کی بھلائی

وَارْزُقْنَا خَيْرَ الدُّنْيَا وَخَيْرَ الْاٰخِرَةِ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

دے، تجھے اپنے فضل و رحمت کا صدقہ ہے، اے تمام مہربانوں سے بہت زیادہ بڑھ کر مہربانی کرنے والے

﴿اُردو ترجمہ ذریعۃ النجات موسوم بہ ہدیۂ علویہ، ص۔۷۸﴾

پانچواں باب

صبح وشام کی دعائیں

(۱) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے، فرمایا: ہر مسلمان پر واجب ہے کہ طلوع وغروب آفتاب سے پہلے دس بار ذکر کرے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَه، لَا شَرِيْکَ لَه، لَه، الْمُلْکُ وَ لَهُ الْحَمْدُ

نہیں کوئی معبود سوائے خدا کے وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے اور اسی کے لیے حمد ہے

يُحْيِیْ وَ يُمِيْتُ وَيُمِيْتُ وَ يُحْيِیْ وَ هُوَ حَیٌّ لَّايَمُوْتُ بِيَدِهِ

وہ زندہ کرتا اور موت دیتا ہے اور موت دیتا اور زندہ کرتا ہے وہ زندہ ہے اسے موت نہیں

الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ

بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

﴿اصول کافی، باترجمہ وشرح سید ہاشم رسولی، جلد۴، ص۔۳۰۵:۳۰۶﴾ ﴿الشافی ترجمہ اصول کافی جلد۲، ص۔۵۲۶﴾

(۲) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آفتاب کے طلوع وغروب ہونے سے پہلے دس مرتبہ کہا کرو:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ

میں شیاطین کے وسوسوں سے سننے جاننے والے خدا کی پناہ کا طلب گار ہوں اور خدا کی پناہ

اَنْ يَحْضُرُوْنِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

چاہتا ہوں اس سے کہ وہ میرے قریب آئیں بے شک اللہ وہ ہے جو سننے جاننے والا ہے

﴿باقیات الصالحات، ص۔۱۲۴۳﴾

(۷) یہ دعا حاجت پوری ہونے، ہلاکت سے بچنے اور رنج و غم سے نجات پانے کے لئے صبح و شام پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے

تَحَصَّنْتُ بِذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ وَاعْتَصَمْتُ بِذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظَمَۃِ

میں نے ملک و ملکوت (دنیا کی روح و حقیقت) کے مالک کے حفاظتی قلعے میں پناہ حاصل کر لی ہے میں عزت و عظمت

وَالْھَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْجَلَالِ وَالْجَمَالِ وَالْکَمَالِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْجُوْدِ

ہیبت و قدرت، جلال و جمال، کمال اور کبریائی کے مالک سے وابستہ ہوں میں نے بھروسہ کرلیا ہے اس حقیقی

وَالْجَبَرُوْتِ وَ تَوَکَّلْتُ عَلَی الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ دَخَلْتُ

بادشاہ پر جو زندہ ہے جسے نیند چھو نہیں گئی نہ فنا اسکے پاس آ سکتی ہے، میں اللہ کی حراست، اللہ کی حفاظت،

فِیْ حِرْزِ اللّٰہِ وَفِیْ کَنَفِ اللّٰہِ وَفِیْ اَمْنِ اللّٰہِ بِحَقِّ کٓھٰیٰعٓصٓ وَبِحَقِّ

اللہ کی امان، اللہ کے تحفظ اللہ کی حمایت، اللہ کے امن میں داخل ہوگیا اور واسطہ ہے بحق کھیعص بحق حم عسق کا

حٰمٓ عٓسٓقٓ فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ بِسْمِ اللّٰہِ

اور بہت جلد اللہ تجھے ان لوگوں سے بچالے گا، وہ بہت سننے اور بہت جاننے والا ہے بسم اللہ ہمارا

بَابُنَا تَبَارَکَ حِیْطَانُنَا یٰسٓ سَقْفُنَا کٓھٰیٰعٓصٓ کِفَایَتُنَا حٰمٓ عٓسٓقٓ

دروازہ، تبارک الذی ہماری چار دیواری یٰسین ہماری چھت کھیعص ہماری کفایت حم عسق ہماری حمایت

حِمَایَتُنَا فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

کرنیوالے ہیں۔ بہت جلد اللہ تیری ان سے حفاظت کریگا اور وہ بہت سننے اور بہت جاننے والا ہے لا الہ الا اللہ

حِصَارُہٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ قُفْلُہٗ وَمِسْمَارُہٗ وَعَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ بَابُہٗ

اسکا حصار، محمد رسول اللہ اس قلعہ کا قفل اور کنجی اور علی ولی اللہ اس کا دروازہ ہے

﴿اُردو ترجمہ ذریعۃ النجات موسوم بہ ھدیہ علویہ، ص۔۱۶۹-۱۷۰﴾

چھٹا باب

ہفتے کے دنوں کی دعائیں

اس باب میں مومنین کے استفادہ کے لئے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ایام ہفتہ کی دعائیں شامل ہیں۔

دعائے روز یک شنبہ (اتوار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ رحمان ورحیم کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اَرْجُوْ اِلَّا فَضْلَه، وَلَا اَخْشٰی اِلَّا عَدْلَه،

اس اللہ تعالیٰ کے نام سے مدد مانگتا ہوں جس کے فضل وکرم ہی کا امیدوار ہوں اور جس کے عدل ہی سے اندیشہ ہے

وَلَا اَعْتَمِدُ اِلَّا قَوْلَه، وَلَا اُمْسِکُ اِلَّا بِحَبْلِهٖ بِکَ اَسْتَجِیْرُ یَا

اسی کی بات پر مجھے بھروسہ ہے اور اسی کی رسی سے وابستہ ہوں۔ اے عفو وخوشنودی کے مالک! میں تجھ سے ظلم وجور،

ذَا الْعَفْوِ وَالرِّضْوَانِ مِنَ الظُّلْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمِنْ غِیَرِ الزَّمَانِ

زمانہ کے انقلابات، غموں کے پیہم ہجوم اور نازل ہونے والی مصیبتوں سے پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے کہ

وَتَوَاتُرِ الْاَحْزَانِ وَطَوَارِقِ الْحَدَثَانِ وَمِنِ انْقِضَآءِ الْمُدَّةِ قَبْلَ

آخرت کا ساز وسامان اور زادراہ مہیا کرنے سے پہلے ہی مدت حیات ختم ہوجائے اور تجھ ہی سے ان چیزوں کی

التَّاَهُّبِ وَالْعُدَّةِ وَاِیَّاکَ اَسْتَرْشِدُ لِمَا فِیْهِ الصَّلَاحُ وَالْاِصْلَاحُ

رہنمائی چاہتا ہوں جن میں اپنی بہبودی اور دوسروں کی فلاح ودرستی کا سامان ہو اور تجھ ہی سے مدد مانگتا ہوں

وَبِکَ اَسْتَعِیْنُ فِیْمَا یَقْتَرِنُ بِهِ النَّجَاحُ وَالْاِنْجَاحُ وَاِیَّاکَ

ان باتوں کی جن میں اپنی فلاح و کامرانی اور دوسرے کو کامیاب بنانے کی صورت مضمر ہو۔ اور تجھ ہی سے

اَرْغَبُ فِیْ لِبَاسِ الْعَافِیَةِ وَتَمَامِهَا وَشُمُوْلِ السَّلَامَةِ وَ دَوَامِهَا

خواہش مند ہوں لباس عافیت (کے پہنانے) اور اسے اتمام تک پہنچانے کا اور سلامتی کے شامل حال ہونے اور

وَاَعُوْذُبِکَ یَارَبِّ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَحْتَرِزُ بِسُلْطَانِکَ

اس کے دائم و برقرار رہنے کا اور تیرے ہی ذریعہ اے میرے پروردگار پناہ مانگتا ہوں شیطان کے وسوسوں سے

مِنْ جَوْرِ السَّلَاطِیْنِ فَتَقَبَّلْ مَا کَانَ مِنْ صَلٰوتِیْ وَ صَوْمِیْ وَاجْعَلْ

اور تیرے ہی تسلط و اقتدار کے ذریعہ تحفظ چاہتا ہوں فرمانرواؤں کے ظلم و جور سے تو میری گزشتہ نمازوں اور

غَدِیْ وَمَا بَعْدَهٗ اَفْضَلَ مِنْ سَاعَتِیْ وَیَوْمِیْ وَاَعِزَّنِیْ فِیْ

روزوں کو قبول فرما اور کل کے دن اور اس کے بعد کے دنوں کو آج کی گھڑی اور آج کے دن سے بہتر قرار دے

عَشِیْرَتِیْ وَقَوْمِیْ وَاحْفَظْنِیْ فِیْ یَقْظَتِیْ وَنَوْمِیْ فَاَنْتَ اللّٰهُ خَیْرٌ

اور مجھے اپنے قوم و قبیلہ میں عزت و توقیر دے اور خواب و بیداری کی حالت میں میری حفاظت فرما۔ تو ہی وہ اللہ

حَافِظًا وَّاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْرَءُ اِلَیْکَ فِیْ یَوْمِیْ

ہے جو سب سے بہتر نگران و محافظ ہے اور تو ہی سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ اے اللہ!

هٰذَا وَمَا بَعْدَهٗ مِنَ الْاٰحَادِ مِنَ الشِّرْکِ وَالْاِلْحَادِ وَاُخْلِصُ

میں تیری بارگاہ میں اس اتوار اور بعد کے اتواروں میں شرک و بے دینی سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں اور

لَکَ دُعَائِیْ تَعَرُّضًا لِلْاِجَابَةِ وَاُقِیْمُ عَلٰی طَاعَتِکَ رَجَآءً

قبولیت کی خاطر خلوص نیت کے ساتھ تجھ سے دعا کرتا ہوں اور بامید ثواب تیری اطاعت و فرمانبرداری پر برقرار

لِلْاِثَابَةِ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَیْرِ خَلْقِکَ الدَّاعِیْ اِلٰی حَقِّکَ

ہوں۔ لہٰذا تو بہترین خلائق اور حق کے نمائندے (حضرت) محمدؐ پر رحمت نازل فرما، اور اپنی اس عزت کے

وَاَعِزَّنِیْ بِعِزِّکَ الَّذِیْ لَایُضَامُ وَاحْفَظْنِیْ بِعَیْنِکَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ

وسیلہ سے جسے مغلوب نہیں کیا جا سکتا مجھے عزت و بزرگی دے اور اپنی اس آنکھ سے میری حفاظت فرما جو خواب

وَاخْتِمْ بِالْاِنْقِطَاعِ اِلَیْکَ اَمْرِیْ وَبِالْمَغْفِرَۃِ عُمْرِیْ

آلودہ نہیں ہوتی اور میرے ہر کام کا انجام اپنے دامن سے وابستگی اور میری عمر کا خاتمہ اپنی مغفرت و آمرزش پر

اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

قرار دے۔ بلاشبہ تو بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔
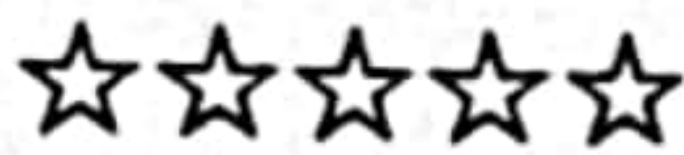
☆☆☆☆☆

دعائے روز دوشنبہ (سوموار)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یُشْهِدْ اَحَدًا حِیْنَ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں کہ جب اس نے زمین و آسمان کو خلق فرمایا تو کسی کو گواہ نہیں بنایا اور

وَلَا اتَّخَذَ مُعِیْنًا حِیْنَ بَرَأَ النَّسَمَاتِ لَمْ یُشَارَکْ فِی الْاِلٰهِیَّةِ

جب جانداروں کو پیدا کیا تو اپنا کوئی مددگار نہیں ٹھہرایا۔ الوہیت میں کوئی اس کا شریک، اور وحدت (وانفرادیت

وَلَمْ یُظَاهَرْ فِی الْوَحْدَانِیَّةِ کَلَّتِ الْاَلْسُنُ عَنْ غَایَةِ صِفَتِهٖ

سے مخصوص ہونے) میں کوئی اس کا معاون نہیں ہے۔ زبانیں اس کی انتہائے صفات کے بیان کرنے سے

وَالْعُقُوْلُ عَنْ کُنْهِ مَعْرِفَتِهٖ وَتَوَاضَعَتِ الْجَبَابِرَۃُ لِهَیْبَتِهٖ وَعَنَتِ

گنگ اور عقلیں اس کی معرفت کی تہہ تک پہنچنے سے عاجز ہیں۔ جابر و سرکش اس کی ہیبت کے سامنے جھکے ہوئے

الْوُجُوْهُ لِخَشْیَتِهٖ وَانْقَادَ کُلُّ عَظِیْمٍ لِعَظَمَتِهٖ فَلَکَ الْحَمْدُ

چہرے نقاب خشیت اوڑھے ہوئے اور عظمت والے اس کی عظمت کے آگے سرافگندہ ہیں تو بس تیرے ہی لیے

مُتَوَاتِرًا مُتَّسِقًا وَّمُتَوَالِيًا مُسْتَوْسِقًا وَّصَلَوَاتُه‘ عَلٰی رَسُوْلِهٖ اَبَدًا

حمد وستائش ہے پے درپے، لگاتار، مسلسل وپیہم اور اس کے رسولؐ پر اللہ تعالیٰ کی ابدی رحمت اور دائم وجاودانی

وَسَلَامُه‘ دَآئِمًا سَرْمَدًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ يَوْمِيْ هٰذَا صَلَاحًا

سلام ہو۔ بارالہا! میرے اس دن کے ابتدائی حصہ کو صلاح ودرستی، درمیانی حصہ کو فلاح و بہبودی اور آخری حصہ کو

وَّاَوْسَطَه‘ فَلَاحًا وَّاٰخِرَه‘ نَجَاحًا وَّاَعُوْذُبِكَ مِنْ يَّوْمٍ اَوَّلُه‘ فَزَعٌ

کامیابی وکامرانی سے ہمکنار قرار دے اور اس دن سے جس کا پہلا حصہ خوف، درمیانی حصہ بے تابی اور آخری حصہ

وَّاَوْسَطُه‘ جَزَعٌ وَّاٰخِرُه‘ وَجَعٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ نَذْرٍ

درد والم لیے ہو، تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بارالہا! ہر اس نذر کے لیے جو میں نے مانی ہو، ہر اس وعدہ کی نسبت جو

نَّذَرْتُه‘ وَكُلِّ وَعْدٍ وَعَدْتُّه‘ وَكُلِّ عَهْدٍ عَاهَدْتُّه‘ ثُمَّ لَمْ اَفِ بِهٖ

میں نے کیا ہو اور ہر اس عہد وپیمان کی بابت جو میں نے باندھا ہو پھر کسی ایک کو بھی تیرے لیے پورا نہ کیا ہو تجھ

وَاَسْئَلُكَ فِيْ مَظَالِمِ عِبَادِكَ عِنْدِيْ فَاَيُّمَا عَبْدٍ مِّنْ عَبِيْدِكَ

سے عفو وبخشش کا خواستگار ہوں اور تیرے بندوں کے ان حقوق ومظالم کی بابت جو مجھ پر عائد ہوتے ہیں۔ تجھ

اَوْاَمَةٍ مِنْ اِمَآئِكَ كَانَتْ لَه‘ قِبَلِيْ مَظْلِمَةٌ ظَلَمْتُهَا اِيَّاهُ فِيْ

سے سوال کرتا ہوں کہ تیرے بندوں میں سے جس بندے کا اور تیری کنیزوں میں سے جس کنیز کا کوئی حق مجھ پر

نَفْسِهٖ اَوْ فِيْ عِرْضِهٖ اَوْ فِيْ مَالِهٖ اَوْ فِيْۤ اَهْلِهٖ وَ وَلَدِهٖ اَوْ غِيْبَةٌ

ہو، اس طرح کہ خود اس کی ذات یا اس کی عزت یا اس کے مال یا اس کے اہل واولاد کی نسبت میں مظلمہ

اِغْتَبْتُه‘ بِهَا اَوْ تَحَامُلٌ عَلَيْهِ بِمَيْلٍ اَوْ هَوًى اَوْ اَنَفَةٍ اَوْ حَمِيَّةٍ

کا مرتکب ہوا ہوں یا غیبت کے ذریعہ اس کی بدگوئی کی ہو یا (اپنے ذاتی) رجحان یا کسی خواہش یا رعونت یا

اَوْرِيَآءٍ اَوْعَصَبِيَّةٍ غَآئِبًا كَانَ اَوْ شَاهِدًا وَحَيًّا كَانَ اَوْ مَيِّتًا

خود پسندی یا ریا، یا عصبیت سے اس پر ناجائز دباؤ ڈالا ہو چاہے وہ غائب ہو یا حاضر، زندہ ہو یا مر گیا ہو، اور اب

فَقَصُرَتْ يَدِىْ وَضَاقَ وُسْعِىْ عَنْ رَدِّهَا اِلَيْهِ وَالتَّحَلُّلِ مِنْهُ

اس کا حق ادا کرنا یا اس سے تحلل (معاف کرانا) میرے دسترس سے باہر اور میری طاقت سے بالا ہو تو اے وہ جو حاجتوں

فَاَسْئَلُكَ يَامَنْ يَّمْلِكُ الْحَاجَاتِ وَهِىَ مُسْتَجِيْبَةٌ لِّمَشِيَّتِهٖ

کے برلانے پر قادر ہے اور وہ حاجتیں اس کی مشیت کے زیر فرمان اور اس کے ارادہ کی جانب تیزی سے

وَمُسْرِعَةٌ اِلٰى اِرَادَتِهٖ اَنْ تُصَلِّىَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

بڑھتی ہیں میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو محمدؐ اور ان کی آلؑ پر رحمت نازل فرمائے اور ایسے شخص کو جس طرح تو

وَّاَنْ تُرْضِيَهٗ عَنِّىْ بِمَا شِئْتَ وَتَهَبَ لِىْ مِنْ عِنْدِكَ

چاہے مجھ سے راضی کردے اور مجھے اپنے پاس سے رحمت عطا کر۔ بلاشبہ مغفرت وآمرزش سے تیرے ہاں کوئی

رَحْمَةً اِنَّهٗ لَا تَنْقُصُكَ الْمَغْفِرَةُ وَلَا تَضُرُّكَ الْمَوْهِبَةُ

کمی نہیں ہوتی اور نہ بخشش وعطا سے تجھے کوئی نقصان پہنچ سکتا ہے اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ

يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَوْلِنِىْ فِىْ كُلِّ يَوْمِ اثْنَيْنِ

رحم کرنے والے۔ بارالہا! تو مجھے دوشنبہ کے دن اپنی جانب سے دونعمتیں مرحمت فرما ایک یہ کہ اس دن کے

نِعْمَتَيْنِ مِنْكَ ثِنْتَيْنِ سَعَادَةً فِىْ اَوَّلِهٖ بِطَاعَتِكَ وَنِعْمَةً فِىْ

ابتدائی حصہ میں تیری اطاعت کے ذریعہ سعادت حاصل ہو اور دوسرے یہ کہ اس کے آخری حصہ میں تیری مغفرت

اٰخِرِهٖ بِمَغْفِرَتِكَ يَامَنْ هُوَ الْاِلٰهُ وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ سِوَاهُ

کے باعث نعمت سے بہرہ مند ہوں۔ اے وہ کہ وہی معبود ہے اور اس کے علاوہ کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا

☆☆☆☆☆

دعائے روز سہ شنبہ (منگل)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ حَقُّہٗ کَمَا یَسْتَحِقُّہٗ حَمْدًا کَثِیْرًا وَاَعُوْذُبِہٖ

سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور وہی تعریف کا حق دار اور وہی اس کا مستحق ہے۔ ایسی تعریف جو کثیر و فراواں ہو

مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ م بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ

اور میں اپنے ضمیر کی برائی سے اس کے دامن میں پناہ مانگتا ہوں اور بے شک نفس بہت زیادہ برائی پر ابھارنے

وَاَعُوْذُبِہٖ مِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ الَّذِیْ یَزِیْدُنِیْ ذَنْبًا اِلٰی ذَنْبِیْ وَاَحْتَرِزُ

والا ہے مگر یہ کہ میرا پروردگار رحم کرے۔ اور میں اللہ ہی کے ذریعہ اس شیطان کے شر و فساد سے پناہ چاہتا ہوں جو

بِہٖ مِنْ کُلِّ جَبَّارٍ فَاجِرٍ وَّسُلْطَانٍ جَآئِرٍ وَّعَدُوٍّ قَاھِرٍ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ

میرے لیے گناہ پر گناہ بڑھاتا جا رہا ہے۔ اور میں ہر سرکش، بدکار اور ظالم بادشاہ اور چیرہ دست دشمن سے اس

مِنْ جُنْدِکَ فَاِنَّ جُنْدَکَ ھُمُ الْغَالِبُوْنَ وَاجْعَلْنِیْ

کے دامن حمایت میں پناہ گزین ہوں۔ بارالہا! مجھے اپنے لشکر میں قرار دے کیونکہ تیرا لشکر ہی غالب و فتح مند ہے

مِنْ حِزْبِکَ فَاِنَّ حِزْبَکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَاجْعَلْنِیْ

اور مجھے اپنے گروہ میں قرار دے کیونکہ تیرا گروہ ہی ہر لحاظ سے بہتری پانے والا ہے اور مجھے اپنے دوستوں میں

مِنْ اَوْلِیَآئِکَ فَاِنَّ اَوْلِیَآئَکَ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ

سے قرار دے کیونکہ تیرے دوستوں کو نہ کوئی اندیشہ ہوتا ہے اور نہ وہ افسردہ و غمگین ہوتے ہیں۔ اے اللہ! میرے

یَحْزَنُوْنَ اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیْ فَاِنَّہٗ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ

لیے میرے دین کو آراستہ کر دے اس لیے کہ وہ میرے ہر معاملہ میں حفاظت کا ذریعہ ہے اور میری آخرت کو بھی

لِیْ اٰخِرَتِیْ فَاِنَّھَا دَارُ مَقَرِّیْ وَاِلَیْھَا مِنْ مُّجَاوَرَۃِ اللِّئَامِ مَفَرِّیْ

سنوار دے کیونکہ وہ میری مستقل منزل اور دنی و فرومایہ لوگوں سے (پیچھا چھڑا کر) نکل بھاگنے کی جگہ ہے اور

وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّالْوَفَاۃَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ

میری زندگی کو ہر نیکی میں اضافہ کا باعث اور میری موت کو ہر رنج و تکلیف سے راحت و سکون کا ذریعہ قرار دے

كُلِّ شَرٍّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ وَتَمَامِ عِدَّةِ

اے اللہ! محمدؐ جو نبیوں کے خاتم اور پیغمبروں کے سلسلہ کے فرد آخر ہیں ان پر اور ان کی پاک و پاکیزہ آل اور

الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَاَصْحَابِهِ الْمُنْتَجَبِيْنَ

برگزیدہ اصحاب پر رحمت نازل فرما اور مجھے اس روز سہ شنبہ میں تین چیزیں عطا فرما۔ وہ یہ کہ میرے کسی گناہ کو باقی

وَهَبْ لِيْ فِي الثُّلَثَاءِ ثَلَاثًا لَّا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ

نہ رہنے دے مگر یہ کہ اسے بخش دے اور نہ کسی غم کو مگر یہ کہ اسے برطرف کردے اور نہ کسی دشمن کو مگر یہ کہ اُسے دور کردے

وَلَا غَمًّا اِلَّا اَذْهَبْتَهٗ وَلَا عَدُوًّا اِلَّا دَفَعْتَهٗ بِبِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ

بسم اللہ کے واسطہ سے جو (اللہ تعالیٰ کے) تمام ناموں میں سے بہتر نام (پر مشتمل) ہے اور اللہ کے نام کے واسطہ

بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ اَسْتَدْفِعُ كُلَّ مَكْرُوْهٍ اَوَّلُهٗ

سے جو زمین و آسمان کا پروردگار ہے میں تمام ناپسندیدہ چیزوں کا دفعیہ چاہتا ہوں۔ جن میں اول درجہ پر اس کی

سَخَطُهٗ وَاَسْتَجْلِبُ كُلَّ مَحْبُوْبٍ اَوَّلُهٗ رِضَاهُ فَاخْتِمْ لِيْ

ناراضگی ہے اور تمام پسندیدہ چیزوں کو سمیٹ لینا چاہتا ہوں۔ جن میں سب سے مقدم اس کی رضامندی ہے۔

مِنْكَ بِالْغُفْرَانِ يَا وَلِيَّ الْاِحْسَانِ

اے فضل واحسان کے مالک تو اپنی جانب سے میرا خاتمہ بخشش ومغفرت پر فرما

☆☆☆☆☆

دعائے روز چہار شنبہ (بدھ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ

تمام تعریف اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے رات کو پردہ بنایا اور نیند کو آرام وراحت کا ذریعہ اور دن کو حرکت

نُشُوْرًا لَّکَ الْحَمْدُ اَنْ بَعَثْتَنِیْ مِنْ مَّرْقَدِیْ وَلَوْ شِئْتَ جَعَلْتَه‘

وعمل کے لیے قرار دیا۔ تمام تعریف تیرے ہی لیے ہے کہ تو نے مجھے میری خواب گاہ سے زندہ اور سلامت اٹھایا

سَرْمَدًا حَمْدًا دَآئِمًا لَّا یَنْقَطِعُ اَبَدًا وَّلَا یُحْصِیْ لَه‘ الْخَلَآئِقُ

اور اگر تو چاہتا تو اسے دائمی خواب گاہ بنا دیتا۔ ایسی حمد جو ہمیشہ ہمیشہ رہے۔ جس کا سلسلہ قطع نہ ہو اور نہ مخلوق اس کی

عَدَدًا اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْ خَلَقْتَ فَسَوَّیْتَ وَقَدَّرْتَ

گنتی کا شمار کر سکے۔ بارالٰہا! تمام تعریف تیرے ہی لیے ہے کہ تو نے پیدا کیا تو ہر لحاظ سے درست

وَقَضَیْتَ وَاَمَتَّ وَاَحْیَیْتَ وَاَمْرَضْتَ وَشَفَیْتَ وَعَافَیْتَ وَاَبْلَیْتَ

پیدا کیا اندازہ مقرر کیا اور حکم نافذ کیا، موت دی اور زندہ کیا۔ بیمار ڈالا اور شفا بھی بخشی، عافیت دی

وَعَلَی الْعَرْشِ اسْتَوَیْتَ وَعَلَی الْمُلْکِ احْتَوَیْتَ اَدْعُوْکَ

اور مبتلا بھی کیا اور تو عرش پر متمکن ہوا اور ملک پر چھا گیا۔ میں تجھ سے دعا مانگنے میں اس شخص

دُعَآءَ مَنْ ضَعُفَتْ وَسِیْلَتُه‘ وَانْقَطَعَتْ حِیْلَتُه‘ وَاقْتَرَبَ اَجَلُه‘

کا سا طرزِ عمل اختیار کرتا ہوں جس کا وسیلہ کمزور، چارۂ کار ختم اور موت کا ہنگام نزدیک ہو۔

وَتَدَانٰی فِی الدُّنْیَا اَمَلُه‘ وَاشْتَدَّتْ اِلٰی رَحْمَتِکَ فَاقَتُه‘

دنیا میں اس کی امیدوں کا دامن سمٹ چکا ہو اور تیری رحمت کی جانب اس کی احتیاج شدید ہو اور اپنی

وَعَظُمَتْ لِتَفْرِیْطِهٖ حَسْرَتُه‘ وَکَثُرَتْ زَلَّتُه‘ وَ عَثْرَتُه‘ وَخَلُصَتْ

کوتاہیوں کی وجہ سے اُسے بڑی حسرت اور اس کی لغزشوں اور خطاؤں کی کثرت ہو اور

لِوَجْهِکَ تَوْبَتُه‘ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَعَلٰی اَهْلِ

تیری بارگاہ میں صدق نیت سے اس کی توبہ ہو چکی ہو۔ تو اب خاتم الانبیاء محمدؐ

بَیْتِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ وَارْزُقْنِیْ شَفَاعَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

اور ان کی پاک و پاکیزہ آل پر رحمت نازل فرما اور مجھے محمدؐ کی شفاعت نصیب کر اور

وَاٰلِهٖ وَلَا تَحْرِمْنِیْ صُحْبَتَهٗ اِنَّکَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ

مجھے ان کی ہم نشینی سے محروم نہ کر اس لیے کہ تو تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے

اَللّٰهُمَّ اقْضِ لِیْ فِی الْاَرْبَعَآءِ اَرْبَعًا اِجْعَلْ قُوَّتِیْ فِیْ طَاعَتِکَ

بارالٰہا! اس روز چہار شنبہ میں میری چار حاجتیں پوری کردے۔ یہ کہ اطمینان ہو تو تیری فرمانبرداری

وَنَشَاطِیْ فِیْ عِبَادَتِکَ وَرَغْبَتِیْ فِیْ ثَوَابِکَ وَزُهْدِیْ فِیْمَا

میں، سرور ہو تو تیری عبادت میں، خواہش ہو تو تیرے ثواب کی جانب اور کنارہ کشی ہو تو ان چیزوں سے

یُوْجِبُ لِیْ اَلِیْمَ عِقَابِکَ اِنَّکَ لَطِیْفٌ لِّمَا تَشَآءُ

جو تیرے دردناک عذاب کا باعث ہیں۔ بے شک تو جس چیز کے لیے چاہے اپنے لطف کو کارفرما کرتا ہے

☆☆☆☆☆

دعائے روز پنج شنبہ (جمعرات)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ اللَّیْلَ مُظْلِمًا بِقُدْرَتِهٖ وَجَآءَ بِالنَّهَارِ

سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے اپنی قدرت سے اندھیری رات کو رخصت کیا اور اپنی رحمت سے روشن

مُبْصِرًا بِرَحْمَتِهٖ وَکَسَانِیْ ضِیَآئَهٗ وَاَنَا فِیْ نِعْمَتِهٖ اَللّٰهُمَّ

دن نکالا اور اس کی روشنی کا زرتار جامہ مجھے پہنایا اور اس کی نعمت سے بہرہ مند کیا۔ بارالٰہا! جس طرح تو نے

فَکَمَآ اَبْقَیْتَنِیْ لَهٗ فَاَبْقِنِیْ لِاَمْثَالِهٖ وَصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ

اس دن کے لیے مجھے باقی رکھا اسی طرح اس جیسے دوسرے دنوں کے لیے زندہ رکھ۔ اور اپنے پیغمبر محمدؐ اور ان کی

وَّاٰلِهٖ وَلَا تَفْجَعْنِیْ فِیْهِ وَفِیْ غَیْرِهٖ مِنَ اللَّیَالِیْ وَالْاَیَّامِ

آل پر رحمت نازل فرما اور اس دن میں اور اس کے علاوہ اور راتوں اور دنوں میں حرام امور کے بجالانے اور گناہ

بِارْتِكَابِ الْمَحَارِمِ وَاكْتِسَابِ الْمَاثِمِ وَارْزُقْنِي خَيْرَهٗ

و معاصی کے ارتکاب کرنے سے رنجیدہ خاطر نہ کر اور مجھے اس دن کی بھلائی اور جو اس کے بعد ہے

وَخَيْرَمَا فِيْهِ وَخَيْرَ مَابَعْدَهٗ وَاصْرِفْ عَنِّيْ شَرَّهٗ وَشَرَّ مَافِيْهِ

اس کی بھلائی عطا کر۔اوراس دن کی برائی اور جو کچھ اس دن میں ہے اس کی برائی اور جو

وَشَرَّمَابَعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ بِذِمَّةِ الْاِسْلَامِ اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ

اس کے بعد ہے اس کی برائی مجھ سے دور کردے اے اللہ! میں اسلام کے عہدو پیان کے ذریعہ

وَبِحُرْمَةِ الْقُرْاٰنِ اَعْتَمِدُ عَلَيْكَ وَبِمُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى

تجھ سے توسل چاہتا ہوں اور قرآن کی عزت و حرمت کے واسطہ سے تجھ پر بھروسہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَسْتَشْفِعُ لَدَيْكَ فَاعْرِفِ اَللّٰهُمَّ

کرتا ہوں اور محمد مصطفیٰؐ کے وسیلہ سے تیری بارگاہ میں شفاعت کا طلب گار ہوں۔ تو اے میرے

ذِمَّتِيَ الَّتِيْ رَجَوْتُ بِهَا قَضَاءَ حَاجَتِيْ يَاۤاَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

معبود! میرے اس عہدو پیان پر نظر کر جس کے وسیلہ سے حاجت برآری کا امیدوار ہوں۔ اے رحم

اَللّٰهُمَّ اقْضِ لِيْ فِي الْخَمِيْسِ خَمْسًا لَّا يَتَّسِعُ لَهَا اِلَّا كَرَمُكَ

کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ بارالہا! اس روز پنجشنبہ میں میری پانچ حاجتیں برلا جن کی

وَلَا يُطِيْقُهَا اِلَّا نِعَمُكَ سَلَامَةً اَقْوٰى بِهَا عَلٰى طَاعَتِكَ

سمائی تیرے ہی دامن کرم میں ہے اور تیری ہی نعمتوں کی فراوانی ان کی متحمل ہوسکتی ہے۔ ایسی سلامتی دے جس

وَعِبَادَةً اَسْتَحِقُّ بِهَا جَزِيْلَ مَثُوْبَتِكَ وَسَعَةً فِي الْحَالِ

سے تیری فرمانبرداری کی قوت حاصل کر سکوں۔ ایسی توفیق عبادت دے جس سے تیرے

مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ وَاَنْ تُؤْمِنَنِيْ فِيْ مَوَاقِفِ الْخَوْفِ بِاَمْنِكَ

ثواب عظیم کا مستحق قرار پاؤں اور سردست رزق حلال کی فراوانی اور خوف و خطر کے مواقع

وَتَجْعَلَنِیْ مِنْ طَوَارِقِ الْھُمُوْمِ وَالْغُمُوْمِ فِیْ حِصْنِکَ

پر اپنے امن کے ذریعہ مطمئن کردے اور غموں اور فکروں کے ہجوم سے اپنی پناہ میں رکھ۔

وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْ تَوَسُّلِیْ بِہٖ شَافِعًا

محمدؐ اور ان کی آلؑ پر رحمت نازل فرما اور ان سے میرے توسل کو قیامت کے دن سفارش کرنے والا

یَّوْمَ الْقِیَامَۃِ نَافِعًا اِنَّکَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ

نفع بخشنے والا قرار دے ۔ بیشک تو رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے

☆☆☆☆☆

دعائے روزِ آدینہ (جمعہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْاَوَّلِ قَبْلَ الْاِنْشَآءِ وَالْاِحْیَآءِ وَالْاٰخِرِ بَعْدَ فَنَآءِ

تمام تعریف اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو پیدا کرنے اور زندگی بخشنے سے پہلے موجود تھا اور تمام چیزوں کے

الْاَشْیَآءِ الْعَلِیْمِ الَّذِیْ لَا یَنْسٰی مَنْ ذَکَرَہٗ وَلَا یَنْقُصُ مَنْ

فنا ہونے کے بعد باقی رہے گا۔ وہ ایسا علم والا ہے کہ جو اسے یاد رکھے اسے بھولتا نہیں۔

شَکَرَہٗ وَلَا یَخِیْبُ مَنْ دَعَاہُ وَلَا یَقْطَعُ رَجَآءَ مَنْ رَّجَاہُ اَللّٰھُمَّ

جو اس کا شکر ادا کرے اس کے ہاں کمی نہیں ہونے دیتا۔ جو اُسے پکارے اسے محروم نہیں کرتا۔ جو اس سے

اِنِّیْ اُشْھِدُکَ وَکَفٰی بِکَ شَھِیْدًا وَاُشْھِدُ جَمِیْعَ مَلَآئِکَتِکَ

امید رکھے اس کی امید نہیں توڑتا۔ بارالٰہا! میں تجھے گواہ کرتا ہوں اور تو گواہ ہونے کے لحاظ سے بہت کافی ہے۔

وَسُکَّانَ سَمٰوَاتِکَ وَحَمَلَۃَ عَرْشِکَ وَمَنْ بَعَثْتَ مِنْ اَنْبِیَآئِکَ

اور تیرے تمام فرشتوں اور تیرے آسمانوں میں بسنے والوں اور تیرے عرش کے اٹھانے والوں اور تیرے فرستادہ

وَرُسُلِکَ وَاَنْشَاْتَ مِنْ اَصْنَافِ خَلْقِکَ اَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّکَ

نبیوں اور رسولوں اور تیری پیدا کی ہوئی قسم قسم کی مخلوقات کو اپنی گواہی پر گواہ کرتا ہوں کہ

اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَلَا عَدِیْلَ

تو ہی معبود ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔تو وحدہٗ لا شریک ہے تیرا کوئی ہمسر نہیں ہے

وَلَا خُلْفَ لِقَوْلِکَ وَلَا تَبْدِیْلَ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

تیرے قول میں نہ وعدہ خلافی ہوتی ہے اور نہ کوئی تبدیلی ۔ اور یہ کہ محمدؐ تیرے خاص

وَاٰلِهٖ عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ اَدّٰی مَاحَمَّلْتَهٗ اِلَی الْعِبَادِ

بندے اور رسولؐ ہیں جن چیزوں کی ذمہ داری تو نے ان پر عائد کی وہ بندوں تک پہنچا دیں۔

وَجَاهَدَ فِی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَقَّ الْجِهَادِ وَاَنَّهٗ بَشَّرَ بِمَا هُوَ

انہوں نے خدائے بزرگ و برتر کی راہ میں جہاد کر کے حق جہاد ادا کیا اور صحیح صحیح ثواب کی خوشخبری

حَقٌّ مِّنَ الثَّوَابِ وَاَنْذَرَ بِمَا هُوَ صِدْقٌ مِّنَ الْعِقَابِ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنِیْ

دی اور واقعی عذاب سے ڈرایا۔ بارالٰہا! جب تک تو مجھے زندہ رکھے اپنے دین پر

عَلٰی دِیْنِکَ مَآ اَحْیَیْتَنِیْ وَلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنِیْ وَهَبْ

ثابت قدم رکھ اور جب کہ تو نے مجھے ہدایت کر دی تو میرے دل کو بے راہ نہ ہونے دے اور مجھے

لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اپنے پاس سے رحمت عطا کر۔ بیشک تو ہی (نعمتوں کا) بخشنے والا ہے۔ محمدؐ اور ان کی آلؑ پر رحمت نازل

وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِیْ مِنْ اَتْبَاعِهٖ وَشِیْعَتِهٖ وَاحْشُرْنِیْ فِیْ

فرما اور ہمیں ان کے اتباع اور ان کی جماعت میں سے قرار دے اور ان کے گروہ میں محشور فرما اور نماز جمعہ کے

زُمْرَتِهٖ وَوَفِّقْنِیْ لِاَدَآءِ فَرْضِ الْجُمُعَاتِ وَمَا اَوْجَبْتَ عَلَیَّ فِیْهَا

فریضہ اور اس دن کی دوسری عبادتوں کے بجا لانے اور ان فرائض پر عمل کرنے والوں پر

مِنَ الطَّاعَاتِ وَقَسَمْتَ لِاَهْلِهَا مِنَ الْعَطَآءِ فِیْ یَوْمِ الْجَزَآءِ

قیامت کے دن جو عطائیں تو نے تقسیم کی ہیں انہیں حاصل کرنے کی توفیق مرحمت فرما

اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ

بے شک تو صاحب اقتدار اور حکمت والا ہے۔

☆☆☆☆☆

دعائے روز شنبہ (ہفتہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ کَلِمَةِ الْمُعْتَصِمِیْنَ وَمَقَالَةِ الْمُتَحَرِّزِیْنَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ

مدد اللہ تعالیٰ کے نام سے جو حفاظت چاہنے والوں کا کلمۂ کلام اور پناہ ڈھونڈنے والوں کا ورد زبان ہے اور

تَعَالٰی مِنْ جَوْرِ الْجَآئِرِیْنَ وَکَیْدِ الْحَاسِدِیْنَ وَبَغْیِ

خداوند تعالیٰ سے پناہ چاہتا ہوں ستم گاروں کی ستم رانی، حاسدوں کی فریب کاری اور ظالموں کے ظلم ناروا سے

الظَّالِمِیْنَ وَاَحْمَدُهٗ فَوْقَ حَمْدِ الْحَامِدِیْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ

میں اس کی حمد کرتا ہوں (اور سوال کرتا ہوں کہ وہ اس حمد کو) تمام حمد کرنے والوں کی حمد پر فوقیت دے۔

الْوَاحِدُ بِلَا شَرِیْکٍ وَالْمَلِکُ بِلَا تَمْلِیْکٍ لَا تُضَآدُّ

بارالہا! تو ایک اکیلا ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں اور بغیر کسی مالک کے بنائے تو مالک و فرمانروا ہے۔

فِیْ حُکْمِکَ وَلَا تُنَازَعُ فِیْ مُلْکِکَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی

تیرے حکم کے آگے کوئی روک کھڑی نہیں کی جاسکتی اور نہ تیری سلطنت وفرمانروائی میں تجھ سے ٹکر لی جاسکتی ہے

مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَاَنْ تُوْزِعَنِیْ مِنْ شُکْرِ نُعْمَاکَ

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو اپنے عبد خاص اور رسول حضرت محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور اپنی نعمتوں پر ایسا

مَا تَبْلُغُ بِیْ غَایَةَ رِضَاکَ وَاَنْ تُعِیْنَنِیْ عَلٰی طَاعَتِکَ وَلُزُوْمِ

شکر میرے دل میں ڈال دے جس سے تو اپنی خوشنودی کی آخری حد تک مجھے پہنچا دے اور اپنی نظر عنایت

عِبَادَتِکَ وَاسْتِحْقَاقِ مَثُوْبَتِکَ بِلُطْفِ عِنَایَتِکَ وَتَرْحَمْنِیْ

سے اطاعت، عبادت کی پابندی اور ثواب کا استحقاق حاصل کرنے میں میری مدد فرمائے اور جب تک مجھے

بِصَدِّیْ عَنْ مَّعَاصِیْکَ مَا اَحْیَیْتَنِیْ وَتُوَفِّقَنِیْ لِمَایَنْفَعُنِیْ

زندہ رکھے گناہوں سے باز رکھنے میں مجھ پر رحم کرے اور جب تک مجھے باقی رکھے ان چیزوں کی توفیق دے جو

مَا اَبْقَیْتَنِیْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِکِتَابِکَ صَدْرِیْ وَتَحُطَّ بِتِلَاوَتِهٖ

میرے لیے سودمند ہوں اور اپنی کتاب کے ذریعہ میرا سینہ کھول دے اور اس کی تلاوت کے وسیلہ سے میرے

وِزْرِیْ وَتَمْنَحَنِی السَّلَامَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَنَفْسِیْ وَلَاتُوْحِشْ بِیْ

گناہ چھانٹ دے اور جان وایمان کی سلامتی عطا فرمائے اور میرے دوستوں کو (میرے گناہوں کے باعث)

اَهْلَ اُنْسِیْ وَتُتِمَّ اِحْسَانَکَ فِیْمَا بَقِیَ مِنْ عُمْرِیْ

وحشت میں نہ ڈالے اور جس طرح میری گزشتہ زندگی میں احسانات کیے ہیں اسی طرح بقیہ زندگی میں مجھ پر

کَمَآ اَحْسَنْتَ فِیْمَا مَضٰی مِنْهُ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اپنے احسانات کی تکمیل فرمائے ۔ اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے

☆☆☆☆☆

ساتواں باب

نماز تہجد کی فضیلت و کیفیت

شب بیداری اور اس کی فضیلت میں صاحبان عصمت وطہارت علیہم السلام سے بہت سی روایات وارد ہوئی ہیں۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ شب بیداری مومن کا شرف ہے اور نماز تہجد بدن کی صحت اور دن کے گناہوں کا کفارہ ہے اور وحشت قبر کے دور ہونے کا سبب نیز چہرے کی رونق، بدن کی خوشبو اور روزی میں اضافے کا ذریعہ ہے، جس طرح مال اور اولاد دنیاوی زندگی کی زینت ہیں اس طرح رات کے آخری حصے میں آٹھ رکعت تہجد اور وتر آخرت کی زینت ہیں اور بعض اوقات حق تعالیٰ ان ہر دو زینتوں کو اپنے کچھ بندوں کے ہاں یکجا بھی کر دیتا ہے۔ پس جھوٹا ہے وہ شخص جو یہ کہتا ہے کہ میں نماز تہجد پڑھتا ہوں اور دن کو بھوکا رہ جاتا ہوں، کیونکہ نماز تہجد روزی کی ضامن ہے۔

۔۔۔ ایک روایت میں ہے کہ کسی نے امام زین العابدینؑ سے پوچھا: آخر اس کی وجہ کیا ہے کہ جو لوگ نماز شب ادا کرتے ہیں ان کے چہرے دوسروں سے زیادہ نورانی ہوتے ہیں؟ اس پر آپؑ نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ خدائے تعالیٰ کے ساتھ خلوت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں اپنے نور سے ڈھانپ دیتا ہے۔

۔۔۔ جب حضرت مریمؑ کی وفات ہوگئی تو اُن کے فرزند حضرت عیسیٰؑ نے اُن سے کہا: ماں جی! میرے ساتھ بات کریں، آیا آپ چاہتی ہیں کہ دنیا میں واپس آ جائیں؟ انہوں نے کہا: ہاں! مگر اس لیے کہ سخت سردی کی راتوں میں نماز تہجد ادا کروں اور سخت گرمی کے دنوں میں روزے رکھوں۔ اے فرزند عزیز! یہ بڑا ہی کٹھن راستہ ہے۔

﴿باقیات الصالحات، ص۔ ۱۲۳۰﴾

عبدالرحمن بن حجاج سے روایت ہے کہ امام جعفر صادقؑ جب رات کے آخری

حصے میں بیدار ہو کر اٹھ کھڑے ہوتے تو یہ دعا اتنی بلند آواز سے پڑھتے کہ گھر کے تمام افراد سن لیتے:

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ھَوْلِ الْمُطَّلَعِ وَ وَسِّعْ عَلَیَّ ضِیْقَ الْمَضْجَعِ

اے معبود! پیش آمدہ ہولناکیوں میں میری مدد فرما۔ میری قبر کی تنگی کو کشادگی میں بدل دینا

وَارْزُقْنِیْ خَیْرَ مَا قَبْلَ الْمَوْتِ وَارْزُقْنِیْ خَیْرَ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ

اور موت سے پہلے مجھے بھلائی عطا کرنا اور موت کے بعد بھی بھلائی نصیب فرمانا

﴿اصول کافی باترجمہ وشرح سید ہاشم رسولی، جلد۴،ص۔۳۱۴﴾ ﴿الشافی ترجمہ اصول کافی، جلد۲،ص۔۵۳۲﴾

نماز تہجد کی کیفیت

نماز تہجد آٹھ رکعت ہے۔ اور دو رکعت نماز شفع اور ایک رکعت نماز وتر پھر مجازاً سب کو نماز تہجد کہہ دیا جاتا ہے۔ یہ نماز نصف شب کے بعد اور طلوع فجر سے پہلے دو دو رکعت کر کے پڑھی جاتی ہے۔ اگر وقت کافی ہو تو پہلی دو رکعتوں میں بہتر یہ ہے کہ ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد تیس (۳۰) بار یا کم از کم تین بار سورۂ اخلاص پڑھی جائے اور باقی چھ رکعتوں میں جو سورے چاہے پڑھے۔

بعد ازاں نماز شفع کی دو رکعت پڑھے۔ نمازی کو اختیار ہے کہ دونوں رکعتوں میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ قل ھو اللہ احد پڑھے یا پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ قل اعوذ برب الناس اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورۂ قل اعوذ برب الفلق پڑھے اور سلام کے بعد یہ دعا پڑھے:

اِلٰھِیْ تَعَرَّضَ لَکَ فِیْ ھٰذَا اللَّیْلِ الْمُتَعَرِّضُوْنَ وَقَصَدَکَ

میرے معبود! طلب کرنے والوں نے آج رات خود کو تیرے ہی سامنے پیش کیا ہے ارادہ کرنے والوں نے

الْقَاصِدُوْنَ وَاَمَّلَ فَضْلَکَ وَمَعْرُوْفَکَ الطَّالِبُوْنَ وَلَکَ فِیْ

تیری ہی بارگاہ کا ارادہ کیا ہے اور حاجتمندوں نے تیرے ہی فضل و احسان سے امید باندھی ہوئی ہے آج کی

هٰذَاللَّيْلِ نَفَحَاتٌ وَّجَوَائِزُ وَعَطَايَا وَمَوَاهِبُ تَمُنُّ بِهَا عَلٰى مَنْ

رات میں تیری مہربانیاں تیری بخشش تیری عطائیں اور تیرے ہی انعاموں کی ہے کہ تو اپنے بندوں

تَشَآءُ مِنْ عِبَادِكَ وَتَمْنَعُهَا مَنْ لَّمْ تَسْبِقْ لَهُ الْعِنَايَةُ مِنْكَ

میں سے جس پر چاہے ان سے احسان فرمائے اور اس سے روک لے جس پر تیری توجہ اور عنایت نہ

وَهَآ اَنَاذَا عُبَيْدُكَ الْفَقِيْرُ اِلَيْكَ الْمُؤَمِّلُ فَضْلَكَ وَمَعْرُوْفَكَ

ہوئی ہو اور یہ میں ہوں تیرا حقیر بندہ کہ تیرا محتاج ہوں اور تیرے فضل واحسان کی امید رکھتا ہوں

فَاِنْ كُنْتَ يَامَوْلَایَ تَفَضَّلْتَ فِیْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ

پس اے میرے مولا! اگر آج کی رات میں تو اپنی مخلوق میں کسی پر دادودہش کرے

خَلْقِكَ وَعُدْتَّ عَلَيْهِ بِعَآئِدَةٍ مِّنْ عَطْفِكَ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

اور اس کو انعام عطا فرمائے وہ انعام عطا فرمائے جو تیری مہربانی کے ساتھ ہو تو رحمت نازل فرما

وَّاٰلِ مُحَمَّدِ نِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الْخَيِّرِيْنَ الْفَاضِلِيْنَ وَجُدْ عَلَیَّ

محمدؐ اور آل محمدؐ پر جو صاف ہیں پاک ہیں نیکوکار ہیں اور بافضیلت ہیں اور اپنے فضل اور

بِطَوْلِكَ وَمَعْرُوْفِكَ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

احسان سے مجھ پر بخشائش کر اے جہانوں کے پالنے والے اور رحمت ہو اللہ کی محمدؐ پر

خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا اِنَّ اللّٰهَ حَمِيْدٌ

جو نبیوں میں آخری نبی ہیں اور ان کی آل پر جو پاکیزہ ہیں اور سلام ہو بہت سلام بے شک

مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَدْعُوْكَ كَمَآ اَمَرْتَ فَاسْتَجِبْ لِیْ

اللہ خوبی والا شان والا ہے اے معبود! میں تجھ سے دعا کرتا ہوں جیسے تو نے حکم دیا تو

كَمَا وَعَدْتَ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

اپنے وعدے کے مطابق اسے قبول فرما کیونکہ تو اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا

اس کے بعد ایک رکعت نماز وتر پڑھے جس میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ اخلاص

ایک بار پڑھے۔ یا سورۂ اخلاص تین بار اور معوذتین (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) ایک ایک بار پڑھے اور پھر دعائے قنوت کے لیے ہاتھ بلند کرے اور اس میں مقررہ دعائے قنوت (اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا) کے علاوہ سات بار (هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ) (یہ آتش دوزخ سے تیری پناہ لینے والے کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے) پڑھے اور ستر بار استغفار کرے یعنی (اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ) پڑھے اور اگر وقت وسیع ہو تو تین سو بار (اَلْعَفْوَ) پڑھے۔ جیسا کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام پڑھا کرتے تھے اور آخر میں یہ دعا پڑھے:

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ

اے رب مجھے بخش دے مجھ پر رحم کر اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو بڑا توبہ قبول کرنے

التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

والا معاف کرنے والا مہربان ہے

اور بہتر ہے کہ اپنا بائیاں ہاتھ دعا کے لیے بلند کرے اور دائیں ہاتھ سے یہ تعداد شمار کرے۔

ایضاح

مشہور یہ ہے کہ نماز وتر کے قنوت میں چالیس عدد زندہ یا مردہ مومنین کا نام لے کر اس طرح ان کے لیے دعائے مغفرت کی جائے (اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لفلان و فلان و فلان) مگر نماز شب کے خصوصی ادعیہ واذکار میں اس کا کوئی تذکرہ نہیں ملتا ہاں البتہ بعض عمومی روایات میں وارد ہے کہ اگر چالیس اہل ایمان کے لیے نام بنام دعا کی جائے تو اس طرح کرنے سے اپنی دعا قبول ہوتی ہے اور غالباً اس سے علماء نے یہ استنباط کیا ہے کہ اس مقام استجابت دعا میں اہل ایمان کو یاد کیا جائے۔ تا کہ ان کی برکت سے خدائے رحیم و کریم اس کے حال زار پر رحم فرمائے اور اس کی مغفرت فرمائے۔ واللہ العالم۔ سلام کے بعد تسبیح جناب سیدہؑ پڑھ کر اس نماز کا اختتام کیا جائے۔ واللہ الموفق۔

﴿زاد العباد لیوم المعاد، ص۔۱۱۱۔۱۱۲﴾

آٹھواں باب

سوتے اور جاگتے وقت کی دعائیں

(۱) حضرت امام جعفر صادق سے مروی ہے کہ روزانہ سات مرتبہ پڑھے:

اَسْئَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ

میں خدا سے جنت مانگتا ہوں اور جہنم سے خدا کی پناہ لیتا ہوں

تو جہنم کہتی ہے کہ خدایا تو اسے مجھ سے بچالے۔ ﴿باقیات الصالحات، ص ۱۲۶۴﴾

(۲) آپؑ ہی سے مروی ہے کہ اگر کوئی مومن روزانہ چالیس گناہ کرے اور پھر پشیمان ہو کر یہ کلمات پڑھے تو خدا اس کے گناہ بخش دے گا:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ بَدِیْعُ

اس خدا سے معافی مانگتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ زندہ پائندہ اور آسمانوں اور زمین کو

السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَاَسْئَلُهٗ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیَّ

پیدا کرنے والا جلال و اکرام کا مالک اور سوال کرتا ہوں کہ وہ میری توبہ قبول کرلے

﴿ایضاً ص ۱۲۶۴﴾

(۳) آپؑ ہی سے مروی ہے کہ جو شخص روزانہ سات مرتبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ نِعْمَةٍ کَانَتْ اَوْهِیَ کَآئِنَةٌ

خدا کی حمد ہے ہر اس نعمت پر جو پہلے ملی تھی یا اب ملی ہے

کہے تو اس نے تمام گذشتہ اور آئندہ نعمتوں کا شکر ادا کر دیا۔ ﴿زاد العباد لیوم المعاد، ص ۱۱۴﴾

(۴) امام جعفر صادقؑ ہی سے روایت ہے کہ جو شخص روزانہ پچیس مرتبہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

اے اللہ بخش دے تمام مومنین و مومنات کو اور تمام مسلمین و مسلمات کو

تو حق تعالیٰ اس کے لئے تمام گزرے ہوئے اور آئندہ قیامت تک آنے والے مومنوں کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھ دے گا، اتنی ہی تعداد میں اس کے گناہ بخش دے گا اور بہشت میں اس کے اتنے ہی درجات بلند کردے گا۔

﴿ایضاً ص۔۱۱۴﴾﴿باقیات الصالحات، ص۔۱۲۶۴۔۱۲۶۵﴾

(۵) اس دعا کے پڑھنے کا بہت زیادہ ثواب ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو دنیا میں بہت مہربان اور آخرت میں بہت رحم کرنے والا ہے

فَاكْفِنَا يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ يَا كَافِيَ الْمُهِمَّاتِ

ہمارے لیے کافی ہو جا اے حاجتوں کو پورا کرنے والے اے بڑے بڑے اہم کاموں میں مکمل مدد کرنے والے

اِنَّکَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ

بے شک تو ہر چیز پر مکمل قدرت رکھتا ہے

﴿اردو ترجمہ ذریعۃ النجات، موسوم بہ ہدیہ علویہ، ص۔۱۶۸﴾

(۶) امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ دنیا و آخرت کی حاجتوں کے لیے یہ دعا پڑھا کرو:

اَللّٰهُمَّ اَوْسِعْ عَلَيَّ فِيْ رِزْقِيْ وَ امْدُدْ لِيْ فِيْ عُمْرِيْ وَ اغْفِرْلِيْ

اے معبود میرا رزق فراواں کردے میری عمر میں طوالت دے میرے گناہ معاف کردے اور مجھے

ذَنْبِیْ وَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ تَنْتَصِرُ بِهٖ لِدِیْنِکَ وَلَا تَسْتَبْدِلْ بِیْ غَیْرِیْ

ان لوگوں میں رکھ جن کے ذریعے تو دین کی مدد کرتا ہے اور میری جگہ کسی اور کو نہ لائیو

﴿اصول کافی باترجمہ وشرح سید ہاشم رسولی، جلد ۴، ص ۳۸۴﴾ ﴿الشافی ترجمہ اصول کافی، جلد ۲، ص ۵۸۶﴾

(۷) حضرت رسول اکرمؐ سے روایت ہے کہ جو شخص دس مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

اَعْدَدْتُ لِکُلِّ هَوْلٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِکُلِّ هَمٍّ وَّ غَمٍّ مَّاشَآءَ

میں تیار ہوں کہ ہر دہشت پر کہوں نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے ہر غم و اندیشے میں کہوں جو چاہے

اللّٰهُ وَلِکُلِّ نِعْمَةٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلِکُلِّ رَخَآءٍ اَلشُّکْرُ لِلّٰهِ وَلِکُلِّ

اللہ ہر نعمت پر کہوں حمد ہے اللہ کے لیے ہر راحت میں کہوں شکر ہے خدا کا عجیب امر پر

اُعْجُوْبَةٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلِکُلِّ ذَنْبٍ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَلِکُلِّ مُصِیْبَةٍ

کہوں پاک تر ہے اللہ ہر گناہ پر کہوں اللہ سے معافی مانگتا ہوں ہر مصیبت پر کہوں ہم اللہ کے لیے ہیں

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ وَلِکُلِّ ضِیْقٍ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَلِکُلِّ قَضَآءٍ

اور اسی کی طرف پلٹ جائیں گے ہر تکلیف میں کہوں مجھے اللہ کافی ہے ہر ہونی شدنی پر کہوں میں

وَّقَدَرٍ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ وَلِکُلِّ عَدُوٍّ اعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ

اللہ ہی پر بھروسہ کرتا ہوں ہر دشمن کے لیے کہوں میں خدا کی پناہ لیتا ہوں اور ہر اطاعت

وَلِکُلِّ طَاعَةٍ وَّ مَعْصِیَةٍ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

اور نافرمانی پر کہوں نہیں کوئی حرکت و قوت مگر وہ جو اللہ بلند و بزرگ سے ہے

تو اللہ اس کے چار ہزار گناہان کبیرہ معاف کردے گا۔ سکرات موت، فشار قبر اور قیامت کے ایک لاکھ ہولناک مناظر سے بچا لے گا۔ شیطان اور اس کے لشکروں سے محفوظ رکھے گا۔ اُس کا قرض ادا فرمائے گا اور تمام رنج و غم دور کردے گا۔

﴿باقیات الصالحات، ص۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸﴾

(۸) امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جو شخص روزانہ دس مرتبہ یہ دعا پڑھے گا:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا

میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی نہیں معبود سوائے اللہ کے وہ یکتا ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں وہ معبود ہے

صَمَدًا لَّمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا

اکیلا، یگانہ بے نیاز کہ جس کی نہ کوئی زوجہ ہے اور نہ کوئی فرزند

تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے پینتالیس ہزار نیکیاں لکھ دے گا اُس کی پینتالیس ہزار برائیاں مٹا دے گا اور بہشت میں اُس کے پینتالیس ہزار درجے بلند کر دے گا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ یہ کلمات حرز ہوتے ہیں اُس دن اُس کو بچانے کے لیے شیطان اور سلطان کے شر سے اور گناہان کبیرہ اُس کا احاطہ نہیں کرتے۔

﴿اصول کافی باترجمہ و شرح سید ہاشم رسولی، جلد۴، ص۔۲۸۶۔۲۸۷﴾ ﴿الشافی ترجمہ اصول کافی، جلد۲، ص۔۵۱۱﴾

(۹) حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا: جو شخص روزانہ پندرہ مرتبہ کہے:

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ حَقًّا حَقًّا لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ عُبُوْدِيَّةً وَّ رِقًّا

نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور یہی حق ہے نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اُسی کی عبودیت اور غلامی ہے

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ اِيْمَانًا وَّ صِدْقًا

نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے ایمان بھی ہے اور تصدیق بھی

تو حق تعالیٰ اس سے نظر رحمت نہیں ہٹائے گا۔

﴿ایضاً ص۔۲۸۷﴾ ﴿ایضاً ص۔۵۱۲﴾

(۱۰) جو شخص روزانہ سات مرتبہ یہ دعا پڑھے اس کے دنیا و عقبیٰ کے امور کی کفایت کی جائے گی:

حَسْبِیَ اللّٰہُ رَبِّیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

مجھے اللہ کافی ہے۔ اللہ میرا رب ہے نہیں کوئی معبود مگر وہی میں اس پر بھروسہ کرتا ہوں اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے

﴿بحار الانوار، جلد ۱۸، جز ۸۶، ص۔ ۵۱﴾

(۱۱) حضرت امام محمد باقرؑ نے ابوحمزہ سے فرمایا: دنیا و آخرت کی حاجات کے لیے روزانہ ایک بار یہ دعا پڑھی جائے:

بِسْمِ اللّٰہِ حَسْبِیَ اللّٰہُ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ خَیْرَ

خدا کے نام سے میرے لیے اللہ کافی ہے میں اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں اے معبود! میں تجھ سے اپنے تمام امور کی

اُمُوْرِیْ کُلِّھَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ

بہتری کا سوال کرتا ہوں اور تیری پناہ لیتا ہوں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے۔

﴿اصول کافی با ترجمہ و شرح سید ہاشم رسولی، جلد ۴، ص۔ ۳۱۸﴾ ﴿الشافی ترجمہ اصول کافی جلد ۲، ص۔ ۵۳۵﴾

(۱۲) حضور اکرمؐ سونے سے پہلے آیت الکرسی کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَ کَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ

خدا کے نام سے میں خدا پر ایمان لایا ہوں اور طاغوت کا انکار کیا ہے

اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ فِیْ مَنَامِیْ وَفِیْ یَقْظَتِیْ

اے معبود تو نیند اور بیداری میں میری حفاظت فرما

﴿ایضاً، ص۔ ۳۱۰: ۳۱۱﴾ ﴿ایضاً، ص۔ ۵۳۰﴾

(۱۳) اگر ہو سکے تو سوتے وقت خدا سے ان کلمات سے پناہ مانگو:

اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِقُدْرَةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِجَلَالِ اللّٰهِ وَ اَعُوْذُ

پناہ لیتا ہوں عزت خدا کی پناہ لیتا ہوں قدرت خدا کی پناہ لیتا ہوں دبدبہ خدا کی پناہ لیتا ہوں اقتدار خدا کی

بِسُلْطَانِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِجَمَالِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِدَفْعِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِمَنْعِ اللّٰهِ

پناہ لیتا ہوں زیبائی خدا کی پناہ لیتا ہوں دفاع خدا کی پناہ لیتا ہوں حفظ خدا کی پناہ لیتا ہوں

وَاَعُوْذُ بِجَمْعِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِمُلْكِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ

گروہ خدا کی پناہ لیتا ہوں ملکیت خدا کی اور پناہ لیتا ہوں ذات خدا کی او ر پناہ لیتا ہوں

بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ وَ بَرَءَ وَذَرَءَ

خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی ہر چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی اور پھیلائی

﴿ایضاً،ص۔۳۱۲: ۳۱۳﴾﴿ایضاً،ص۔۵۳۱﴾

(۱۴) حضرت امام جعفر صادق یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

يَا مَنْ يَّشْكُرُ الْيَسِيْرَ وَيَعْفُوْعَنِ الْكَثِيْرِ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

اے وہ جو اپنی مخلوق کے تھوڑے سے عمل نیک پر شکر گزار ہوتا ہے اور بہت سے گناہوں کو بخش دیتا ہے

اغْفِرْلِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ ذَهَبَتْ لَذَّتُهَا وَبَقِيَتْ تَبِعَتُهَا

اور وہ غفور رحیم ہے میرے وہ گناہ بخش دے جن کی لذت تو ختم ہو گئی مگر ان کا وبال باقی ہے۔

﴿ایضاً،ص۔۳۸۴﴾﴿باقیات الصالحات،ص۔۱۴۲۱﴾

(۱۵) امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جس نے سوتے وقت تین بار کہا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَلَا فَقَهَرَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بَطَنَ فَخَبَرَ

حمد ہے خدا کے لیے جو بلند ہوا تو غالب رہا حمد ہے خدا کے لیے جو پوشیدہ ہے تو باخبر ہے حمد ہے

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَلَکَ فَقَدَرَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُحْیِی

خدا کے لیے جو مالک ہے تو قدرت رکھتاہے اور حمد ہے خدا کے لیے جو مردوں کو زندہ کرتااور

الْمَوْتٰی وَ یُمِیْتُ الْاَحْیَآءَ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

زندوں کو موت دیتاہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

تو گناہ اسطرح دور ہوجاتے ہیں گویا وہ آج ہی بطن مادر سے نکلا ہے۔

﴿اصول کافی، باترجمہ وشرح سید ہاشم رسولی، جلد۴، ص۳۱۰﴾ ﴿الشافی ترجمہ اصول کافی، جلد۲، ص۔۵۲۹﴾

(۱۶) حضور اکرمؐ نے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا اے فاطمہؑ جب تک یہ عمل نہ کرلیجئے نہ سوئیے:

۱۔ختم قرآن کرلو ۲۔انبیاء کو اپنا شفیع بنالو

۳۔مومنین کو خود سے راضی کرلو ۴۔حج اور عمرہ کو بجالاؤ

پس پیغمبرؐ یہ فرما کر نماز میں مشغول ہوئے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے عرض کی یارسول اللہؐ آپ نے چار چیزوں کا حکم دیا ہے بظاہر تو میں اسوقت ان کے بجالانے پر قدرت نہیں رکھتی۔ حضورؐ نے مسکراتے ہوئے فرمایا: بیٹی جب آپ سورۂ قل ھواللہ تین مرتبہ پڑھیں گی تو گویا تم نے قرآن مجید ختم کرلیا اور جب مجھ پر اور مجھ سے پہلے پیغمبروں پر صلوات پڑھوگی (اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّ صَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ) تو تمام پیغمبر آپ کے شفیع ہونگے جب

آپ مومنین کے لیے استغفار کریں گی (اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ) تو تمام مومنین آپ سے خوش ہوں گے۔اور جب آپ تسبیحات اربعہ (سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ) پڑھیں گی تو گویا آپ نے حج اور عمرہ کرلیا۔

﴿باقیات الصالحات، ص۔۱۴۸۱﴾

(۱۷) جو شخص سوتے وقت تین مرتبہ کہے:

یَفْعَلُ اللّٰہُ مَایَشَآءُ بِقُدْرَتِہٖ وَیَحْکُمُ مَایُرِیْدُ بِعِزَّتِہٖ

خدا جو چاہتا ہے اپنی قدرت سے انجام دیتا ہے اور جو ارادہ ہو اپنی عزت سے اس کا حکم جاری کرتا ہے

تو وہ ایسے ہی ہے جیسے ایک ہزار رکعت نماز ادا کی ہو۔

﴿ایضاً ص۔۱۴۸۲﴾

نواں باب

حمد و مناجات اور چند مشہور دعائیں

حضرت عبدالمطلب

رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جد امجد حضرت عبدالمطلب نے اشعار کی صورت میں فرمایا:

من جهد انسان ولا تعره

انسان مشقت میں ہے اور اس کی سختی کو تیرے سوا

سواک ربی ویکون قره

کوئی چیز دور نہیں کر سکتی اور انسان کو قرار و سکون ایک

لكل عين ناظر تسزه

ایسی آنکھ ہی کے ذریعے حاصل ہو سکتا ہے جو اسے خوش کرے

اعطيته رب فلا تعره

اے میرے پروردگار! ایسی آنکھ تیرا ہی عطیہ ہے اور اسی

لحزن يوجعني مسره

وجہ سے غمگین کرنے والا غم مجھے غمناک نہیں کرتا

﴿محمد بن اسحاق بن یسار م ۱۵۱ھ، سیرۃ ابن اسحٰق مساۃ بکتاب المبتدا والمبعث والمغازی، تعلیق و تحقیق ڈاکٹر محمد حمید اللہ ترجمہ نور الٰہی ایڈووکیٹ، مشمولہ نقوش، لاہور: رسولؐ نمبر، جلد ۱۱، شمارہ ۔ ۱۳۰ (جنوری ۱۹۸۵ء)، ص ۔ ۲۵﴾

حضرت ابوطالب

اسی کتاب میں سے حضورؐ کے عم محترم حضرت ابوطالب کے یہ دو اشعار نقل کیے جاتے ہیں۔ یہ شعب ابی طالب کی دستاویز کے پھاڑنے کے بارے میں ہیں۔ ''باسمک اللھم'' کے الفاظ کے سوا دیمک سارے مضمون کو چاٹ گئی تھی۔ حضرت ابوطالب کے چھ اشعار اس سلسلے میں دیے گئے ہیں۔ ان میں سے پہلے دو شعر نقل کیے جاتے ہیں:

الا ھل اتیٰ الاعداء کافۃ ربنا

خبردار، کیا سب دشمنوں کو یہ بات پہنچ گئی ہے کہ ہمارا پروردگار

علیٰ نایھم واللّٰہ بالناس ارود

ان سے دور ہے باوجودیکہ اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا مہربان ہے

فیخبرھم ان الصحیفۃ مزقت

(کوئی ہے جو) ان کو خبر دے کہ دستاویز چاک کردی گئی ہے

وان کل مالم یرضہ اللّٰہ مفسد

اور جس چیز میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی نہیں وہ برباد ہونے والی ہے

﴿ایضاً، ص-۱۷۵﴾

یہاں پر اس امر کی وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے کہ ابن ہشام نے اپنی کتاب ''سیرۃ النبی کامل (اردو ترجمہ)'' کی جلد اول کے صفحہ ۱۴۳ پر پہلے شعر کا پہلا مصرع اس طرح نقل کیا ہے۔

الا ھل اتی بحرینا صنع ربنا (کیا ہمارے سمندر پار (حبشہ) کے مسافروں کو ہمارے پروردگار کی کارسازی کی بھی کچھ خبر پہنچی ہے)

اسی طرح ابن کثیر (م ۷۷۴ھ) کی کتاب ''البدایۃ والنہایۃ (جلد ۲ ص-۸۰)''

میں اس مصرع کے الفاظ ابن ہشام کی روایت سے مطابقت رکھتے ہیں۔

حضرت علی علیہ السلام:

اب حضرت علیؑ کے تین کلمات درج کئے جاتے ہیں جو مناجات کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کو ادا کر کے یہ محسوس ہوتا ہے کہ "کلام الامام امام الکلام" (امام کا کلام، کلام کا امام ہوتا ہے)۔ تین منظوم کلمات یہ ہیں:

اِلٰهِیْ کَفٰی بِیْ عِزًّا اَنْ اَکُوْنَ لَکَ عَبْدًا

میرے معبود میری عزت کے لیے یہی کافی ہے کہ میں تیرا بندہ ہوں

وَّکَفٰی بِیْ فَخْرًا اَنْ تَکُوْنَ لِیْ رَبًّا

اور میرے لیے یہی فخر کافی ہے کہ تو میرا پروردگار ہے

اَنْتَ کَمَا اُحِبُّ فَاجْعَلْنِیْ کَمَا تُحِبُّ

تو ایسا ہے جیسا کہ میں چاہتا ہوں پس مجھے ایسا بنا دے جیسا تو چاہتا ہے

﴿مفاتیح الجنان، ص-۲۶۶﴾

دعائے کمیل

یہ بہترین دعاؤں میں سے ایک ہے اور یہ حضرت خضرؑ کی دعا ہے۔ حضرت امیر المؤمنینؑ نے یہ دعا کمیل بن زیاد کو تعلیم فرمائی جو حضرتؑ کے اصحاب خاص میں سے ہیں۔ یہ دعا شب نیمہ شعبان اور ہر شب جمعہ میں پڑھی جاتی ہے جو شر دشمنان سے تحفظ، وسعت و فراوانیٔ رزق اور گناہوں کی مغفرت کا موجب ہے۔

﴿مفاتیح الجنان، ص-۱۳۷﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کے نام سے (شروع) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَسْئَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ

اے معبود میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رحمت کے ذریعے جو ہر شے پر محیط ہے

وَّبِقُوَّتِکَ الَّتِیْ قَھَرْتَ بِھَا کُلَّ شَیْءٍ وَّخَضَعَ لَھَا کُلُّ شَیْءٍ

تیری قوت کے ذریعے جس سے تو نے ہر شئی کو زیر نگیں کیا اور اس کے سامنے ہر شئی جھکی ہوئی

وَّذَلَّ لَھَا کُلُّ شَیْءٍ وَّبِجَبَرُوْتِکَ الَّتِیْ غَلَبْتَ بِھَا کُلَّ شَیْءٍ

اور ہر شئی زیر ہے تیرے جبروت کے ذریعے جس سے تو ہر شئی پر غالب ہے ہے تیری عزت

وَّبِعِزَّتِکَ الَّتِیْ لَایَقُوْمُ لَھَا شَیْءٌ وَّبِعَظَمَتِکَ الَّتِیْ مَلَأَتْ کُلَّ

کے ذریعے جس کے آگے کوئی چیز ٹھہرتی نہیں تیری عظمت کے ذریعے جس نے ہر چیز کو پر کر دیا

شَیْءٍ وَّبِسُلْطَانِکَ الَّذِیْ عَلَا کُلَّ شَیْءٍ وَّبِوَجْھِکَ الْبَاقِیْ بَعْدَ

تیری سلطنت کے ذریعے جو ہر چیز سے بلند ہے تیرے ظہور کے ذریعے جو ہر چیز کی فنا کے بعد باقی رہے گا

فَنَآءِ کُلِّ شَیْءٍ وَّبِاَسْمَآئِکَ الَّتِیْ مَلَاَتْ اَرْکَانَ کُلِّ شَیْءٍ

سوال کرتا ہوں تیرے ناموں کے ذریعے جنہوں نے ہر چیز کے اجزاء کو پر کر رکھا ہے تیرے علم کے ذریعے

وَّبِعِلْمِکَ الَّذِیْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ وَّبِنُوْرِ وَجْھِکَ الَّذِیْ اَضَآءَ

جس نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے اور تیری ذات کے نور کے ذریعے جس سے ہر چیز روشن ہوئی ہے

لَہٗ کُلُّ شَیْءٍ یَانُوْرُ یَاقُدُّوْسُ یَآاَوَّلَ الْاَوَّلِیْنَ وَیَآاٰخِرَالْاٰخِرِیْنَ

یا نور یا قدوس اے اولین میں سب سے اول اور اے آخرین میں سب سے آخر

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تَھْتِکُ الْعِصَمَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیَ

اے معبود! میرے ان گناہوں کو معاف کردے جو پردہ فاش کرتے ہیں خدایا ! میرے وہ گناہ

الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُنْزِلُ النِّقَمَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُغَیِّرُ النِّعَمَ

معاف کردے جن سے عذاب نازل ہوتا ہے خدا وندا میرے وہ گناہ بخش دے جن سے نعمتیں

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تَحْبِسُ الدُّعَآءَ

زائل ہوتی ہیں اے معبود ! میرے وہ گناہ معاف فرما جو دعا کو روک لیتے ہیں

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُنْزِلُ الْبَلَآءَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ کُلَّ

اے اللہ! میرے وہ گناہ بخش دے جن سے بلا نازل ہوتی ہے اے خدا میرا ہروہ گناہ معاف فرما

ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ وَکُلَّ خَطِیْئَۃٍ اَخْطَاْتُھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتَقَرَّبُ اِلَیْکَ

جو میں نے کیا ہے اور ہر لغزش سے درگزر کر جو مجھ سے ہوئی ہے اے اللہ! میں تیرے ذکر کے ذریعے

بِذِکْرِکَ وَاَسْتَشْفِعُ بِکَ اِلٰی نَفْسِکَ وَاَسْئَلُکَ بِجُوْدِکَ

تیرا تقرب چاہتا ہوں اور تیری ذات کو تیرے حضور اپنا سفارشی بناتا ہوں تیرے جود

اَنْ تُدْنِیَنِیْ مِنْ قُرْبِکَ وَاَنْ تُوْزِعَنِیْ شُکْرَکَ وَاَنْ تُلْھِمَنِیْ

کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اپنا قرب عطا فرما اور توفیق دے کہ تیرا شکر ادا کروں

ذِکْرَکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ سُؤَالَ خَاضِعٍ مُّتَذَلِّلٍ خَاشِعٍ

اور میری زبان پر اپنا ذکر جاری فرما اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں جھکے ہوئے گرے ہوئے

اَنْ تُسَامِحَنِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَتَجْعَلَنِیْ بِقَسْمِکَ

ڈرے ہوئے کی طرح کہ مجھ سے چشم پوشی فرما مجھ پر رحمت کر مجھے اپنی تقسیم پر

رَاضِیًا قَانِعًا وَّفِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ مُتَوَاضِعًا اَللّٰھُمَّ وَاَسْئَلُکَ

راضی وقانع اور ہر قسم کے حالات میں نرم خو رہنے والا بنادے یااللہ !

سُؤَالَ مَنِ اشْتَدَّتْ فَاقَتُہٗ وَاَنْزَلَ بِکَ عِنْدَ الشَّدَآئِدِ حَاجَتَہٗ

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس شخص کی طرح جو سخت تنگی میں ہو سختیوں

وَعَظُمَ فِیْمَا عِنْدَکَ رَغْبَتُہٗ اَللّٰھُمَّ عَظُمَ سُلْطَانُکَ

میں پڑا اپنی حاجت لے کر تیرے پاس آیا ہوں اور جو کچھ تیرے پاس ہے اس

وَعَلَامَكَانُكَ وَخَفِيَ مَكْرُكَ وَظَهَرَ اَمْرُكَ وَغَلَبَ قَهْرُكَ

میں زیادہ رغبت رکھتا ہوں اے اللہ تیری سلطنت عظیم اور تیرا مقام بلند ہے تیری تدبیر

وَجَرَتْ قُدْرَتُكَ وَلَايُمْكِنُ الْفِرَارُ مِنْ حُكُومَتِكَ اَللّٰهُمَّ لَآ

پوشیدہ اور تیرا امر ظاہر ہے تیرا قہر غالب تیری قدرت کارگر ہے اور تیری حکومت سے فرار

اَجِدُ لِذُنُوبِيْ غَافِرًا وَّلَا لِقَبَآئِحِيْ سَاتِرًا وَّلَا لِشَيْءٍ مِّنْ عَمَلِيَ

ممکن نہیں خداوندا میں تیرے سوا کسی کو نہیں پاتا جو میرے گناہ بخشنے والا میری

الْقَبِيْحِ بِالْحَسَنِ مُبَدِّلًا غَيْرَكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَ

برائیوں کو چھپانے والا اور میرے برے عمل کو نیکی میں بدل دینے والا ہو

بِحَمْدِكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَتَجَرَّاْتُ بِجَهْلِيْ وَسَكَنْتُ اِلٰى

نہیں کوئی معبود سوائے تیرے تو پاک ہے اور حمد تیرے ہی لیے ہے میں نے اپنے نفس پر

قَدِيْمِ ذِكْرِكَ لِيْ وَمَنِّكَ عَلَيَّ اَللّٰهُمَّ مَوْلَايَ كَمْ مِّنْ قَبِيْحٍ

ظلم کیا اپنی جہالت کی وجہ سے جرأت کی اور میں نے تیری قدیم یاد آوری

سَتَرْتَهٗ وَكَمْ مِّنْ فَادِحٍ مِّنَ الْبَلَآءِ اَقَلْتَهٗ وَكَمْ مِّنْ عِثَارٍ وَقَيْتَهٗ

اور اپنے لیے تیری بخشش پر بھروسہ کیا ہے اے اللہ ! میرے مولا کتنے ہی گناہوں کی تو نے

وَكَمْ مِّنْ مَّكْرُوْهٍ دَفَعْتَهٗ وَكَمْ مِّنْ ثَنَآءٍ جَمِيْلٍ لَّسْتُ اَهْلًا لَّهٗ

پردہ پوشی کی اور کتنی ہی سخت بلاؤں سے مجھے بچالیا کتنی ہی لغزشیں معاف فرمائیں

نَشَرْتَهٗ اَللّٰهُمَّ عَظُمَ بَلَآئِيْ وَاَفْرَطَ بِيْ سُوْٓءُ حَالِيْ وَ قَصُرَتْ بِيْ

اور کتنی ہی برائیاں مجھ سے دور کیں تو نے میری کتنی ہی تعریفیں عام کیں جن کا

اَعْمَالِيْ وَقَعَدَتْ بِيْٓ اَغْلَالِيْ وَحَبَسَنِيْ عَنْ نَّفْعِيْ بُعْدُ اَمَلِيْ

میں ہرگز اہل نہ تھا اے معبود! میری مصیبت عظیم ہے بدحالی کچھ زیادہ ہی بڑھ چکی

وَخَدَعَتْنِیُ الدُّنْیَابِغُرُوْرِھَاوَنَفْسِیْ بِجِنَا یَتِھَاوَمِطَالِیْ یَاسَیِّدِیْ

ہے میرے اعمال بہت کم ہیں گناہوں کی زنجیر نے مجھے جکڑ لیا ہے لمبی

فَاسْئَلُکَ بِعِزَّتِکَ اَنْ لَّایَحْجُبَ عَنْکَ دُعَآئِیْ سُوْٓءُ عَمَلِیْ

آرزوؤں نے مجھے اپنا قیدی بنا رکھا ہے دنیا نے اپنی دھوکہ بازی سے اورنفس نے جرائم اور

وَفِعَالِیْ وَلَا تَفْضَحْنِیْ بِخَفِیِّ مَااطَّلَعْتَ عَلَیْهِ مِنْ سِرِّیْ وَلَا

حیلہ سازی سے مجھ کو فریب دیا ہے اے میرے آقا میں تیری عزت کا واسطہ دے کر سوال کرتا

تُعَاجِلْنِیْ بِالْعُقُوْبَةِ عَلٰی مَاعَمِلْتُهٗ فِیْ خَلَوَاتِیْ مِنْ سُوْٓءِ فِعْلِیْ

ہوں کہ میری بدعملی و بدکرداری میری دعا کو تجھ سے نہ روکے اور تو مجھے میرے پوشیدہ کاموں سے

وَاِسَآءَتِیْ وَدَوَامِ تَفْرِیْطِیْ وَجَهَالَتِیْ وَکَثْرَةِ شَهَوَاتِیْ وَغَفْلَتِیْ

رسوا نہ کرے جن میں تو میرے راز کو جانتا ہے اور مجھے اس پر سزادینے میں جلدی نہ کر

وَکُنِ اللّٰهُمَّ بِعِزَّتِکَ لِیْ فِیْ کُلِّ الْاَحْوَالِ رَءُ وْفًاوَّعَلَیَّ فِیْ

جو میں نے خلوت میں غلط کام کیا برائی کی ہمیشہ کوتاہی کی اس میں میری نادانی

جَمِیْعِ الْاُمُوْرِ عَطُوْفًااِلٰهِیْ وَرَبِّیْ مَنْ لِّیْ غَیْرُکَ

خواہشوں کی کثرت اور غفلت بھی ہے اور اے میرے اللہ تجھے تیری عزت کا واسطہ کہ میرے

اَسْئَلُهٗ کَشْفَ ضُرِّیْ وَالنَّظَرَفِیْ اَمْرِیْ اِلٰهِیْ وَمَوْلَایَ اَجْرَیْتَ

لیے ہر حال میں مہربان رہ اور تمام امور میں مجھ پر عنایت فرمامیرے معبود میرے رب

عَلَیَّ حُکْمًااتَّبَعْتُ فِیْهِ هَوٰی نَفْسِیْ وَلَمْ اَحْتَرِسْ فِیْهِ مِنْ تَزْیِیْنِ

تیرے سوامیرا کون ہے جس سے سوال کروں کہ میری تکلیف دور کردے اور میرے معاملے پرنظر رکھے

عَدُوِّیْ فَغَرَّنِیْ بِمَآ اَهْوٰی وَاَسْعَدَهٗ عَلٰی ذٰلِکَ الْقَضَآءُ

میرے معبود اور میرے مولا تو نے میرے لیے حکم صادر فرمایا لیکن میں نے اس میں خواہش کا کہا مانا

فَتَجَاوَزْتُ بِمَاجَرٰى عَلَیَّ مِنْ ذٰلِکَ بَعْضَ حُدُوْدِکَ

اور میں دشمن کی فریب کاری سے بچ نہیں سکا اس نے میری خواہشوں میں دھوکہ دیا اور وقت نے اس کا

وَخَالَفْتُ بَعْضَ اَوَامِرِکَ فَلَکَ الْحَمْدُ عَلَیَّ فِیْ جَمِیْعِ

ساتھ دیا پس تو نے حکم صادر کیا میں نے اس میں تیری بعض حدود کو توڑا اور تیرے بعض احکام کی مخالفت

ذٰلِکَ وَلَا حُجَّةَ لِیْ فِیْمَا جَرٰی عَلَیَّ فِیْهِ قَضَآؤُکَ وَاَلْزَمَنِیْ

کی پس حمد ہے تیرے لیے ان سب کا بار مجھ پر ہے اور میرے پاس کوئی حجت نہیں اس میں جو فیصلہ تو نے

حُکْمُکَ وَبَلَاؤُکَ وَقَدْ اَتَیْتُکَ یَآ اِلٰهِیْ بَعْدَ تَقْصِیْرِیْ

میرے لیے کیا اور آمادہ کیا مجھے تیرے حکم اور تیری آزمائش نے کہ اے اللہ تیرے حضور آیا ہوں

وَاِسْرَافِیْ عَلٰی نَفْسِیْ مُعْتَذِرًا نَادِمًا مُنْکَسِرًا مُسْتَقِیْلًا مُسْتَغْفِرًا

جب کہ میں نے کوتاہی کی اور اپنے نفس پر زیادتی کی ہے میں عذر خواہ پشیمان ہارا ہوا معافی کا طالب

مُنِیْبًا مُقِرًّا مُذْعِنًا مُعْتَرِفًا لَآ اَجِدُ مَفَرًّا مِمَّا کَانَ مِنِّیْ وَلَا مَفْزَعًا

بخشش کا سوالی تائب گناہوں کا اقراری سرنگوں اقبالی ہوں جو کچھ مجھ سے ہوا نہ اس سے فرار کی راہ ہے

اَتَوَجَّهُ اِلَیْهِ فِیْ اَمْرِیْ غَیْرَ قَبُوْلِکَ عُذْرِیْ وَاِدْخَالِکَ اِیَّایَ فِیْ

نہ کوئی جائے پناہ کہ اپنے معاملے میں اس کی طرف توجہ کروں سوائے اس کے کہ تو میرا عذر قبول کرے

سَعَةِ رَحْمَتِکَ اَللّٰهُمَّ فَاقْبَلْ عُذْرِیْ وَارْحَمْ شِدَّةَ ضُرِّیْ

اور مجھے اپنی وسیع تر رحمت میں داخل کر دے اے معبود بس میرا عذر قبول فرما میری سخت تکلیف پر رحم کر

وَفُکَّنِیْ مِنْ شَدِّ وَثَاقِیْ یَارَبِّ ارْحَمْ ضَعْفَ بَدَنِیْ وَرِقَّةَ جِلْدِیْ

اور بھاری مشکل سے رہائی دے اے پروردگار میرے بدن کی کمزوری جلد کی نازکی ہڈیوں کی باریکی

وَدِقَّةَ عَظْمِیْ یَامَنْ بَدَءَ خَلْقِیْ وَذِکْرِیْ وَتَرْبِیَتِیْ وَبِرِّیْ وَتَغْذِیَتِیْ

پر رحم فرما اے وہ ذات جس نے میری خلقت ذکر پرورش نیکی اور غذا کا آغاز کیا اپنے پہلے کرم

هَبْنِیْ لِاِبْتِدَآءِ كَرَمِكَ وَسَالِفِ بِرِّكَ بِیْ یَآ اِلٰهِیْ وَسَیِّدِیْ

اور گزری نیکی کے تحت مجھے معاف فرما اے میرے معبود میرے آقا اور میرے رب آیا میں یہ سمجھوں

وَرَبِّیْٓ اَتُرَاكَ مُعَذِّبِیْ بِنَارِكَ بَعْدَ تَوْحِیْدِكَ وَبَعْدَ مَاانْطَوٰی

کہ تو مجھے اپنی آگ کا عذاب دے گا جبکہ تیری توحید کا معترف ہوں اس کے ساتھ میرا دل تیری

عَلَیْهِ قَلْبِیْ مِنْ مَّعْرِفَتِكَ وَلَهِجَ بِهٖ لِسَانِیْ مِنْ ذِكْرِكَ

معرفت سے لبریز ہے اور میری زبان تیرے ذکر میں لگی ہوئی ہے میرا ضمیر تیری محبت سے گندھا ہوا ہے

وَاعْتَقَدَهٗ ضَمِیْرِیْ مِنْ حُبِّكَ وَبَعْدَ صِدْقِ اعْتِرَافِیْ وَدُعَآئِیْ

اور اپنے گناہوں کے سچے اعتراف اور تیری ربوبیت کے آگے میری عاجزانہ پکار کے بعد بھی تو

خَاضِعًا لِرُبُوْبِیَّتِكَ هَیْهَاتَ اَنْتَ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ تُضَیِّعَ مَنْ رَّبَّیْتَهٗٓ

مجھے عذاب دے گا ہرگز نہیں تو بلند ہے اس سے کہ جسے پالا ہوا سے ضائع کرے یا جسے قریب کیا

اَوْتُبْعِدَ مَنْ اَدْنَیْتَهٗ اَوْتُشَرِّدَ مَنْ اٰوَیْتَهٗٓ اَوْتُسَلِّمَ اِلَی الْبَلَآءِ مَنْ

ہو اسے دور کرے یا جسے پناہ دی اسے چھوڑ دے یا جس کی سرپرستی کی اور اس پر مہربانی کی ہو

كَفَیْتَهٗ وَرَحِمْتَهٗ وَلَیْتَ شِعْرِیْ یَاسَیِّدِیْ وَاِلٰهِیْ وَمَوْلَایَ

اسے مصیبت کے حوالے کر دے اے کاش میں جانتا اے میرے آقا میرے معبود اور میرے مولا کہ آیا

اَتُسَلِّطُ النَّارَ عَلٰی وُجُوْهٍ خَرَّتْ لِعَظَمَتِكَ سَاجِدَةً وَّعَلٰٓی

تو آگ میں ڈالے گا ان چہروں کو جو (تیری) عظمت کے سامنے سجدے میں پڑے ہیں اور ان زبانوں کو

اَلْسُنٍ نَّطَقَتْ بِتَوْحِیْدِكَ صَادِقَةً وَّ بِشُكْرِكَ مَادِحَةً وَّعَلٰی

جو تیری توحید کے بیان میں سچی ہیں اور شکر کے ساتھ تیری تعریف کرتی ہیں اور ان دلوں کو جو تحقیق کے

قُلُوْبٍ نِ اعْتَرَفَتْ بِاِلٰهِیَّتِكَ مُحَقِّقَةً وَّعَلٰی ضَمَآئِرَحَوَتْ مِنَ

ساتھ تجھے معبود مانتے ہیں اور ان ضمیروں کو جو تیری معرفت سے پُر ہو کر تجھ سے خائف ہیں تو

الْعِلْمِ بِكَ حَتّٰى صَارَتْ خَاشِعَةً وَّعَلٰى جَوَارِحَ سَعَتْ اِلٰى

انہیں آگ میں ڈالے گا ؟ اور ان اعضاء کو جو فرمانبرداری سے تیری عبادت گاہوں کی طرف دوڑتے

اَوْطَانِ تَعَبُّدِكَ طَآئِعَةً وَّاَشَارَتْ بِاسْتِغْفَارِكَ مُذْعِنَةً

ہیں اور یقین کے ساتھ تیری مغفرت کے طالب ہیں (تو انہیں آگ میں ڈالے) تیری ذات سے

مَّاهٰكَذَاالظَّنُّ بِكَ وَلَآ اُخْبِرْنَابِفَضْلِكَ عَنْكَ يَاكَرِيْمُ يَارَبِّ

ایسا گمان نہیں نہ یہ تیرے فضل کے مناسب ہے اے کریم اے پروردگار!

وَاَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفِيْ عَنْ قَلِيْلٍ مِّنْ بَلَآءِ الدُّنْيَاوَعُقُوْبَاتِهَا وَمَا

دنیا کی تکلیفوں اور مصیبتوں کے مقابل تو میری ناطاقتی کو جانتا ہے

يَجْرِيْ فِيْهَامِنَ الْمَكَارِهِ عَلٰى اَهْلِهَاعَلٰٓى اَنَّ ذٰلِكَ بَلَآءٌ وَّ

اور اہل دنیا پر جو تنگیاں آتی ہیں (میں انہیں برداشت نہیں کرسکتا) اگرچہ اس

مَكْرُوْهٌ قَلِيْلٌ مَّكْثُهٗ يَسِيْرٌ بَقَآؤُهٗ قَصِيْرٌ مُّدَّتُهٗ فَكَيْفَ

تنگی وسختی کا ٹھہراؤ کم اور بقاء کا وقت تھوڑا اور مدت کوتاہ ہے تو پھر کیونکر میں

احْتِمَالِيْ لِبَلَآءِ الْاٰخِرَةِ وَجَلِيْلِ وُقُوْعِ الْمَكَارِهِ فِيْهَاوَهُوَ بَلَآءٌ

آخرت کی مشکلوں کو جھیل سکوں گا جو بڑی سخت ہیں اور وہ ایسی تکلیفیں ہیں جن کی

تَطُوْلُ مُدَّتُهٗ وَيَدُوْمُ مَقَامُهٗ وَلَا يُخَفَّفُ عَنْ اَهْلِهٖ لِاَنَّهٗ لَا يَكُوْنُ

مدت طولانی اقامت دائمی اور ان میں کسی کے لیے کمی نہیں ہوگی اس لیے کہ وہ

اِلَّاعَنْ غَضَبِكَ وَانْتِقَامِكَ وَسَخَطِكَ وَهٰذَا مَالَاتَقُوْمُ لَهٗ

تیرے غضب تیرے انتقام اور تیری ناراضی سے آتی ہیں اور یہ وہ سختیاں ہیں جن کے سامنے

السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ يَا سَيِّدِيْ فَكَيْفَ لِيْ وَاَنَاعَبْدُكَ الضَّعِيْفُ

زمین آسمان بھی کھڑے نہیں رہ سکتے تو اے آقا مجھ پر کیا گزرے گی جبکہ میں تیرا کمزور پست

الذَّلِيلُ الْحَقِيرُ الْمِسْكِينُ الْمُسْتَكِينُ يَاۤاِلٰهِیْ وَرَبِّیْ وَسَيِّدِیْ

بے حیثیت بے مایہ اور بے بس بندہ ہوں اے میرے معبود میرے رب میرے آقا

وَمَوْلَایَ لِاَیِّ الْاُمُوْرِ اِلَيْکَ اَشْكُوْ وَلِمَا مِنْهَا اَضِجُّ وَاَبْكِیْ

اور میرے مولا ! میں کن کن باتوں کی تجھ سے شکایت کروں اور کس کس کے لیے نالہ وشیون کروں ؟

لِاَلِيْمِ الْعَذَابِ وَشِدَّتِهٖۤ اَمْ لِطُوْلِ الْبَلَاۤءِ وَمُدَّتِهٖ فَلَئِنْ صَيَّرْتَنِیْ

دردناک عذاب کی سختی کے لیے یا مصیبت کے طول ومدت کے لیے پس اگر تونے مجھے

لِلْعُقُوْبَاتِ مَعَ اَعْدَآئِکَ وَجَمَعْتَ بَيْنِیْ وَبَيْنَ اَهْلِ بَلَآئِکَ

عذاب وعقاب میں اپنے دشمنوں کے ساتھ رکھا اور مجھے اور اپنے عذابیوں کو اکٹھا کردیا

وَفَرَّقْتَ بَيْنِیْ وَ بَيْنَ اَحِبَّآئِکَ وَاَوْلِيَآئِکَ فَهَبْنِیْ يَاۤاِلٰهِیْ

اور مجھے اور اپنے دوستوں اور محبوں میں دوری ڈال دی تو اے میرے معبود

وَسَيِّدِیْ وَمَوْلَایَ وَرَبِّیْ صَبَرْتُ عَلٰی عَذَابِکَ فَكَيْفَ اَصْبِرُ

میرے آقا میرے مولا اور میرے رب تو ہی بتا کہ میں تیرے عذاب پر صبر کرلوں تو تجھ سے

عَلٰی فِرَاقِکَ وَهَبْنِیْ صَبَرْتُ عَلٰی حَرِّ نَارِکَ فَكَيْفَ اَصْبِرُ عَنِ

دوری پر کیسے صبر کروں گا اور مجھے بتا کہ میں نے تیری آگ کی تپش پر صبر کرلیا

النَّظَرِ اِلٰی كَرَامَتِکَ اَمْ كَيْفَ اَسْكُنُ فِی النَّارِ وَرَجَآئِیْ

تو تیرے کرم سے کس طرح چشم پوشی کرسکوں گا یا کیسے آگ میں پڑا رہوں گا جب کہ میں تیرے

عَفْوُکَ فَبِعِزَّتِکَ يَا سَيِّدِیْ وَمَوْلَایَ اُقْسِمُ صَادِقًا لَّئِنْ

عفو وبخشش کا امید وار ہوں پس قسم ہے تیری عزت کی اے میرے آقا اور مولا سچی

تَرَكْتَنِیْ نَاطِقًا لَّاَضِجَّنَّ اِلَيْکَ بَيْنَ اَهْلِهَا ضَجِيْجَ الْاٰمِلِيْنَ

قسم کہ اگر تونے میری گویائی باقی رہنے دی تو میں اہل نار کے درمیان تیرے حضور فریاد کروں گا

وَلَاَصْرُخَنَّ اِلَیْکَ صُرَاخَ الْمُسْتَصْرِخِیْنَ وَلَاَبْکِیَنَّ عَلَیْکَ

آرزومندوں کی طرح اور تیرے سامنے نالہ کروں گا جیسے مدد گار کے متلاشی کرتے ہیں تیرے

بُکَآءَ الْفَاقِدِیْنَ وَلَاُ نَادِیَنَّکَ اَیْنَ کُنْتَ یَاوَلِیَّ الْمُؤْمِنِیْنَ یَاغَایَةَ

سامنے یوں گریہ کروں گا ناچیزوں کی طرح اور تجھے پکاروں گا کہاں ہے تو اے مومنوں کے مدد گار،

اٰمَالِ الْعَارِفِیْنَ یَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ یَا حَبِیْبَ قُلُوْبِ الصَّادِقِیْنَ

اے عارفوں کی امیدوں کے مرکز اے بے چاروں کی دادرسی کرنے والے اے سچے لوگوں کے دلی دوست

وَیَآاِلٰـهَ الْعَالَمِیْنَ اَفَتُرَاکَ سُبْحَانَکَ یَآاِلٰهِیْ وَبِحَمْدِکَ

اور اے عالمین کے معبود کیا میں تجھے دیکھتا ہوں تو پاک ہے اس سے اے میرے اللہ تیری حمد کے ساتھ

تَسْمَعُ فِیْهَاصَوْتَ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ سُجِنَ فِیْهَابِمُخَالَفَتِهٖ وَذَاقَ طَعْمَ

کہ تو وہاں سے بندۂ مسلم کی آواز سن رہا ہے جو بوجہ نافرمانی دوزخ میں ہے اپنی برائی کے باعث

عَذَابِهَا بِمَعْصِیَتِهٖ وَحُبِسَ بَیْنَ اَطْبَاقِهَابِجُرْمِهٖ وَ جَرِیْرَتِهٖ وَهُوَ

عذاب کا ذائقہ چکھ رہا ہے اور اپنے جرم گناہ پر جہنم کے طبقوں کے بیچوں بیچ بند ہے

یَضِجُّ اِلَیْکَ ضَجِیْجَ مُؤَمِّلٍ لِّرَحْمَتِکَ وَ یُنَادِیْکَ بِلِسَانِ

وہ تیرے سامنے گریہ کر رہا ہے تیری رحمت کے امیدوار کی طرح اور

اَهْلِ تَوْحِیْدِکَ وَیَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِرُبُوْبِیَّتِکَ یَامَوْلَایَ فَکَیْفَ

اہل توحید کی زبان میں تجھے پکار رہا ہے اور تیرے حضور تیری ربوبیت کو وسیلہ بنارہا ہے

یَبْقٰی فِی الْعَذَابِ وَهُوَ یَرْجُوْ مَا سَلَفَ مِنْ حِلْمِکَ

اے میرے مولا ! پس کس طرح وہ عذاب میں رہے گا جب (کہ) وہ تیرے گزشتہ حلم کا

اَمْ کَیْفَ تُؤْلِمُهُ النَّارُ وَهُوَ یَاْمُلُ فَضْلَکَ

امید وار ہے یا پھر آگ کیونکر اسے تکلیف دے گی جب وہ تیرے فضل

وَرَحْمَتَکَ اَمْ کَیْفَ یُحْرِقُہٗ لَهِیْبُهَا وَاَنْتَ تَسْمَعُ صَوْتَہٗ وَتَرٰی

اور رحمت کی امید رکھتا ہے یا آگ کے شعلے کیسے اس کو جلائیں گے جب تو اسکی آواز سنتا

مَکَانَہٗ اَمْ کَیْفَ یَشْتَمِلُ عَلَیْہِ زَفِیْرُهَا وَاَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفَہٗ اَمْ

اور اس کے مقام کو دیکھتا ہے یا کیسے آگ کے شرارے اسے گھیریں گے جب

کَیْفَ یَتَقَلْقَلُ بَیْنَ اَطْبَاقِهَا وَاَنْتَ تَعْلَمُ صِدْقَہٗ اَمْ کَیْفَ تَزْجُرُہٗ

تو اس کی ناتوانی کو جانتا ہے یا کیسے وہ جہنم کے طبقوں میں پریشان رہے گا جب تو اس کی سچائی

زَبَانِیَتُهَا وَهُوَ یُنَادِیْکَ یَارَبَّہٗ اَمْ کَیْفَ یَرْجُوْ فَضْلَکَ فِیْ عِتْقِہٖ

سے واقف ہے یا کیسے جہنم کے فرشتے اسے جھڑکیں گے جب وہ تجھے پکارتا ہے اے میرے رب

مِنْهَا فَتَتْرُکُہٗ فِیْهَا هَیْهَاتَ مَاذٰلِکَ الظَّنُّ بِکَ وَلَا الْمَعْرُوْفُ

یا کیسے ممکن ہے کہ وہ خلاصی میں تیرے فضل کا امیدوار ہوا اور تو اسے جہنم میں رہنے دے

مِنْ فَضْلِکَ وَلَا مُشْبِہٌ لِمَا عَامَلْتَ بِہِ الْمُوَحِّدِیْنَ مِنْ بِرِّکَ

ہرگز نہیں تیرے بارے میں یہ گمان نہیں ہوسکتا نہ تیرے فضل کا ایسا تعارف ہے نہ یہ توحید پرستوں پر

وَاِحْسَانِکَ فَبِالْیَقِیْنِ اَقْطَعُ لَوْلَا مَا حَکَمْتَ بِہٖ مِنْ تَعْذِیْبِ

تیرے احسان وکرم کے ساتھ مشابہ ہے پس میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر تو نے اپنے دشمنوں کو آگ کا

جَاحِدِیْکَ وَقَضَیْتَ بِہٖ مِنْ اِخْلَادِ مُعَانِدِیْکَ لَجَعَلْتَ

عذاب دینے کا حکم نہ دیا ہوتا اور اپنے مخالفوں کو ہمیشہ اس میں رکھنے کا فیصلہ نہ کیا ہوتا تو

النَّارَ کُلَّهَا بَرْدًا وَّسَلَامًا وَّمَا کَانَ لِاَحَدٍ فِیْهَا مَقَرًّا وَّلَا

ضروری تو آگ کو ٹھنڈی اور آرام بخش بنا دیتا اور کسی کو بھی آگ میں جگہ

مُقَامًا لٰکِنَّکَ تَقَدَّسَتْ اَسْمَآؤُکَ اَقْسَمْتَ اَنْ تَمْلَاَهَا مِنَ

اور ٹھکانہ نہ دیا جاتا لیکن تو نے اپنے پاکیزہ ناموں کی قسم کھائی کہ جہنم کو جنوں وانسانوں

الْكَافِرِيْنَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ وَاَنْ تُخَلِّدَ فِيْهَا

میں سے تمام کافروں سے بھر دے گا اور یہ کہ یہ مخالفین ہمیشہ اس میں رہیں گے اور

الْمُعَانِدِيْنَ وَاَنْتَ جَلَّ ثَنَآؤُكَ قُلْتَ مُبْتَدِئًا وَّ تَطَوَّلْتَ بِالْاِنْعَامِ

تو بڑی تعریف والا ہے تو نے فضل وکرم کرتے ہوئے بلاسابقہ یہ فرمایا کہ آیاوہ مومن ہے

مُتَكَرِّمًا اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَّا يَسْتَوُوْنَ اِلٰهِیْ

وہ فاسق جیسا ہے وہ دونوں برابر نہیں میرے معبود میرے آقا ! میں تیری قدرت جسے تو نے توانا کیا

وَسَيِّدِیْ فَاَسْئَلُكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِیْ قَدَّرْتَهَا وَبِالْقَضِيَّةِ الَّتِیْ

اور تیرا فرمان جسے تو نے یقینی ومحکم بنایا اور تو غالب ہے اس پر جس پر ا سے جاری کرے

حَتَمْتَهَا وَحَكَمْتَهَا وَغَلَبْتَ مَنْ عَلَيْهِ اَجْرَيْتَهَا اَنْ تَهَبَ لِیْ فِیْ

اس کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ بخش دے اس شب میں اور اس ساعت میں

هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَفِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ كُلَّ جُرْمٍ اَجْرَمْتُهٗ وَكُلَّ ذَنْبٍ

میرے وہ جرم جو میں نے کیے وہ گناہ جو مجھ سے سرزدہوئے وہ سب برائیاں

اَذْنَبْتُهٗ وَكُلَّ قَبِيْحٍ اَسْرَرْتُهٗ وَكُلَّ جَهْلٍ عَمِلْتُهٗ كَتَمْتُهٗ

جو میں نے چھپائی ہیں جو نادانیاں کیں اور (ان پر) پردہ ڈالا یا کھولا پوشیدہ رکھا یا ظاہر کیا

اَوْ اَعْلَنْتُهٗ اَخْفَيْتُهٗ اَوْ اَظْهَرْتُهٗ وَكُلَّ سَيِّئَةٍ اَمَرْتَ بِاِثْبَاتِهَا الْكِرَامَ

اور میری بدیاں جن کے لکھنے کا تو نے کراماً کاتبین کو حکم دیا ہے جنہیں تو نے مقرر کیا ہے

الْكَاتِبِيْنَ الَّذِيْنَ وَكَّلْتَهُمْ بِحِفْظِ مَا يَكُوْنُ مِنِّیْ وَجَعَلْتَهُمْ

کہ جو کچھ میں کروں اسے محفوظ کروں اور ان کو میرے اعضاء کے ساتھ ہی مجھ پر

شُهُوْدًا عَلَیَّ مَعَ جَوَارِحِیْ وَكُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَیَّ مِنْ

گواہ بنایا اور ان کے علاوہ خود تو بھی مجھ پر ناظر اور اس بات کا گواہ ہے

وَّرَآئِهِمْ وَالشَّاهِدَ لِمَا خَفِيَ عَنْهُمْ وَبِرَحْمَتِكَ اَخْفَيْتَهٗ وَ

جو ان سے پوشیدہ ہے تونے اپنی رحمت سے اسے چھپایا اور اپنے فضل سے پردہ ڈالا وہ

بِفَضْلِكَ سَتَرْتَهٗ وَاَنْ تُوَفِّرَ حَظِّيْ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ اَنْزَلْتَهٗ

معاف فرمااور میرے لیے وافر حصہ قراردے ہر خیر میں جسے تونے نازل کیا یا جس احسان کو بڑھایا

اَوْ اِحْسَانٍ فَضَّلْتَهٗ اَوْ بِرٍّ نَشَرْتَهٗ اَوْ رِزْقٍ بَسَطْتَهٗ اَوْ ذَنْبٍ تَغْفِرُهٗ

جس نیکی کو پھیلا یا جس رزق میں اضافہ کیا یا جو گناہ تونے معاف فرمایا یا جس غلطی کو ڈھانپا ہے

اَوْ خَطَاءٍ تَسْتُرُهٗ يَارَبِّ يَارَبِّ يَارَبِّ يَآ اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ

یا رب یا رب یارب اے میرے معبود میرے آقا میرے مولا اور میری جان کے مالک

وَمَالِكَ رِقِّيْ يَامَنْ بِيَدِهٖ نَاصِيَتِيْ يَاعَلِيْمًا بِضُرِّيْ وَ مَسْكَنَتِيْ

اے وہ جس کے ہاتھ میں میری باگ ہے اے میری تنگی و بے چار گی سے واقف

يَاخَبِيْرًا بِفَقْرِيْ وَفَاقَتِيْ يَارَبِّ يَارَبِّ يَارَبِّ اَسْئَلُكَ بِحَقِّكَ

اے میری ناداری وتنگدستی سے باخبر یا رب یا رب یارب میں تیرے حق ہونے تیری پاکیزگی

وَقُدْسِكَ وَاَعْظَمِ صِفَاتِكَ وَاَسْمَآئِكَ اَنْ تَجْعَلَ اَوْقَاتِيْ

تیری عظیم صفات اور اسماء کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میرے رات دن کے اوقات اپنے ذکر سے آباد کر

مِنَ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ بِذِكْرِكَ مَعْمُوْرَةً وَّ بِخِدْمَتِكَ مَوْصُوْلَةً

اور مسلسل اپنی حضوری میں رکھ اور میرے اعمال کو اپنی جناب میں قبولیت عطا فرما حتیٰ کہ میرے اعمال

وَّاَعْمَالِيْ عِنْدَكَ مَقْبُوْلَةً حَتّٰى تَكُوْنَ اَعْمَالِيْ وَاَوْرَادِيْ

اور اذکار تیرے حضور ایک ورد قرار پائے اور میرا یہ حال تیری بارگاہ میں ہمیشہ قائم رہے اے

كُلُّهَا وِرْدًا وَّاحِدًا وَّحَالِيْ فِيْ خِدْمَتِكَ سَرْمَدًا يَاسَيِّدِيْ يَامَنْ

میرے آقا اے وہ جس پر میرا تکیہ ہے اے (وہ) جس سے میں اپنے حالات کی تنگی بیان کرتا ہوں

عَلَيْهِ مُعَوَّلِيْ يَامَنْ اِلَيْهِ شَكَوْتُ اَحْوَالِيْ يَارَبِّ يَارَبِّ يَارَبِّ قَوِّعَلٰى

یا رب یا رب یارب میرے ظاہری اعضاء کو اپنی حضوری میں قوی اور میرے باطنی ارادوں کو

خِدْمَتِكَ جَوَارِحِيْ وَاشْدُدْ عَلَى الْعَزِيْمَةِ جَوَانِحِيْ وَهَبْ لِيَ

محکم ومضبوط بنا دے اور مجھے توفیق دے کہ تجھ سے ڈرنے کی کوشش کروں اور تیری

الْجِدَّ فِيْ خَشْيَتِكَ وَالدَّوَامَ فِي الْاِتِّصَالِ بِخِدْمَتِكَ حَتّٰى

حضوری میں ہیشگی پیدا کروں حتیٰ کہ تیری بارگاہ میں پہلوں کی راہوں پر چل پڑوں

اَسْرَحَ اِلَيْكَ فِيْ مَيَادِيْنِ السَّابِقِيْنَ وَاُسْرِعَ اِلَيْكَ فِيْ

اور تیری طرف جانے والوں سے آگے نکل جاؤں تیرے قرب کا شوق رکھنے والوں میں

الْبَارِزِيْنَ وَاَشْتَاقَ اِلٰى قُرْبِكَ فِي الْمُشْتَاقِيْنَ وَاَدْنُوَمِنْكَ

زیادہ شوق والا بن جاؤں تیرے خالص بندوں کی طرح تیرے قریب ہو جاؤں اہل یقین

دُنُوَّالْمُخْلِصِيْنَ وَاَخَافَكَ مَخَافَةَ الْمُوْقِنِيْنَ وَاَجْتَمِعَ فِيْ

کی مانند تجھ سے ڈروں اور تیرے آستاں پر مومنوں کے ساتھ حاضر رہوں اے معبود جو میرے لیے

جِوَارِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ وَمَنْ اَرَادَنِيْ بِسُوْٓءٍ فَاَرِدْهُ وَمَنْ

برائی کا ارادہ کرے تو اس کے لیے ایسا ہی کر جو میرے ساتھ مکر کرے تو اس کے ساتھ

كَادَنِيْ فَكِدْهُ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ اَحْسَنِ عَبِيْدِكَ نَصِيْبًا عِنْدَكَ

ایسا ہی کر مجھے اپنے ان بندوں میں قرار دے جو نصیب میں بہتر ہیں جو منزلت میں

وَاَقْرَبِهِمْ مَنْزِلَةً مِّنْكَ وَاَخَصِّهِمْ زُلْفَةً لَّدَيْكَ فَاِنَّهٗ لَا يُنَالُ

تیرے قریب ہیں جو تیرے حضور تقرب میں مخصوص ہیں کیونکہ تیرے فضل کے بغیر

ذٰلِكَ اِلَّا بِفَضْلِكَ وَجُدْلِيْ بِجُوْدِكَ وَاعْطِفْ عَلَيَّ

یہ درجات نہیں مل سکتے بواسطہ اپنے کرم کے مجھ پر کرم کر بذریعہ اپنی بزرگی

بِمَجْدِکَ وَاحْفَظْنِیْ بِرَحْمَتِکَ وَاجْعَلْ لِّسَانِیْ بِذِکْرِکَ

کے مجھ پر توجہ فرما بوجہ اپنی رحمت کے میری حفاظت کر میری زبان کو اپنے ذکر میں

لَهِجًا وَّقَلْبِیْ بِحُبِّکَ مُتَیَّمًا وَّمُنَّ عَلَیَّ بِحُسْنِ اِجَابَتِکَ

گویا فرما اور میرے دل کو اپنا اسیر محبت بنادے میری دعا بخوبی قبول کرکے مجھ پر

وَاَقِلْنِیْ عَثْرَتِیْ وَاغْفِرْ زَلَّتِیْ فَاِنَّکَ قَضَیْتَ عَلٰی عِبَادِکَ

احسان فرما میرا گناہ معاف کردے اور میری خطابخش دے کیونکہ تو نے بندوں پر

بِعِبَادَتِکَ وَاَمَرْتَهُمْ بِدُعَآئِکَ وَ ضَمِنْتَ لَهُمُ الْاِجَابَةَ فَاِلَیْکَ

عبادت فرض کی انہیں دعا مانگنے کا حکم دیا اور قبولیت کی ضمانت دی ہے پس اے

یَارَبِّ نَصَبْتُ وَجْهِیْ وَاِلَیْکَ یَارَبِّ مَدَدْتُّ یَدِیْ فَبِعِزَّتِکَ

پروردگار میں اپنا رخ تیری طرف کر رہا ہوں اور تیرے آگے ہاتھ پھیلا رہا ہوں تو اپنی عزت

اسْتَجِبْ لِیْ دُعَآئِیْ وَبَلِّغْنِیْ مُنَایَ وَلَا تَقْطَعْ مِنْ فَضْلِکَ

کے طفیل میری دعا قبول فرما میری تمنائیں برلا اور اپنے فضل سے لگی میری امید نہ توڑ

رَجَآئِیْ وَاکْفِنِیْ شَرَّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ مِنْ اَعْدَآئِیْ یَاسَرِیْعَ

میرے دشمن جنوں اور انسانوں سے ہیں ان کے شر سے میری کفایت کر اے جلد

الرِّضَا اغْفِرْ لِمَنْ لَّا یَمْلِکُ اِلَّا الدُّعَآءَ فَاِنَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا تَشَآءُ

راضی ہونے والے اسے بخش دے جو دعا کے سوا کچھ نہیں رکھتا بے شک تو جو چاہے کرنے والا ہے

یَامَنِ اسْمُهٗ دَوَآءٌ وَّ ذِکْرُهٗ شِفَآءٌ وَّطَاعَتُهٗ غِنًی اِرْحَمْ مَّنْ

اے وہ جس کا نام دوا جس کا ذکر شفا اور اطاعت تونگری ہے رحم فرما اس پر

رَّاْسُ مَالِهِ الرَّجَآءُ وَسِلَاحُهُ الْبُکَآءُ یَا سَابِغَ النِّعَمِ یَادَافِعَ النِّقَمِ

جس کا سرمایہ محض امید اور سامان گریہ ہے اے نعمتیں پوری کرنے والے اے سختیاں دور کرنے

يَـا نُـوْرَ الْـمُـسْـتَـوْحِـشِـيْـنَ فِـى الظُّلَمِ يَا عَالِمًا لَّا يُعَلَّمُ صَلِّ عَلٰى

والے اے تاریکیوں میں ڈرنے والوں کے لیے نور اے وہ عالم جسے پڑھایا نہیں گیا

مُـحَـمَّـدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ افْعَلْ بِىْ مَآ اَنْتَ اَهْلُهٗ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى

رحمت فرما محمدؐ و آلِ محمدؐ پر مجھ سے وہ سلوک کر جس کا تو اہل ہے رحمت کرے خدا

رَسُوْلِـهٖ وَالْاَئِـمَّةِ الْـمَيَا مِيْنَ مِـنْ اٰلِـهٖ وَسَـلَّـمَ تَسْلِـيْـمًـا

اپنے رسولؐ پر اور بابرکت آئمہؑ پر جو ان کی آلؑ سے ہیں اور بھیجے درودکثیر

دعائے یستشیر

سید ابن طاؤس نے مہج الدعوات میں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا حضرت رسولؐ نے یہ دعا مجھ کو تعلیم فرمائی اور یہ حکم بھی دیا کہ میں تنگی وفراخی میں اس دعا کو پڑھتا رہوں، اپنے جانشین کو اس کی تعلیم دوں اور تادم آخر اس کو ترک نہ کروں۔ پھر فرمایا اے علیؑ! ہر مرد مومن صبح وشام یہ دعا پڑھے کیونکہ یہ عرش الٰہی کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ ﴿مفاتیح الجنان، ص۔۱۶۸﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

خدا کے نام سے (شروع) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْـحَـمْـدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ الْمُدَبِّرُ

ساری تعریف خدا کے لیے ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بادشاہ حق ہے ظاہر بظاہر

بِلَا وَزِيْـرٍ وَّلَا خَـلْـقٍ مِّنْ عِبَادِهٖ يَسْتَشِيْرُ الْاَوَّلُ غَيْرُ مَوْصُوْفٍ

وہ بغیر وزیر کے اور مخلوق میں کسی کے مشورے کے بغیر نظم قائم کرنے والا خدا ہے وہ ایسا اول ہے جس کا بیان نہیں

وَّالْبَـاقِـىْ بَـعْـدَ فَـنَـآءِ الْـخَـلْقِ الْعَظِيْمُ الرُّبُوْبِيَّةِ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ

ہو سکتا ہے اور باقی رہنے والا ہے مخلوق کی فناء کے بعد وہ ہے بڑا پالنے والا آسمانوں

وَالْاَرَضِيْنَ وَفَاطِرُ هُمَا وَ مُبْتَدِ عُهُمَا بِغَيْرِ عَمَدٍ خَلَقَهُمَا وَ

اور زمینوں کو روشن کرنے والا ان کا پیدا کرنے والا اور انہیں بغیر ستون کے بنانے والا ہے اس نے ان

فَتَقَهُمَا فَتْقًا فَقَامَتِ السَّمٰوٰتُ طَآئِعَاتٍ م بِاَمْرِهٖ وَاسْتَقَرَّتِ

دونوں کو پیدا کیا اور الگ الگ رکھا پس آسمان اس کی اطاعت کرتے ہوئے اس کے حکم پر کھڑے ہو گئے

الْاَرَضُوْنَ بِاَوْتَادِهَا فَوْقَ الْمَآءِ ثُمَّ عَلَا رَبُّنَا فِي السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى

اور زمینیں اپنی میخوں کے سہارے پانی کے اوپر ٹھہر گئی ہیں پھر ہمارا پروردگار اونچے آسمانوں پر مسلط ہو گیا

الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي

وہی رحمٰن ہر بلندی پر حاوی ہو گیا اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے جو کچھ ان کے درمیان

الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى فَاَنَا اَشْهَدُ بِاَنَّكَ اَنْتَ

اور جو کچھ زیر زمین موجود ہے پس میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے نہیں (کوئی) بلند کرنے والا جسے تو

اللّٰهُ لَا رَافِعَ لِمَا وَضَعْتَ وَلَا وَاضِعَ لِمَا رَفَعْتَ وَلَا مُعِزَّ لِمَنْ

پست کرے اور نہیں (کوئی) پست کرنے والا جسے تو بلند کرے نہیں کوئی عزت دینے والا (اسے) جسے تو ذلیل

اَذْلَلْتَ وَلَا مُذِلَّ لِمَنْ اَعْزَزْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَنْ اَعْطَيْتَ وَلَا

کرے اور نہیں کوئی ذلیل کرنے والا (اسے) جسے تو عزت دے نہیں کوئی روکنے والا (اسے) جسے تو عطا کرے

مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ كُنْتَ اِذْ لَمْ تَكُنْ

اور نہیں کوئی عطا کرنے والا جس سے تو روک لے اور تو ہی اللہ ہے نہیں کوئی معبود سوائے تیرے تو

سَمَآءٌ مَّبْنِيَّةٌ وَّلَا اَرْضٌ مَّدْحِيَّةٌ وَّلَا شَمْسٌ مُّضِيْئَةٌ وَّلَا لَيْلٌ مُّظْلِمٌ

موجود تھا جب آسمان بلند نہیں کیا گیا تھا اور نہ زمین بچھائی گئی تھی اور نہ سورج چمکایا گیا تھا نہ تاریک رات

وَّلَا نَهَارٌ مُّضِيْئٌ وَلَا بَحْرٌ لُّجِّيٌّ وَّلَا جَبَلٌ رَّاسٍ وَّلَا نَجْمٌ سَارٍ

اور نہ روشن دن پیدا ہوا تھا نہ سمندر موجزن تھا نہ کوئی اونچا پہاڑ تھا نہ چلتا ہوا ستارہ تھا اور نہ

وَّلَا قَمَرٌ مُّنِيْرٌ وَّلَا رِيْحٌ تَهُبُّ وَلَا سَحَابٌ يَّسْكُبُ وَلَا بَرْقٌ

چمکتا ہوا چاند اور چلتی ہوئی ہوا تھی نہ ہی برسنے والا بادل تھا نہ چمکنے والی بجلی اور نہ کڑکنے

يَّلْمَعُ وَلَا رَعْدٌ يُّسَبِّحُ وَلَا رُوْحٌ تَنَفَّسُ وَلَا طَآئِرٌ يَّطِيْرُ وَلَا نَارٌ

والے بادل نہ سانس لینے والی روح اور نہ اڑنے والا پرندہ تھا نہ جلتی ہوئی آگ

تَتَوَقَّدُ وَلَا مَآءٌ يَّطَّرِدُ كُنْتَ قَبْلَ كُلِّ شَیْءٍ وَّ كَوَّنْتَ كُلَّ شَیْءٍ

اور نہ بہتا ہوا پانی پس تو ہر چیز سے پہلے تھا اور تو نے ہر چیز کو بنایا اور تو ہی ہر شئی پر قادر وقدیر

وَّقَدَرْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ وَّ ابْتَدَعْتَ كُلَّ شَیْءٍ وَّاَغْنَيْتَ

ہے تو نے ہر چیز کو ایجاد کیا اور انہیں بے حاجت اور محتاج بنایا اسے موت اور زندگی دیتا ہے

وَاَفْقَرْتَ وَاَمَتَّ وَاَحْيَيْتَ وَاَضْحَكْتَ وَاَبْكَيْتَ وَ عَلَی الْعَرْشِ

ہنساتا ہے اور رلاتا ہے اور تو عرش پر حاوی ہے پس تو بابرکت ہے اے اللہ تو بلند ہے

اسْتَوَيْتَ فَتَبَارَكْتَ يَآ اَللّٰهُ وَتَعَالَيْتَ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

تو وہ اللہ ہے کہ نہیں کوئی معبود سوائے تیرے تو پیدا کرنے والا مدد دینے والا ہے

اَنْتَ الْخَلَّاقُ الْمُعِيْنُ اَمْرُكَ غَالِبٌ وَّعِلْمُكَ نَافِذٌ وَّ كَيْدُكَ

تیرا حکم غالب تیرا علم گہرا اور تیری تدبیر عجیب ہے تیرا وعدہ سچا اور تیرا قول

غَرِيْبٌ وَّ وَعْدُكَ صَادِقٌ وَّ قَوْلُكَ حَقٌّ وَّحُكْمُكَ عَدْلٌ

حق ہے اور تیرا فیصلہ عادلانہ (ہے) اور تیرا کلام ہدایت والا ہے تیری وحی نور

وَّكَلَامُكَ هُدًی وَّوَحْيُكَ نُوْرٌ وَّرَحْمَتُكَ وَاسِعَةٌ وَّعَفْوُكَ

اور تیری رحمت وسیع ہے تیری بخشش عظیم تیرا فضل کثیر اور تیری عطا بہت بڑی ہے

عَظِيْمٌ وَّفَضْلُكَ كَثِيْرٌ وَّعَطَآؤُكَ جَزِيْلٌ وَّحَبْلُكَ مَتِيْنٌ وَّ

تیری رسی مضبوط اور تیری قدرت آمادہ ہے تیری پناہ لینے والا قوی تیرا حملہ سخت

اِمْکَانُکَ عَتِیْدٌ وَّجَارُکَ عَزِیْزٌ وَّبَاْسُکَ شَدِیْدٌ وَّمَکْرُکَ

اور تیری تجویز پیچ دار ہے اے پروردگار تو ہر شکایت کے پہنچنے کی جگہ

مَکِیْدٌ اَنْتَ یَارَبِّ مَوْضِعُ کُلِّ شَکْوٰی وَحَاضِرُ کُلِّ مَلَاٍ

ہر جماعت میں موجود اور ہر سرگوشی کا گواہ ہے توہر حاجت کی پناہ ہر غم کو دور کرنے

وَّشَاھِدُ کُلِّ نَجْوٰی مُنْتَھٰی کُلِّ حَاجَۃٍ مُّفَرِّجُ کُلِّ حُزْنٍ غِنٰی

والا ہر بے چارے کا سرمایہ ہر بھاگنے والے کے لیے قلعہ ہر ڈرنے والے کے لیے جائے

کُلِّ مِسْکِیْنٍ حِصْنُ کُلِّ ھَارِبٍ اَمَانُ کُلِّ خَآئِفٍ حِرْزُ الضُّعَفَآءِ

امن کمزوروں کی ڈھال فقیروں کا خزانہ غموں کو مٹانے والا اور نیکوکاروں کا مددگار ہے

کَنْزُ الْفُقَرَآءِ مُفَرِّجُ الْغَمَّآءِ مُعِیْنُ الصَّالِحِیْنَ ذٰلِکَ اللّٰہُ رَبُّنَا لَآ

یہی اللہ ہمارا رب ہے نہیں کوئی معبود مگر وہی تو کافی ہے اپنے ان بندوں

اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ تَکْفِیْ مِنْ عِبَادِکَ مَنْ تَوَکَّلَ عَلَیْکَ وَاَنْتَ جَارُ مَنْ

کے لیے جو تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں تو پناہ ہے اس کی جو تیری پناہ چاہے

لَاذَبِکَ وَتَضَرَّعَ اِلَیْکَ عِصْمَۃُ مَنِ اعْتَصَمَ بِکَ نَاصِرُ مَنِ

اور تجھ سے فریاد کرے (تو) مددگار ہے اس کا جو تجھ سے مدد مانگے ناصر ہے

انْتَصَرَبِکَ تَغْفِرُ الذُّنُوْبَ لِمَنِ اسْتَغْفَرَکَ جَبَّارُ الْجَبَابِرَۃِ

اس کا جو تیری نصرت چاہے تو بخش دیتا ہے گناہ جو تجھ سے بخشش طلب کرے تو

عَظِیْمُ الْعُظَمَآءِ کَبِیْرُ الْکُبَرَآءِ سَیِّدُ السَّادَاتِ مَوْلَی الْمَوَالِیْ

جابروں پر غالب بزرگوں کا بزرگ بڑوں کا بڑا سرداروں کا سردار آقاؤں کا آقا

صَرِیْخُ الْمُسْتَصْرِخِیْنَ مُنَفِّسٌ عَنِ الْمَکْرُوْبِیْنَ مُجِیْبُ دَعْوَۃِ

داد خواہوں کا دادرس مصیبت زدوں کا غمگسار بے قراروں کی دعاقبول کرنے والا سننے والوں

الْمُضْطَرِّيْنَ اَسْمَعُ السَّامِعِيْنَ اَبْصَرُ النَّاظِرِيْنَ اَحْكَمُ الْحَاكِمِيْنَ

میں زیادہ سننے والا دیکھنے والوں میں زیادہ دیکھنے والا حاکموں میں زیادہ حکم کرنے

اَسْرَعُ الْحَاسِبِيْنَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ قَاضِىْ حَوَآئِجِ

والا جلد حساب کرنے والا رحم (کرنے) والوں میں زیادہ رحم کرنے والا بخشنے والوں

الْمُؤْمِنِيْنَ مُغِيْثُ الصَّالِحِيْنَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ رَبُّ

میں سب سے بہتر مؤمنوں کی حاجات برلانے والا نیکوکاروں کا

الْعَالَمِيْنَ اَنْتَ الْخَالِقُ وَاَنَا الْمَخْلُوْقُ وَاَنْتَ الْمَالِكُ وَاَنَا

فریادرس توہی معبود ہے نہیں کوئی معبود سوائے تیرے تو عالمین کا رب ہے

الْمَمْلُوْكُ وَاَنْتَ الرَّبُّ وَاَنَا الْعَبْدُ وَاَنْتَ الرَّازِقُ وَاَنَا

تو خالق ہے اور میں مخلوق ہوں تو مالک ہے اور میں مملوک ہوں توپروردگار ہے اور میں تیرا

الْمَرْزُوْقُ وَاَنْتَ الْمُعْطِىْ وَاَنَا السَّآئِلُ وَاَنْتَ الْجَوَادُ وَاَنَا

بندہ ہوں تو رازق ہے اور میں رزق پانے والا ہوں تو عطا کرنے والا اور میں مانگنے والا ہوں

الْبَخِيْلُ وَاَنْتَ الْقَوِىُّ وَاَنَا الضَّعِيْفُ وَاَنْتَ الْعَزِيْزُ وَاَنَا الذَّلِيْلُ

تو سخاوت کرنے والا اور میں کنجوس ہوں تو قوت والا ہے اور میں کمزور ہوں تو عزت والا

وَاَنْتَ الْغَنِىُّ وَاَنَا الْفَقِيْرُ وَاَنْتَ السَّيِّدُ وَاَنَا الْعَبْدُ وَاَنْتَ الْغَافِرُ

ہے اور میں ذلیل ہوں تو بے حاجت ہے اور میں محتاج ہوں تو آقا ہے اور میں غلام ہوں

وَاَنَا الْمُسِيْئُ وَاَنْتَ الْعَالِمُ وَاَنَا الْجَاهِلُ وَاَنْتَ الْحَلِيْمُ وَاَنَا

تو بخشنے والا ہے اور میں گنگار ہوں تو علم والا ہے اور میں نادان ہوں تو بردبار ہے

الْعَجُوْلُ وَاَنْتَ الرَّحْمٰنُ وَاَنَا الْمَرْحُوْمُ وَاَنْتَ الْمُعَافِىْ وَاَنَا

اور میں جلد باز ہوں تو رحم کرنے والا ہے اور میں رحم کیا ہوا تو عافیت دینے والا اور میں

الْمُبْتَلٰی وَاَنْتَ الْمُجِیْبُ وَاَنَا الْمُضْطَرُّ وَاَنَا اَشْهَدُ بِاَنَّکَ اَنْتَ

پھنسا ہوا ہوں تو دعا قبول کرنے والا اور میں بے قرار ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک

اللّٰہُ لَآاِلٰـہَ اِلَّا اَنْـتَ الْمُعْطِیْ عِبَادَکَ بِلَا سُؤَالٍ وَاَشْهَدُ بِاَنَّکَ

تو ہی معبود ہے نہیں کوئی معبود مگر تو جو اپنے بندوں کو بن مانگے عطا کرتا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں

اَنْـتَ اللّٰہُ الْـوَاحِـدُ الْاَحَـدُ الْـمُتَفَـرِّدُ الـصَّمَدُ الْفَرْدُ وَاِلَیْکَ

کہ یقیناً تو ہی ہے خدائے یگانہ ویکتا بے مثل بے نیاز بے مثال اور تیری ہی طرف واپسی ہے

الْـمَصِیْرُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَیْتِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ

اور خدا رحمت فرمائے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کے اہل بیتؑ پر جو پاک وپاکیزہ ہیں اور معاف فرمادے

وَاغْـفِـرْلِیْ ذُنُـوْبِیْ وَاسْتُرْعَلَیَّ عُیُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ

میرے گناہ اور چھپائے رکھ میرے عیبوں کو اور کھول دے میرے لیے اپنی طرف سے

رَحْـمَةً وَّرِزْقًـا وَّاسِـعًـا یَّـا اَرْحَـمَ الـرَّاحِمِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

در رحمت اور کشادہ رزق اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں

الْـعَالَمِیْنَ وَحَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

جو عالمین کا رب ہے اور کافی ہے ہمارے لیے ایک اللہ جو بہترین کارساز ہے اور نہیں کوئی

الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ.

حرکت وقوت مگر وہ جو خدائے بلند وبرتر سے ملتی ہے

دعائے مشلول

۔۔۔ یہ وہ دعا ہے جو امیر المؤمنینؑ نے اس نوجوان کو تعلیم فرمائی جو اپنے والد کی نافرمانی کے باعث شل ہو گیا تھا۔ جب اس نے یہ دعا پڑھی تو خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اکرمؐ نے اپنا دست شفقت اس کے بدن پر پھیرا اور فرمایا کہ اس اسم اعظم کو حفظ کر لے کہ یقیناً تیرا کام بن جائے گا۔ اب جو اس کی آنکھ کھلی تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کا ناکارہ جسم درست ہو گیا ہے۔ ﴿مفاتیح الجنان، ص۔۱۶۱﴾

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ بِاِسْمِکَ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اے اللہ ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے نام پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَاحَیُّ لَآاِلٰہَ اِلَّااَنْتَ یَا ھُوَ

اے صاحب جلالت وبزرگی اے زندہ اے نگہبان اے زندہ نہیں کوئی معبود سوائے تیرے اے وہ

یَامَنْ لَا یَعْلَمُ مَاھُوَ وَلَا کَیْفَ ھُوَ وَلَآ اَیْنَ ھُوَ وَلَا حَیْثُ

اے کہ جسے کوئی نہیں جانتا کہ وہ کیا ہے نہ یہ کہ وہ کیسا ہے نہ یہ کہ وہ کہاں ہے نہ یہ کہ وہ کیونکر ہے

ھُوَاِلَّاھُوَ یَا ذَا الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ یَاذَالْعِزَّۃِ وَالْجَبَرُوْتِ یَا

ہاں وہ خود ہی جانتا ہے اے صاحب ملک وملکوت اے صاحب عزت

مَلِکُ یَا قُدُّوْسُ یَا سَلَامُ یَامُؤْمِنُ یَا مُھَیْمِنُ یَا عَزِیْزُ یَاجَبَّارُ

اے بادشاہ اے پاک اے سلامتی والے اے امن دینے والے اے پاسبان اے عزت والے اے زبردست

یَامُتَکَبِّرُ یَا خَالِقُ یَابَارِئُ یَامُصَوِّرُ یَامُفِیْدُ

اے بڑائی والے اے پیدا کرنے والے اے وجود دینے والے اے صورت بنانے والے اے فائدہ دینے

يَا مُدَبِّرُ يَا شَدِيدُ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيدُ

اے تدبیر والے اے محکم کار والے اے صاحب ایجاد اے مرجع خلق اے ظالم کو ہلاک

يَا مُبِيدُ يَا وَدُودُ يَا مَحْمُودُ يَا مَعْبُودُ يَا بَعِيدُ

کرنے والے اے محبت والے اے نیک صفات اے معبود اے بعید

يَا قَرِيبُ يَا مُجِيبُ يَا رَقِيبُ يَا حَسِيبُ

اے قریب اے دعا قبول کرنے والے اے نگہبان اے حساب کرنے والے

يَا بَدِيعُ يَا رَفِيعُ يَا مَنِيعُ يَا سَمِيعُ يَا عَلِيمُ يَا حَلِيمُ

اے ایجاد کرنے والے اے بلندمرتبہ اے عالی مقام اے سننے والے اے علم والے اے حلم والے

يَا كَرِيمُ يَا حَكِيمُ يَا قَدِيمُ يَا عَلِيُّ

اے مہربان اے حکمت والے اے وجودقدیم اے عالی شان

يَا عَظِيمُ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا دَيَّانُ يَا مُسْتَعَانُ يَا جَلِيلُ

اے بزرگی والے اے محبت کرنے والے اے احسان کرنے والے اے جزادینے والے اے مدد کرنے والے

يَا جَمِيلُ يَا وَكِيلُ يَا كَفِيلُ يَا مُقِيلُ يَا مُنِيلُ

اے جلالت والے اے صاحب جمال اے کارساز اے سرپرست اے معاف کرنے والے اے پہنچانے والے

يَا نَبِيلُ يَا دَلِيلُ يَا هَادِئُ يَا بَادِئُ يَا اَوَّلُ يَا آخِرُ

اے باعظمت اے رہنما اے رہبر اے ابتداء کرنے والے اے اول اے آخر

يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا قَآئِمُ يَا دَآئِمُ يَا عَالِمُ يَا حَاكِمُ يَا قَاضِيُ

اے ظاہر اے باطن اے استوار اے ہمیشہ رہنے والے اے علم والے اے صاحب حکم اے منصف

يَا عَادِلُ يَا فَاصِلُ يَا وَاصِلُ يَا طَاهِرُ يَا مُطَهِّرُ

اے عدل کرنے والے اے سب سے جدا اے سب سے ملے ہوئے اے پاک اے پاک کرنے والے

يَاقَادِرُ يَامُقْتَدِرُ يَا كَبِيْرُ يَامُتَكَبِّرُ يَاوَاحِدُ يَآاَحَدُ يَاصَمَدُ يَامَنْ لَّمْ

اے قدرت والے اے اقتدار والے اے بزرگ اے بزرگی والے اے یگانہ اے یکتا اے بے نیاز اے وہ جو

يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ وَّلَا

کسی کا باپ نہیں اور نہ کسی کا بیٹا ہے اور جس کا کوئی ہمسر نہیں ہے اور نہ ہی اس کی کوئی زوجہ ہے

كَانَ مَعَهٗ وَزِيْرٌ وَّلَا اتَّخَذَ مَعَهٗ مُشِيْرًا وَّلَا احْتَاجَ اِلٰى ظَهِيْرٍ وَّلَا

نہ اس کیلئے کوئی وزیر اور نہ اس نے اپنا کوئی مشیر بنایا نہ وہ کسی مددگار کی حاجت رکھتا ہے اور نہ اس

كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَتَعَالَيْتَ عَمَّا يَقُوْلُ

کے ساتھ کوئی اور معبود ہے نہیں کوئی معبود سوائے تیرے پس بلند ہے تو اس سے جو یہ

الظَّالِمُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا يَاعَلِيُّ يَاشَامِخُ يَا بَاذِخُ يَافَتَّاحُ

ظالم کہا کرتے ہیں تو بلند و برتر ہے اے عالی شان اے بلند مرتبہ والے اے عالی مرتبہ اے کھولنے والے

يَانَفَّاحُ يَامُرْتَاحُ يَامُفَرِّجُ يَانَاصِرُ يَامُنْتَصِرُ

اے بخشنے والے اے ہوا کو چلانے والے اے راحت دینے والے اے مدد کرنے والے

يَامُدْرِكُ يَامُهْلِكُ يَامُنْتَقِمُ يَابَاعِثُ يَاوَارِثُ يَاطَالِبُ

اے پہنچنے والے اے ہلاک کرنے والے اے بدلہ لینے والے اے اٹھانے والے اے ورثہ والے اے طالب

يَاغَالِبُ يَامَنْ لَّا يَفُوْتُهٗ هَارِبٌ يَّا تَوَّابُ

اے غالب اے وہ جس سے بھاگنے والا بھاگ نہیں سکتا اے توبہ قبول کرنے والے

يَااَوَّابُ يَاوَهَّابُ يَامُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ يَامُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ يَامَنْ

اے پلٹنے والے اے بہت دینے والے اے اسباب مہیا کرنے والے اے دروازوں کے کھولنے والے

حَيْثُ مَادُعِيَ اَجَابَ يَاطَهُوْرُ يَاشَكُوْرُ يَاعَفُوُّ

اے وہ کہ جیسے بھی پکارا جائے دعا قبول کرتا ہے اے بہت پاکیزہ اے بہت شکر والے اے معاف کرنے والے

يَاغَفُوْرُ يَانُوْرَ النُّوْرِ يَامُدَبِّرَ الْاُمُوْرِ يَالَطِيْفُ

اے بخشنے والے اے نور کے پیدا کرنے والے اے امور کی تدبیر کرنے والے اے مہربان

يَاخَبِيْرُ يَامُجِيْرُ يَامُنِيْرُ يَابَصِيْرُ يَاظَهِيْرُ

اے خبردار اے پناہ دینے والے اے روشن کرنے والے اے بینا اے مددگار

يَاكَبِيْرُ يَاوِتْرُ يَافَرْدُ يَااَبَدُ يَاسَنَدُ يَاصَمَدُ يَاكَافِىْ

اے بزرگ اے تنہا اے ہمیشگی والے اے نگہبان اے بے نیاز اے کافی

يَاشَافِىْ يَاوَافِىْ يَامُعَافِىْ يَامُحْسِنُ يَامُجْمِلُ

اے شفا دینے والے اے وفا کرنے والے اے معاف کرنے والے اے احسان کرنے والے اے نکوکار

يَا مُنْعِمُ يَامُفْضِلُ يَامُتَكَرِّمُ يَامُتَفَرِّدُ يَامَنْ

اے نعمت دینے والے اے بزرگوار اے بڑے مرتبے والے اے یگانگی والے اے وہ کہ

عَلَا فَقَهَرَ يَامَنْ مَلَكَ فَقَدَرَ يَامَنْ بَطَنَ فَخَبَرَ يَامَنْ عُبِدَ

بلندی کے ساتھ غالب ہے اے وہ کہ مالک ہے پھر قادر ہے اے وہ جو نہاں اور باخبر ہے اے وہ جو معبود

فَشَكَرَ يَامَنْ عُصِىَ فَغَفَرَ يَامَنْ لَّا تَحْوِيْهِ الْفِكَرُ وَلَا يُدْرِكُه‘

ہے تو بدلہ دیتا ہے اے کہ نافرمانی پر بخشتا ہے اے وہ جو فکر میں سانہیں سکتا اور نگاہ اسے دیکھ نہیں پاتی اور

بَصَرٌ وَّلَا يَخْفٰى عَلَيْهِ اَثَرٌ يَّارَازِقَ الْبَشَرِ يَامُقَدِّرَ كُلِّ قَدَرٍ

کوئی نشان اس سے پوشیدہ نہیں ہے اے انسانوں کو رزق دینے والے اے ہر اندازہ کے مقرر کرنے والے

يَّاعَالِىَ الْمَكَانِ يَاشَدِيْدَ الْاَرْكَانِ يَامُبَدِّلَ الزَّمَانِ يَاقَابِلَ الْقُرْبَانِ

اے بلند مرتبہ اے محکم وسائل والے اے زمانے کو بدلنے والے اے قربانی قبول کرنے والے

يَاذَاالْمَنِّ وَالْاِحْسَانِ يَاذَاالْعِزَّةِ وَالسُّلْطَانِ يَارَحِيْمُ يَارَحْمٰنُ

اے صاحب نعمت واحسان اے صاحب عزت اور ابدی حکومت والے یارحیم یارحمٰن

يَامَنْ هُوَ كُلَّ يَوْمٍ فِيْ شَأْنٍ يَامَنْ لَّا يَشْغَلُهٗ شَأْنٌ عَنْ شَأْنٍ يَّا عَظِيْمَ

اے وہ کہ ہر روز جس کی نئی شان ہے اے وہ جسے ایک کام دوسرے کام سے غافل نہیں کرتا اے بڑے

الشَّأْنِ يَامَنْ هُوَ بِكُلِّ مَكَانٍ يَّا سَامِعَ الْاَ صْوَاتِ يَا مُجِيْبَ

مقام والے اے وہ جو ہر جگہ موجود ہے اے آوازوں کے سننے والے اے دعائیں قبول

الدَّعَوَاتِ يَا مُنْجِحَ الطَّلِبَاتِ يَاقَاضِيَ الْحَاجَاتِ يَامُنْزِلَ

کرنے والے اے مرادیں برلانے والے اے حاجات پوری کرنیوالے

الْبَرَكَاتِ يَارَاحِمَ الْعَبَرَاتِ يَا مُقِيْلَ الْعَثَرَاتِ

اے برکتیں نازل کرنے والے اے آنسوؤں پر رحم کھانے والے اے گناہوں کے معاف کرنے والے

يَا كَاشِفَ الْكُرُبَاتِ يَاوَلِيَّ الْحَسَنَاتِ يَارَافِعَ الدَّرَجَاتِ

اے سختیاں دور کرنے والے اے نیکیوں کو پسند کرنے والے اے مرتبے بلند کرنے والے

يَامُؤْتِيَ السُّؤْلَاتِ يَامُحْيِيَ الْاَمْوَاتِ يَاجَامِعَ الشَّتَاتِ

اے مطالبے پورے کرنے والے اے مردوں کو زندہ کرنے والے اے بکھروں کو اکٹھا کرنے والے اے

يَامُطَّلِعًا عَلَى النِّيَّاتِ يَارَآدَّمَاقَدْفَاتَ يَامَنْ لَّا تَشْتَبِهُ

نیتوں کی خبر رکھنے والے اے کھوئی ہوئی چیزیں دینے والے اے وہ جس پر

عَلَيْهِ الْاَ صْوَاتُ يَامَنْ لَّا تُضْجِرُهُ الْمَسْئَلَاتُ

آوازیں مشتبہ نہیں ہوتیں اے وہ جسے کثرت سوال سے تنگی نہیں ہوتی

وَلَا تَغْشَاهُ الظُّلُمَاتُ يَانُوْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ يَاسَابِغَ النِّعَمِ

اور تاریکیاں اسے گھیرتی نہیں ہیں اے آسمانوں اور زمین کی روشنی اے نعمتوں کے پورا کرنے والے

يَادَافِعَ النِّقَمِ يَابَارِئَ النَّسَمِ يَاجَامِعَ الْاُمَمِ

اے بلائیں ٹالنے والے اے جانداروں کو پیدا کرنے والے اے امتوں کو جمع کرنے والے

يَاشَافِيَ السَّقَمِ يَاخَالِقَ النُّوْرِ وَالظُّلَمِ يَاذَالْجُوْدِ وَالْكَرَمِ

اے بیماروں کو شفا دینے والے اے روشنی وتاریکی کے پیدا کرنے والے اے صاحب جود و کرم اے وہ

يَامَنْ لَا يَطَأُ عَرْشَهٗ قَدَمٌ يَآ اَجْوَدَ الْاَجْوَدِيْنَ يَآ اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ

جس کے عرش پر کسی کا قدم نہیں آیا اے سب سخیوں سے بڑے سخی اے سب بزرگی والوں سے زیادہ بزرگ

يَآ اَسْمَعَ السَّامِعِيْنَ يَآ اَبْصَرَ النَّاظِرِيْنَ يَاجَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ

اے سننے والوں میں زیادہ سننے والے اے دیکھنے والوں میں زیادہ دیکھنے والے اے پناہ گزینوں کی پناہ گاہ

يَااَمَانَ الْخَائِفِيْنَ يَاظَهْرَ اللَّاجِيْنَ يَاوَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ

اے ڈرے ہوؤں کی جائے امن اے پناہ چاہنے والوں کی جائے پناہ اے مؤمنوں کے سرپرست

يَاغِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ يَاغَايَةَ الطَّالِبِيْنَ يَاصَاحِبَ كُلِّ غَرِيْبٍ

اے فریادیوں کے فریادرس اے طلبگاروں کی امید اے ہر سفر کرنے والے کے ساتھی اے ہر اکیلے کے

يَامُؤْنِسَ كُلِّ وَحِيْدٍ يَامَلْجَاَ كُلِّ طَرِيْدٍ يَامَاْوٰى كُلِّ شَرِيْدٍ

ہم نشیں اے ہر نکالے گئے کی جائے پناہ اے بے ٹھکانوں کی قرارگاہ اے ہر گمشدہ کے نگہبان

يَاحَافِظَ كُلِّ ضَآلَّةٍ يَارَاحِمَ الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ يَارَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِيْرِ

اے بڑے بوڑھے پر رحم کرنے والے اے ننھے بچے کو روزی دینے والے

يَاجَابِرَ الْعَظْمِ الْكَسِيْرِ يَافَاكَّ كُلِّ اَسِيْرٍ يَا مُغْنِيَ

اے ٹوٹی ہڈی کو جوڑ دینے والے اے ہر قیدی کو رہائی دینے والے اے

الْبَآئِسِ الْفَقِيْرِ يَاعِصْمَةَ الْخَآئِفِ الْمُسْتَجِيْرِ

بے چارہ مفلس کو غنی بنانے والے اے خائف پناہ گزین کی جائے قرار

يَامَنْ لَّهُ التَّدْبِيْرُ وَالتَّقْدِيْرُ يَامَنِ الْعَسِيْرُ عَلَيْهِ سَهْلٌ يَّسِيْرٌ

اے وہ جو تدبیر اور تقدیر کا مالک ہے اے وہ جس کیلئے ہر مشکل کام آسان اور ہلکا ہے

يَامَنْ لَّا يَحْتَاجُ اِلٰى تَفْسِيْرٍ يَّامَنْ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ

اے وہ جو تفسیر کا محتاج نہیں اے وہ جو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

يَّامَنْ هُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ خَبِيْرٌ يَّامَنْ هُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ بَصِيْرٌ

اے وہ جو ہر چیز سے واقف ہے اے وہ جو ہر چیز کو دیکھتا ہے

يَّامُرْسِلَ الرِّيَاحِ يَافَالِقَ الْاِصْبَاحِ يَابَاعِثَ الْاَرْوَاحِ

اے ہواؤں کو چلانے والے اے صبح کی پوکھولنے والے اے روحوں کو بھیجنے والے

يَاذَاالْجُوْدِوَالسَّمَاحِ يَامَنْ بِيَدِهٖ كُلُّ مِفْتَاحٍ يَّا سَامِعَ كُلِّ

اے عطاوسخاوت والے اے وہ جس کے ہاتھ میں سب کلیدیں ہیں اے سب آوازوں کو سننے والے

صَوْتٍ يَّاسَابِقَ كُلِّ فَوْتٍ يَامُحْيِىَ كُلِّ نَفْسٍ م بَعْدَ الْمَوْتِ

اے ہر گزرے ہوئے سے پہلے اے زندہ کرنے والے سب نفسوں کے ان کی موت کے بعد

يَاعُدَّتِىْ فِىْ شِدَّتِىْ يَاحَافِظِىْ فِىْ غُرْبَتِىْ يَامُوْنِسِىْ فِىْ وَحْدَتِىْ

اے سختیوں میں میری پناہ اے سفر میں میرے محافظ اے میری تنہائی کے ہمدم اے میری نعمتوں کے مالک

يَاوَلِيِّ فِىْ نِعْمَتِىْ يَاكَهْفِىْ حِيْنَ تُعْيِيْنِى الْمَذَاهِبُ وَتُسَلِّمُنِى

اے میری پناہ جب مجھ پر راہیں بند ہوجائیں رشتہ دار مجھے دور کردیں

الْاَقَارِبُ وَيَخْذُلُنِىْ كُلُّ صَاحِبٍ يَّاعِمَادَ مَنْ لَّا عِمَادَ لَهٗ يَاسَنَدَ

اور احباب مجھے چھوڑ جائیں اے اس کے سہارے جس کا کوئی سہارا نہیں اے اس کی سند جس کی کوئی

مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ يَا ذُخْرَ مَنْ لَّا ذُخْرَ لَهٗ يَاحِرْزَ مَنْ لَّا حِرْزَ لَهٗ يَا

سند نہیں اے اس کے ذخیرے جس کا کوئی ذخیرہ نہیں اے اس کی پناہ جس کی کوئی پناہ نہیں اے اس کی امان

كَهْفَ مَنْ لَّا كَهْفَ لَهٗ يَاكَنْزَ مَنْ لَّا كَنْزَلَهٗ يَارُكْنَ مَنْ لَّا رُكْنَ

جس کے لیے امان نہیں اے اس کے خزانے جس کا کوئی خزانہ نہیں اے اس کی ٹیک جس کی کوئی ٹیک نہیں

لَهٗ يَاغِيَاثَ مَنْ لَّا غِيَاثَ لَهٗ يَاجَارَ مَنْ لَّا جَارَلَهٗ يَاجَارِيَ

اے اس کے فریادرس جس کا کوئی فریادرس نہیں اے اس کے ہمسایہ جس کا کوئی ہمسایہ نہیں اے میرے ہمسایہ

اللَّصِيْقَ يَارُكْنِيَ الْوَثِيْقَ يَآاِلٰهِيْ بِالتَّحْقِيْقِ يَارَبَّ الْبَيْتِ

جو نزدیک تر ہے اے میری مضبوط ترین ٹیک اے میرے حقیقی معبود اے خانہ کعبہ کے پروردگار

الْعَتِيْقِ يَاشَفِيْقُ يَارَفِيْقُ فُكَّنِيْ مِنْ حَلَقِ الْمَضِيْقِ وَاصْرِفْ

اے مہربان اے دوست مجھے تنگ گھیرے سے آزاد کردے مجھ سے ہر غم واندیشہ اور تنگی

عَنِّيْ كُلَّ هَمٍّ وَّغَمٍّ وَّضِيْقٍ وَّاكْفِنِيْ شَرَّمَآ لَآاُطِيْقُ وَاَعِنِّيْ

دور فرما دے مجھے اس شر سے بچا جو میری طاقت سے زیادہ ہے اور اس میں

عَلٰى مَآاُطِيْقُ يَارَآدَّ يُوْسُفَ عَلٰى يَعْقُوْبَ يَاكَاشِفَ ضُرِّ

مدد دے جو میں سہہ سکتا ہوں اے وہ جس نے یعقوبؑ کو یوسفؑ واپس دلایا اے ایوبؑ کا

اَيُّوْبَ يَاغَافِرَ ذَنْبِ دَاوٗدَ يَارَافِعَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ

دکھ دور کرنے والے اے داؤدؑ کی خطا معاف کرنے والے اے عیسیٰؑ بن مریمؑ کو آسمان پر اٹھانے

وَمُنْجِيَهٗ مِنْ اَيْدِي الْيَهُوْدِ يَامُجِيْبَ نِدَآءِ يُوْنُسَ فِي الظُّلُمَاتِ

اور انہیں یہودیوں کے چنگل سے چھڑانے والے اے تاریکیوں میں یونسؑ کی فریاد کو پہنچنے والے

يَامُصْطَفِيَ مُوْسٰى بِالْكَلِمَاتِ يَامَنْ غَفَرَلِاٰدَمَ خَطِيْٓئَتَهٗ

اے موسیٰؑ کو اپنے کلام کیلئے منتخب کرنے والے اے آدمؑ کے ترک اولیٰ کو معاف کرنے والے

وَرَفَعَ اِدْرِيْسَ مَكَانًا عَلِيًّا بِرَحْمَتِهٖ يَامَنْ نَجّٰى نُوْحًا مِّنَ

اور ادریسؑ کو اپنی رحمت سے بلند مقام پر لے جانے والے اے نوحؑ کو ڈوبنے سے بچانے والے

الْغَرَقِ يَامَنْ اَهْلَكَ عَادَ نِ الْاُوْلٰى وَثَمُوْدَ فَمَآ اَبْقٰى

اے وہ جس نے عاد اولیٰ اور ثمود کو ہلاک کیا کہ کسی کو باقی نہ چھوڑا اور ان سے پہلے

وَقَوْمَ نُوحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى وَالْمُؤْتَفِكَةَ

قوم نوح کو ہلاک کیا کہ جو بڑے ظالم سرکش اور دین میں افتراء کرنے والے تھے

اَهْوٰى يَامَنْ دَمَّرَ عَلٰى قَوْمِ لُوْطٍ وَّدَمْدَمَ عَلٰى قَوْمِ شُعَيْبٍ يَّامَنِ

اے وہ جس نے قوم لوط کی بستیوں کو الٹ دیا اور قوم شعیب پر عذاب کا بادل بھیجا تھا اے وہ

اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا يَّامَنِ اتَّخَذَ مُوْسٰى كَلِيْمًا وَّاتَّخَذَ مُحَمَّدًا

جس نے ابراہیمؑ کو اپنا خلیل بنایا اے وہ جس نے موسیٰؑ کو اپنا کلیم بنایا اور محمدؐ کو اپنا حبیب

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ حَبِيْبًا يَّامُؤْتِيَ لُقْمَانَ

قرار دیا کہ خدا کی رحمت ہو ان پر ان کی آلؑ پر اور ان سب ہستیوں پر جن کا ذکر ہوا اے لقمان

الْحِكْمَةَ وَالْوَاهِبَ لِسُلَيْمَانَ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ

کو حکمت عطا کرنے والے اور سلیمانؑ کو وہ سلطنت دینے والے کہ جیسی بعد میں کسی اور کو نہیں ملی

يَامَنْ نَّصَرَ ذَا الْقَرْنَيْنِ عَلَى الْمُلُوْكِ الْجَبَابِرَةِ يَامَنْ اَعْطَى

اے وہ جس نے جابر بادشاہوں کے خلاف ذوالقرنین کی مدد فرمائی اے وہ

الْخِضْرَ الْحَيٰوةَ وَرَدَّ لِيُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ الشَّمْسَ بَعْدَ غُرُوْبِهَا

جس نے خضرؑ کو دائمی زندگی دی اور یوشع بن نون کی خاطر آفتاب کو پلٹایا جب وہ غروب ہو چکا تھا

يَامَنْ رَبَطَ عَلٰى قَلْبِ اُمِّ مُوْسٰى وَاَحْصَنَ فَرْجَ مَرْيَمَ

اے وہ جس نے مادر موسیٰؑ کے دل کو سکون دیا اور مریم بن عمران کو پاکدامنی سے سرفراز فرمایا

ابْنَتِ عِمْرَانَ يَامَنْ حَصَّنَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا مِنَ الذَّنْبِ

اے وہ جس نے یحییٰؑ بن زکریاؑ کو گناہ سے محفوظ کیا

وَسَكَّنَ عَنْ مُوْسَى الْغَضَبَ يَامَنْ بَشَّرَ زَكَرِيَّا بِيَحْيٰى

اور موسیٰؑ کے غضب کو دور فرمایا اے وہ جس نے زکریا کو یحییٰ کی بشارت دی

يَا مَنْ فَدَااِسْمَاعِيْلَ مِنَ الذَّبْحِ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ يَا مَنْ قَبِلَ

اے وہ جس نے اسماعیل کو ذبح عظیم کے بدلے میں ذبح سے بچالیا

قُرْبَانَ هَابِيْلَ وَجَعَلَ اللَّعْنَةَ عَلٰى قَابِيْلَ يَاهَازِمَ الْاَحْزَابِ

اے وہ جس نے ہابیل کی قربانی قبول فرمائی اور قابیل پر لعنت مسلط کردی اے حضرت

لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی خاطر کفار کے جتھوں کو شکست دینے والے رحمت نازل کر

مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى جَمِيْعِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ مَلٰٓئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ

محمدؐ وآلِ محمدؐ پر اپنے تمام رسولوں پر اور اپنے مقرب فرشتوں پر اور اپنے

وَاَهْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِيْنَ وَاَسْئَلُكَ بِكُلِّ مَسْئَلَةٍ سَئَلَكَ

فرمانبردار بندوں پر اور میں سوال کرتا ہوں تجھ سے ہر اس سوال کے واسطے

بِهَا اَحَدٌ مِّمَّنْ رَضِيْتَ عَنْهُ فَحَتَمْتَ لَهٗ عَلَى الْاِجَابَةِ

سے جو تیرے ہر اس بندے نے کیا جس سے تو راضی وخوش ہے پھر تو نے اس کی دعا یقیناً قبول فرمائی

يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحْمٰنُ

یا اللہ یااللہ یا رحمٰن یا رحمٰن یا رحمٰن یا رحیم

يَا رَحِيْمُ يَا رَحِيْمُ يَا رَحِيْمُ يَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

یا رحیم یارحیم اے جلالت وبزرگی والے اے جلالت و بزرگی والے اسی کا

يَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِهٖ بِهٖ بِهٖ بِهٖ بِهٖ

واسطہ اسی کا اسی کا اسی کا اسی کا تیرے ہر اس نام کا واسطہ جس سے تو نے اپنی ذات کو پکارا ہے یا

بِهٖ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْاَنْزَلْتَهٗ فِيْ شَيْءٍ

اپنے صحیفوں میں سے کسی میں اتارا ہے یا اسے علم غیب میں اپنے لیے مقرر و خاص کیا ہے ان مقامات بلند کا

مِّنْ كُتُبِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِىْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ

واسطہ جو تیرے عرش میں ہیں اس نہایت رحمت کا واسطہ جو تیری کتاب میں ہے اور اس آیت کا

وَبِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَ بِمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ

واسطہ کہ اگر زمین کے تمام درخت قلم اور سمندر روشنائی بن جائیں اس کے بعد سات سمندر اور

وَبِمَا لَوْاَنَّ مَا فِى الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ

ہوں تو بھی خدا کے کلمات لکھے نہ جائیں گے نہ تمام ہوں گے بے شک اللہ غالب ہے

مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ

حکمت والا اور میں سوال کرتا ہوں تیرے پیارے ناموں کے ساتھ جن کی تونے قرآن میں

حَكِيْمٌ وَّاَسْئَلُكَ بِاَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰى الَّتِىْ نَعَتَّهَا فِىْ

توصیف کی ہے پس تونے کہا اور اللہ کے لیے ہیں پیارے پیارے نام تو تم اسے انہی سے پکارو

كِتَابِكَ فَقُلْتَ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَقُلْتَ

اور تونے کہا مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا اور تونے کہا کہ جب تیرے بندے

اُدْعُوْنِىْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَقُلْتَ وَاِذَا سَئَلَكَ عِبَادِىْ عَنِّىْ

تجھے پکاریں تو میں ان کے قریب ہی ہوتا ہوں میں دعا کرنے والے کی

فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ وَقُلْتَ يَا عِبَادِىَ

دعا قبول کرتا ہوں جب وہ دعا کرے اور تونے کہا اے میرے وہ بندو جنہوں

الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ

نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوجانا کہ بے شک اللہ تمامی گناہ بخش

يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ وَاَنَا اَسْئَلُكَ

دے گا یقیناً وہ بہت بخشنے والا مہربان ہے اور میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اے معبود تجھے پکارتا ہوں

يَآ اِلٰهِیْ وَاَدْعُوْكَ يَارَبِّ وَاَرْجُوْكَ يَاسَيِّدِیْ وَاَطْمَعُ فِیْ

اے پروردگار اور تجھ سے امید رکھتا ہوں اے میرے آقا میں دعا کے قبول ہونے کی طمع رکھتا ہوں

اِجَابَتِیْ يَا مَوْلَایَ كَمَا وَعَدْتَنِیْ وَقَدْ دَعَوْتُكَ كَمَا اَمَرْتَنِیْ

اے میرے مولا جیسے تونے وعدہ کیا اور میں نے تجھے پکارا جیسا کہ تونے مجھے حکم دیا پس تو بھی مجھ سے

فَافْعَلْ بِیْ مَآ اَنْتَ اَهْلُهٗ يَا كَرِيْمُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

وہ سلوک کر جس کا تو اہل ہے یا کریم اور تعریف بس خدا کے لیے ہے جو عالمین کا رب ہے اور رحمت

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

کرے اللہ محمدؐ و آل محمدؐ پر جو بھی ان میں ہیں

دُعاء اسم اعظم

سید اجل سید علی خاں شیرازیؒ نے کتاب کلمہ طیب میں نقل کیا ہے کہ اسم اعظم لفظ اللہ سے شروع اور لفظ "هُوَ" پر ختم ہوتا ہے اس اسم کے حروف بلا نقطہ کے ہیں اور اس پر اعراب لگائیں جائیں یا نہ لگائے جائیں اس کی قرأت میں کوئی فرق نہیں پڑتا اور وہ قرآن کریم کی پانچ سورتوں کی پانچ آیتوں میں موجود ہے کہ وہ سورۂ بقرہ، آل عمران، نساء، طٰہٰ اور تغابن ہیں۔ شیخ مغربی کا فرمان ہے کہ جو شخص ان آیات کے روزانہ گیارہ مرتبہ پڑھنے کو اپنا ورد بنالے تو اس کی ہر کلی و جزئی مشکل بہت جلد آسان ہو جائے گی اور وہ پانچ آیات یہ ہیں

(۱) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ تا آخر آیة الکرسی

اللہ وہ ہے کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ جو زندہ و قائم ہے

(۲) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ ۝ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ

اللہ وہ ہے کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ جو زندہ و قائم ہے اس نے تم پر نازل کی ہے کتاب برحق

بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰةَ وَالْاِنْجِيْلَ ○ مِنْ

جو تصدیق کرتی ہے اپنے سے پہلی کتابوں کی اور اس نے انسانوں کی ہدایت کے لیے

قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ

توریت وانجیل نازل کی اور اسی نے یہ قرآن اتارا ہے

(۳) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ

اللہ وہ ہے کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ جو ضرور تم سب کو قیامت کے دن اکٹھا کرے گا اس

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ○

میں شک نہیں اور کون ہے اللہ سے زیادہ سچا بات کہنے میں

(۴) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ○

اللہ وہ ہے کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ اسی کے لیے ہیں اچھے نام

(۵) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○

اللہ وہ ہے کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ اور مومن لوگ تو اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں

﴿مفاتیح الجنان، ص۲۲۲،۲۲۳﴾

دعائے عافیت

صحیفۂ کاملہ سے امام زین العابدینؑ کی یہ دعا جو طلب عافیت کے سلسلہ میں ہے نقل کی جاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَالْبِسْنِیْ عَافِیَتَکَ وَجَلِّلْنِیْ

اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ اور ان کی آلؑ پر اور مجھے اپنی عافیت کا لباس پہنا

عَافِیَتَکَ وَحَصِّنِّیْ بِعَافِیَتِکَ وَاَکْرِمْنِیْ بِعَافِیَتِکَ وَاَغْنِنِیْ

اپنی عافیت کی ردا اوڑھا اپنی عافیت کے ذریعہ محفوظ رکھ۔

بِعَافِیَتِکَ وَتَصَدَّقْ عَلَیَّ بِعَافِیَتِکَ وَهَبْ لِیْ عَافِیَتَکَ

اپنی عافیت کے ذریعہ عزت ووقار دے۔ اپنی عافیت کے ذریعہ بے نیاز

وَافْرِشْنِیْ عَافِیَتَکَ وَاَصْلِحْ لِیْ عَافِیَتَکَ وَلَا تُفَرِّقْ بَیْنِیْ وَ

کردے۔ اپنی عافیت کی بھیک میری جھولی میں ڈال دے اپنی عافیت مجھے مرحمت فرما

بَیْنَ عَافِیَتِکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ

اپنی عافیت کو میرا اوڑھنا بچھونا قرار دے۔ اپنی عافیت کی میرے لیے اصلاح ودرستی فرما اور

وَعَافِنِیْ عَافِیَةً کَافِیَةً شَافِیَةً عَالِیَةً نَّامِیَةً عَافِیَةً تُوَلِّدُ فِیْ بَدَنِیْ

دنیا وآخرت میں میرے اور اپنی عافیت کے درمیان جدائی نہ ڈال۔ اے میرے معبود!

الْعَافِیَةَ عَافِیَةَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَامْنُنْ عَلَیَّ بِالصِّحَّةِ وَالْاَمْنِ

رحمت نازل فرما محمد ﷺ اور ان کی آلؑ پر اور مجھے ایسی عافیت دے جو بے نیاز کرنے والی

وَالسَّلَامَةِ فِیْ دِیْنِیْ وَبَدَنِیْ وَالْبَصِیْرَةِ فِیْ قَلْبِیْ وَالنَّفَاذِ فِیْ

شفا بخشنے والی (امراض کے دسترس سے) بالا اور روز افزوں ہو ایسی عافیت جو میرے جسم میں دنیا و

اُمُوْرِیْ وَالْخَشْیَةِ لَکَ وَالْخَوْفِ مِنْکَ وَالْقُوَّةِ عَلٰی مَا

آخرت کی عافیت کو جنم دے اور صحت، امن، جسم وایمان کی سلامتی قلبی بصیرت، نفاذِ امور

اَمَرْتَنِیْ بِہٖ مِنْ طَاعَتِکَ وَالْاِجْتِنَابِ لِمَا نَهَیْتَنِیْ عَنْهُ مِنْ

کی صلاحیت بیم و خوف کا جذبہ اور جس اطاعت کا حکم دیا ہے اس کے بجالانے کی قوت اور

مَّعْصِیَتِکَ اَللّٰهُمَّ وَامْنُنْ عَلَیَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَ زِیَارَةِ قَبْرِ

جن گناہوں سے منع کیا ہے ان سے اجتناب کی توفیق بخش کر مجھ پر احسان فرما

رَسُوْلِکَ صَلَوٰتُکَ عَلَیْهِ وَرَحْمَتُکَ وَ بَرَکَاتُکَ عَلَیْهِ

بار الٰہا مجھ پر یہ احسان بھی فرما کہ جب تک تو مجھے زندہ رکھے ، ہمیشہ اس سال

وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ اٰلِ رَسُوْلِکَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ اَبَدًا مَا اَبْقَیْتَنِیْ

بھی اور ہر سال حج و عمرہ اور قبر رسول ﷺ اور قبور آل رسول سلام اللہ علیہم کی زیارت

فِیْ عَامِیْ هٰذَا وَ فِیْ کُلِّ عَامٍ وَّاجْعَلْ ذٰلِکَ مَقْبُوْلًا مَّشْکُوْرًا

کرتا رہوں ۔ اور ان عبادات کو مقبول و پسندیدہ ، قابل التفات اور اپنے ہاں ذخیرہ قرار دے اور

مَّذْکُوْرًا لَّدَیْکَ مَذْخُوْرًا عِنْدَکَ وَاَنْطِقْ بِحَمْدِکَ

حمد و شکر و ذکر اور ثنائے جمیل کے نغموں سے میری زبان کو گویا رکھ اور دینی ہدایتوں کے لیے میرے دل

وَشُکْرِکَ وَ ذِکْرِکَ وَحُسْنِ الثَّنَآءِ عَلَیْکَ لِسَانِیْ وَاشْرَحْ

کی گرہیں کھول دے اور مجھے اور میری اولاد کو شیطان مردود اور زہریلے جانوروں ہلاک

لِمَرَاشِدِ دِیْنِکَ قَلْبِیْ وَاَعِذْنِیْ وَ ذُرِّیَّتِیْ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

کرنے والے حیوانوں اور دوسرے جانوروں کے گزند اور چشم بد سے پناہ دے اور ہر سرکش

وَمِنْ شَرِّ السَّآمَّةِ وَالْهَآمَّةِ وَالْعَآمَّةِ وَاللَّآمَّةِ وَ مِنْ شَرِّ کُلِّ

شیطان ہر ظالم حکمران ، ہر جمع جتھے والے مغرور ، ہر کمزور اور طاقتور ، ہر اعلیٰ وادنیٰ

شَیْطَانٍ مَّرِیْدٍ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ سُلْطَانٍ عَنِیْدٍ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ مُتْرَفٍ

ہر چھوٹے بڑے اور ہر نزدیک دور والے اور جن وانس میں سے تیرے پیغمبر اور

حَفِيْدٍ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ضَعِيْفٍ وَّ شَدِيْدٍ وَّ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَرِيْفٍ

ان کے اہل بیت سے برسر پیکار ہونے والے اور ہر حیوان کے شر سے جن پر تجھے

وَّ وَضِيْعٍ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ صَغِيْرٍ وَّ كَبِيْرٍ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ قَرِيْبٍ وَّ

تسلط حاصل ہے، محفوظ رکھ ۔ اس لیے کہ تو حق وعدل کی راہ پر ہے اے اللہ! محمدؐ اور

بَعِيْدٍ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ مَنْ نَّصَبَ لِرَسُوْلِكَ وَلِاَهْلِ بَيْتِهٖ حَرْبًا مِّنَ

ان کی آلؑ پر رحمت نازل فرما اور جو مجھ سے برائی کرنا چاہے اسے مجھ سے روگرداں کردے

الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّكَ

اس کا مکر مجھ سے دور اس کا اثر مجھ سے دفع کردے اور اس کے مکر وفریب (کے تیر)

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَمَنْ اَرَادَنِيْ

اسی کے سینہ کی طرف پلٹادے اور اس کے سامنے ایک دیوار کھڑی کردے یہاں تک کہ

بِسُوْٓءٍ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَادْحَرْ عَنِّيْ مَكْرَه، وَادْرَأْ عَنِّيْ شَرَّه، وَرُدَّ

اس کی آنکھوں کو مجھے دیکھنے سے نابینا اور اس کے کانوں کو میرا ذکر سننے سے بہرا کردے اور

كَيْدَه، فِيْ نَحْرِهٖ وَاجْعَلْ بَيْنَ يَدَيْهِ سَدًّا حَتّٰى تُعْمِيَ عَنِّيْ بَصَرَه،

اس کے دل پر قفل چڑھادے تاکہ میرا اسے خیال نہ آئے اور میرے بارے میں کچھ کہنے

وَ تُصِمَّ عَنْ ذِكْرِيْ سَمْعَه، وَتُقْفِلَ دُوْنَ اِخْطَارِيْ قَلْبَه، وَ

سننے سے اس کی زبان کو گنگ کردے ، اس کا سر کچل دے اس کی عزت پامال

تُخْرِسَ عَنِّيْ لِسَانَه، وَتَقْمَعَ رَأْسَه، وَ تُذِلَّ عِزَّه، وَتَكْسِرَ

کردے اس کی تمکنت کو توڑ دے ۔ اس کی گردن میں ذلت کا طوق ڈال دے

جَبَرُوْتَه، وَتُذِلَّ رَقَبَتَه، وَ تَفْسَخَ كِبْرَه، وَتُؤْمِنَنِيْ مِنْ جَمِيْعِ ضَرِّهٖ

اس کا تکبر ختم کر دے ، اور مجھے اس کی ضرر رسانی شرپسندی ،طعنہ زنی ، غیبت ،

اس کا تکبر ختم کر دے ، اور مجھے اس کی ضرر رسانی شر پسندی ، طعنہ زنی ، غیبت ،

وَشَرِّہٖ وَغَمْزِہٖ وَهَمْزِہٖ وَلَمْزِہٖ وَحَسَدِہٖ وَعَدَاوَتِہٖ وَحَبَآئِلِہٖ

عیب جوئی ، حسد ، دشمنی اور اس کے پھندوں ، ہتھکنڈوں پیادوں اور سواروں

وَمَصَآئِدِہٖ وَرَجِلِہٖ وَخَيْلِہٖ اِنَّکَ عَزِيْزٌ قَدِيْرٌ.

سے اپنے حفظ وامان میں رکھ ۔ یقیناً تو غلبہ واقتدار کا مالک ہے

دسواں باب

مستحب نمازیں

(۱) نماز ہدیہ والدین

فرزند کے لیے مستحب ہے کہ ماں باپ کے لیے نماز پڑھے یہ دو رکعتی نماز ہے پہلی رکعت میں سورہ حمد کے بعد دس مرتبہ پڑھے۔ ''رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ '' پھر رکوع وسجود بجالائے اور دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد دس مرتبہ یہ ذکر پڑھے ''رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ '' جب رکوع وسجود کے بعد سلام پھیر لے تو کہے ''رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا ''

﴿نماز امامیہ ص۔۸۶﴾

(۲) نمازِ وحشت

یہ نماز میت کو دفن کرنے کے بعد پہلی رات پڑھی جاتی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے نیت کرے کہ دو رکعت نماز وحشت برائے فلاں پڑھتا / پڑھتی ہوں ''سُنَّتً قُرْبَةً اِلَی اللهِ '' پھر ''اللہ اکبر'' کہہ کر پہلی رکعت میں سورہ حمد کے بعد آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد دس مرتبہ سورۂ قدر (اِنَّا اَنْزَلْنَا) پڑھی جائے۔ نماز ختم کرنے کے

بعداس میت اور جملہ مومنین کی مغفرت کے لیے دعا کی جائے۔ ﴿ایضاً،ص۔۸۶﴾

۔۔۔آنحضرتؐ نے فرمایا: میت پر قبر کی پہلی رات سے بڑھ کر کوئی سخت وقت نہیں آتا۔اس لیے اس رات صدقہ وخیرات دے کر اپنے مرنے والوں پر رحم کرو۔۔۔

﴿زادالعباد لیوم المعاد،ص۔۱۸۲﴾

(۳) نمازحل مہمات

مشکل وقت آپڑے تو چار رکعت نماز (بدوسلام) بجالائی جائے، اس کی قنوت اور دیگر ارکان کو اچھی طرح سے ادا کیا جائے، اس کی پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سات مرتبہ:

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

اللہ ہی ہمارے لیے کافی ہے وہ اچھا مددگار ہے

پڑھے، دوسری رکعت میں حمد کے بعد سات مرتبہ

مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْکَ مَالًا وَّوَلَدًا

وہی ہوتا ہے جو اللہ چاہے نہیں کوئی قوت مگر اللہ سے اگر تو مجھے دیکھے تو میں تجھ سے مال میں اور اولاد میں بھی کم ہوں

پڑھے، تیسری رکعت میں حمد کے بعد سات مرتبہ:

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنْـتَ سُبْـحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ

نہیں کوئی معبود سوائے تیرے تو پاک تر ہے بے شک میں ظالموں میں سے ہوں۔

پڑھے اور چوتھی رکعت میں حمد کے بعد سات مرتبہ:

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌم بِالْعِبَادِ

اور میں اپنے معاملے کو خدا کے سپرد کرتا ہوں یقیناً وہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے

پڑھے اور پھر اپنی حاجات پیش کرے۔ ﴿باقیات الصالحات، ص۔۱۲۸۵،۱۲۸۶﴾

(۴) نمازِ رفع عسرت

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جب تم پر کوئی مشکل آ جائے اور کام دشوار ہو جائیں تو زوال آفتاب کے وقت دو رکعت نماز پڑھو، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ توحید، سورۂ فتح کی پہلی آیات نَصْرًا عَزِيْزًا تک اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ توحید اور سورۂ "اَلَمْ نَشْرَحْ" پڑھو اور یہ نماز اس مقصد کے لیے بار بار کی آزمائی ہوئی ہے۔ ﴿ایضاً ص۔۱۲۸۶﴾

(۵) نماز غفیلہ

طلب حاجت اور بخشش گناہان کے لیے نماز غفیلہ کا پڑھنا مستحب ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ نماز مغرب و عشاء کے درمیان دو رکعت بجالائے، پہلی رکعت میں سورہ حمد کے بعد یہ آیات پڑھے۔

وَذَاالنُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۗ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (الانبیاء: ۸۷-۸۸)

دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد یہ آیت پڑھے:

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ O (الانعام: ۵۹)

اس کے بعد دعائے قنوت میں یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمَفَاتِحِ الْغَيْبِ الَّتِيْ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَفْعَلَ بِيْ كَذَا وَ كَذَا

کذا وکذا کی جگہ اپنی حاجات طلب کرے اور بعد میں کہے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ وَلِيُّ نِعْمَتِيْ وَالْقَادِرُ عَلٰى طَلِبَتِيْ تَعْلَمُ حَاجَتِيْ وَ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ لَمَّا قَضَيْتَهَا لِيْ

﴿نماز امامیہ، ص۔۸۹﴾

(۶) نماز طلب فرزند

حضرت امیر علیہ السلام سے مروی ہے، فرمایا: جب خدا سے فرزند طلب کرنا چاہو تو کامل وضو کر کے مکمل دو رکعت نماز پڑھو اور سجدہ میں سر رکھ کر اکہتر (۷۱) بار استغفار پڑھو: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔ پھر اپنی بیوی سے مباشرت کرو اور کہو:

اَللّٰهُمَّ اِنْ رَزَقْتَنِيْ وَلَدًا لَاُسَمِّيَنَّهٗ بِاسْمِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

یا اللہ اگر تو نے مجھے بیٹا عطا فرمایا تو میں اس کا نام تیرے نبیؐ کے نام پر (محمدؐ) رکھوں گا

﴿زاد العباد لیوم المعاد، ص۔۱۸۷﴾

(۷) نماز ردّ مظالم

حضرت رسول اکرمؐ سے منقول ہے کہ جس کے ذمہ بندوں کے حقوق ہوں اور وہ ان حقوق کو ادا نہ کر سکتا ہو اور معاف بھی نہ کرا سکتا ہو تو وہ شخص یہ نماز پڑھے۔ خداوند کریم بروز قیامت ان بندوں کو خود ہی راضی کرے گا اگر چہ یہ حقوق ریت کے ذرات کے برابر ہی کیوں نہ ہوں اور یہ نماز پڑھنے والا بے حساب جنت میں داخل ہوگا۔ یہ چار رکعت نماز بدو سلام پڑھنی ہے اور طریقہ نماز یہ ہے ۔ پہلے نیت کرے کہ دو رکعت نماز رد مظالم پڑھتا ہوں/ پڑھتی ہوں سُنَّتُ قُرْبَۃً اِلَی اللہ پہلی رکعت میں سورہ حمد کے بعد ۲۵ مرتبہ سورہ توحید۔ دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد ۵۰ مرتبہ سورہ توحید۔ تیسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد ۷۵ مرتبہ سورہ توحید اور چوتھی رکعت میں سورہ حمد کے بعد ۱۰۰ مرتبہ سورہ توحید پڑھے۔ ﴿نماز امامیہ، ص۔۹۰﴾

(۸) نماز وسعت رزق

یہ دو رکعتی نماز ہے کہ جس کی پہلی رکعت میں سورہ حمد کے بعد ۵۰ مرتبہ اور دوسری رکعت میں بھی سورہ حمد کے بعد ۵۰ مرتبہ یہ آیات مبارکہ پڑھے:

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا ۝ وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ط وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ ط اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ ط قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ۝ (الطلاق)

آخر میں یہی آیات ۱۰۰ مرتبہ اور درود شریف ۱۰۰ مرتبہ پڑھے۔ پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَغْنِنَا بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَبِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ

﴿ایضاً۔ ص ۹۰﴾

گیارہواں باب

بدنی امراض سے شفاء کے لیے دعائیں واعمال

ہر بیماری سے نجات کے لیے

(۱) حضور اکرمؐ نے جابرؓ بن عبداللہ انصاری سے فرمایا اے جابر سورۂ فاتحہ موت کے سوا ہر مرض کے لیے شفا ہے۔ حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جس کو الحمد تندرست نہیں کرسکتی اس کو کوئی چیز تندرست نہیں کرسکتی۔

﴿تفسیر انوار النجف فی اسرار المصحف، جلد۲، ص۔۷۔۸﴾

(۲) امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ اگر مردہ پر ستر مرتبہ سورۂ حمد پڑھی جائے اور اس کی روح پلٹ آئے تو تعجب نہیں کرنا چاہیے۔ ﴿باقیات الصالحات، ص۔۱۴۷۵﴾

(۳) حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے اگر کوئی شخص کسی بیماری میں مبتلا ہو تو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سات مرتبہ سورۂ حمد پڑھے اور اگر اس سے صحت حاصل نہ ہو تو پھر ستر بار پڑھے انشاء اللہ صحت یاب ہو جائے گا۔ ﴿زاد العباد لیوم المعاد، ص۔۱۹۰﴾

درد سے نجات کے لیے

(۱) حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ درد کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر کہو: بسم اللہ پھر اس جگہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے سات مرتبہ کہو:

اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَاَعُوْذُ بِقُدْرَةِ اللهِ وَاَعُوْذُ بِجَلَالِ اللهِ وَاَعُوْذُ

پناہ لیتا ہوں عزت خدا کی پناہ لیتا ہوں قدرت خدا کی پناہ لیتا ہوں جلال خدا کی پناہ لیتا ہوں

بِعَظَمَةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِجَمْعِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عظمت خدا کی اور پناہ لیتا ہوں ذات خدا کی پناہ لیتا ہوں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ کی اور

وَاٰلِہٖ وَاَعُوْذُ بِاَسْمَآءِ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَآ اَحْذَرُ وَمِنْ شَرِّ مَآ اَخَافُ

پناہ لیتا ہوں اسمائے الٰہی کی اس کے شر سے کہ جس سے اپنی جان کے

عَلٰى نَفْسِىْ

لیے ڈرتا اور خوف کھاتا ہوں

﴿الشافی ترجمہ اصول کافی، جلد ۲ ص ۵۶۲﴾

(۲) انہی حضرتؑ سے منقول ہے کہ جس کو کوئی درد و بیماری لاحق ہو تو وہ خلوص نیت کے ساتھ کہے:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

اور جو نازل کیا گیا قرآن سے وہ مومنین کے لیے شفا و رحمت ہے

اور درد و بیماری کی جگہ پر ہاتھ پھیرے حق تعالیٰ اسے شفا عطا فرمائے گا۔

﴿باقیات الصالحات، ص ۱۳۱۳﴾

(۳) حضرت امام علی رضاؑ سے مروی ہے کہ ہر طرح کے درد و بیماری پر یہ دعا پڑھے:

يَا مُنْزِلَ الشِّفَآءِ وَمُذْهِبَ الدَّآءِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَنْزِلْ

اے شفا کے نازل کرنے والے اور اے بیماری کے دور کرنے والے رحمت فرما محمدؐ اور ان کی آلؑ پر

عَلٰى وَجَعِى الشِّفَآءَ

اور میرے اس درد کی شفا نازل کر

﴿ایضاً، ص ۱۳۱۴﴾

دردِ دل اور اختلاجِ قلب کے لیے

(۱) بیماران آیات کو پانی پر پڑھ کر وہ پانی پیئے اور ہاتھ دل پر رکھے نیز ان آیات کو لکھ کر گردن میں ڈالے۔ وہ آیات یہ ہیں:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً ۚ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ○ رَبَّنَآ اِنَّکَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ○ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُھُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ ؕ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ○ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰی لَھُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ○ لَئِنْ اَنْجَیْتَنَا مِنْ ھٰذِہٖ لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الشّٰکِرِیْنَ ○

﴿زاد العباد لیوم المعاد، ص ۱۹۵﴾

(۲) سترہ روز تک صبح و شام ایک ایک بار سورۂ الم نشرح کی تلاوت کی جائے۔

﴿ایضاً ص ۱۹۶﴾

سر درد اور کان درد کے لیے

حضرت امام محمد باقرؒ سے مروی ہے کہ سر درد کو روکنے کے لیے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے سات مرتبہ یہ دعا پڑھے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ سَکَنَ لَہٗ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا فِی السَّمٰوٰتِ

پناہ لیتا ہوں خدا کی جس کے حکم سے ہر چیز ٹھیری ہوئی ہے جو خشکی وتری آسمانوں

وَالْاَرْضِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اور زمین میں ہے اور وہ سننے جاننے والا ہے

امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ کان درد کے لیے بھی یہی دعا سات مرتبہ پڑھی جائے

﴿باقیات الصالحات، ص۔۱۳۱۶۔۱۳۱۷﴾

بواسیر کے لیے:۔

(۱) سورہ اعلیٰ (سبح اسم ربک الاعلیٰ) کو اگر بواسیر پر پڑھا جائے تو بواسیر سے آرام ہوگا۔اور بواسیر کے لیے اس کا تعویذ لکھ کر اپنے پاس رکھنا مفید ہے۔

﴿تفسیر انوار النجف فی اسرار المصحف، ج۱۴، ص۲۰۶﴾

(۲) حضرت امام رضاؑ سے ایک شخص نے بواسیر کی شکایت کی آپ نے فرمایا کہ سورہ یاسین شہد کے ساتھ لکھ کر پیو تندرست ہو جاؤ گے۔ ﴿زاد العباد لیوم المعاد، ص۱۹۶﴾

درد شقیقہ کے لیے

درد شقیقہ یا آدھے سر کے درد کے لیے درد کی جگہ پر ہاتھ رکھے اور تین مرتبہ یہ پڑھے:

يَا ظَاهِرًا مَّوْجُوْدًا وَّ يَا بَاطِنًا غَيْرَ مَفْقُوْدٍ اُرْدُدْ عَلٰى عَبْدِكَ

اے ظاہر میں موجود جو باطن میں بھی ناپید نہیں اپنے ناتواں بندے کی طرف

الضَّعِيْفِ اَيَادِيْكَ الْجَمِيْلَةَ عِنْدَهٗ وَاذْهِبْ عَنْهُ مَابِهٖ مِنْ اَذًى

اپنی اچھی نعمتیں پلٹا دے اور اس سے ہر قسم کی تکلیف اور اذیت دور کردے

اِنَّكَ رَحِيْمٌ قَدِيْرٌ

یقیناً تو مہربان ہے قدرت والا

﴿باقیات الصالحات، ص۱۳۱۸﴾

بدن کے ورم وسوجن کے لیے

(۱) جسم کے ہر متورم حصہ پر سورۂ اعلیٰ کو پڑھنا فائدہ مند ہے۔

﴿تفسیر انوار النجف فی اسرار المصحف، ج ۱۴، ص ۲۰۶﴾

(۲) روایت میں آیا ہے کہ جب بدن پر کہیں ورم آ جائے تو فریضہ نماز کے لیے وضو کرنے کے بعد سورۃ حشر کی آیت ''لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ'' تا آخر پڑھے اور پھر نماز کے بعد بھی اسے پڑھے اور اس پر خوب غور کرے انشاء اللہ ورم جاتا رہے گا۔

﴿باقیات الصالحات، ص ۔ ۱۳۲۵﴾

ضیق النفس یعنی دمہ کے لیے

اس مقصد کے لیے یہ آیت پڑھی جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ○

﴿زاد العباد لیوم المعاد، ص ۲۰۰﴾

مرگی کے لیے

ایک شخص کو مرگی کا دورہ پڑا ہوا تھا امام علی رضاؑ نے پانی کا ایک جام طلب فرمایا اور اس پر سورۂ حمد، سورۂ فلق، اور سورۂ والناس پڑھ کر دم کیا۔ پھر حکم دیا کہ یہ پانی اس کے سر اور چہرے پر چھڑکا جائے اس طرح وہ شخص ہوش میں آ گیا۔ آپؑ نے اس سے فرمایا کہ اب یہ کبھی تمہارے پاس نہیں آئے گی۔

﴿باقیات الصالحات، ص ۱۳۴۲﴾

لقوہ کے لیے

لقوہ کا مریض دو رکعت نماز پڑھ کر اپنے منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے حضرت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توسل سے خدا سے شفا طلب کرے۔ اور تین مرتبہ یہ کہے:

بِسْمِ اللهِ اُحَرِّجُ عَلَیْکَ یَا وَجُعُ مِنْ عَیْنِ اِنْسٍ اَوْعَیْنِ جِنِّ اُحَرِّجُ عَلَیْکَ بِالَّذِیْ اتَّخَذَ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلاً وَتَکَلَّمَ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا وَخَلَقَ عِیْسٰی مِنْ رُوْحِ الْقُدُسِ لَمَّا هَدَأْتَ وَطَفَئْتَ کَمَا طُفِئَتْ نَارُ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ اللهِ.

﴿زاد العباد لیوم المعاد، ص ۱۹۴﴾

بارھواں باب

متفرق دعائیں اوراعمال

اعمال طلب اولاد

(۱) سجدہ میں یہ پڑھا کرے:

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ .

رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ

﴿تحفۃ العوام مقبول جدید، ص۔ ۲۷۴﴾

(۲) حضرت امام محمد باقرؑ سے مروی ہے کہ جس کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو وہ ہر روز سو مرتبہ استغفار (اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ) پڑھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ ہر روز صبح وشام ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اور ستر مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ دس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ نو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور اس کے بعد ایک مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہنا چاہیئے۔

﴿ایضاً، ص۔ ۲۷۴﴾

(۳) امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ طلب فرزند کے لئے ستر مرتبہ یہ دعا پڑھے:

رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ

وَلِیًّا یَرِثُنِیْ فِیْ حَیٰوتِیْ وَیَسْتَغْفِرُ لِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ وَاجْعَلْهُ خَلْقًا سَوِیًّا وَلَا تَجْعَلْ لِلشَّیْطَانِ فِیْهِ شِرْکًا وَلَا نَصِیْبًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

﴿ایضاً، ص۔ ۲۷۵﴾

وسعت رزق کے لیے

(۱) امام جعفر صادق علیہ السلام نے معاویہ بن عمار کو وسعت رزق کے لیے یہ دعا تعلیم فرمائی۔ معاویہ بن عمار کہتا ہے کہ میں نے وسعت رزق کیلئے اس سے بہتر کسی چیز کو نہیں پایا۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ مِنْ فَضْلِکَ الْوَاسِعِ الْحَلَالِ الطَّیِّبِ رِزْقًا

اے معبود! مجھے عطا فرما اپنے بے حساب فضل سے حلال و پاکیزہ فراواں روزی جو حلال

وَّاسِعًا حَلَالًا طَیِّبًا بَلَاغًا لِلدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ صَبًّا صَبًّا

پاکیزہ اور کافی ہو دنیا اور آخرت کے لیے وہ جاری رہے گوارا و خوش ذائقہ بغیر کسی

هَنِیْئًا مَّرِیْئًا مِنْ غَیْرِ کَدٍّ وَّلَا مَنٍّ مِّنْ اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ اِلَّا سَعَةً مِّنْ

تکلیف کے اور اس میں تیری مخلوق میں سے کسی کا احسان نہ ہو مگر یہ کہ تیرے وسیع فضل سے

فَضْلِکَ الْوَاسِعِ فَاِنَّکَ قُلْتَ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَمِنْ

فراوانی ملے کیونکہ تو نے فرمایا ہے کہ اللہ کے فضل سے مانگو پس میں تیرے فضل سے مانگتا ہوں

فَضْلِکَ اَسْئَلُ وَمِنْ عَطِیَّتِکَ اَسْئَلُ وَمِنْ یَّدِکَ الْمَلْاٰ اَسْئَلُ

تیری عطا میں سے طلب کرتا ہوں اور تیرے بھرے ہاتھ سے لینا چاہتا ہوں

﴿اصول کافی با ترجمہ و شرح سید ہاشم رسولی، جلد ۴، ص۔ ۳۳۱﴾ ﴿الشافی ترجمہ اصول کافی جلد ۲، ص ۵۴۶﴾

(۲) امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ طلب رزق کے لیے اثنائے نماز فریضہ میں بحالت سجدہ کہو:

يَاخَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ وَيَاخَيْرَ الْمُعْطِيْنَ اُرْزُقْنِيْ وَارْزُقْ عِيَالِيْ مِنْ

اے بہترین ذات جس سے مانگا جاتا ہے اور اے بہترین عطا کرنے والے مجھے رزق دے اور

فَضْلِكَ الْوَاسِعِ فَاِنَّكَ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ.

میرے عیال کو رزق دے اپنے وسیع فضل سے کیونکہ یقیناً تو بڑے فضل کا مالک ہے

﴿ایضاً، جلد۲، ص۔۳۳۲﴾ ﴿ایضاً جلد۲، ص۔۵۴۷﴾

ادائے قرض کی دُعا

(۱) امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ادائے قرض کے لیے یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ لَحْظَةً مِّنْ لَحَظَاتِكَ تُيَسِّرُ عَلٰى غُرَمَآئِيْ بِهَا الْقَضَآءَ

اے میرے معبود تیری نظروں میں سے ایک ہی نظر میرے قرض خواہوں کا قرض ادا کرادے گی

وَتُيَسِّرُ لِيْ بِهَا الْاِقْتِضَآءَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اور ان کے تقاضے مجھ پر ہلکے کردے گی کیونکہ تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

﴿باقیات الصالحات، ص۔۱۳۷۸﴾

(۲) حلیۃ المتقین میں ہے کہ احادیث معتبرہ میں منقول ہے کہ ادائے قرض کے واسطے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

﴿تحفۂ احمدیہ جلد۲، ص۔۲۶۲﴾

طول عمر کے لیے دعا

طول عمر کے لیے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ صِحَّۃً وَّ تَقْوٰی وَّطُوْلَ عُمْرٍفِیْ حُسْنِ عَمَلٍ

یا اللہ! میں تجھ سے صحت اور تقویٰ اور اچھے اعمال کے ساتھ طول عمر اور ایسی خوشحال روزی

وَّ رِزْقٍ وَاسِعٍ لَا تُعَذِّبْنِیْ عَلَیْہِ

کی دعا کرتا ہوں جس سے مجھ پر عذاب نہ ہو

﴿اُردو ترجمہ ذریعۃ النجات موسوم بہ ھدیہ علویہ، ص ۱۶۷﴾

مطالعہ کے وقت کی دعا

مطالعہ کے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَخْرِجْنِیْ مِنْ ظُلُمَاتِ الْوَھْمِ وَاَکْرِمْنِیْ بِنُوْرِ الْفَھْمِ

اے معبود تو مجھ کو وہم کی تاریکیوں سے نکال اور عقل و فہم کے نور سے مجھے شرف عطا فرما

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا خَزَآئِنَ

اے معبود تو ہمارے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور اپنے علوم کے خزانے ہم پر

عُلُوْمِکَ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

نچھاور کر دے اپنی رحمت کے ساتھ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے

﴿باقیات الصالحات، ص ۱۴۸۲﴾

حل مشکلات کے لیے دعا

امام محمد تقی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حل مشکلات کیلئے یہ دعا پڑھتے رہنا چاہیے:

يَامَنْ يَّكْفِيْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَا يَكْفِيْ مِنْهُ شَيْءٌ اِكْفِنِيْ مَآ اَهَمَّنِيْ

اے وہ کہ ہر چیز سے بے نیاز کرتا ہے اور کوئی چیز اس سے بے نیاز نہیں کرتی مشکلوں میں میری مدد فرما

﴿باقیات الصالحات، ص۔۱۳۸۶﴾

گم شدہ کے لیے دعائیں

(۱) ایک کاغذ کے چاروں گوشوں (کونوں) پر اَلشَّھِیْدُ الْحَقُّ لکھے اور نام گم شدہ کا کاغذ کے درمیان میں لکھے اور نصف شب میں زیر آسمان کھڑے ہو کر ستر مرتبہ یہی اسم (اَلشَّھِیْدُ الْحَقُّ) کہے انشاء اللہ گم شدہ اور غائب کی خبر معلوم ہوگی۔

(۲) یہ دعا پڑھے:

يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّارَيْبَ فِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَايُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

اِجْمَعْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ

اس چیز کا نام لے جو کھوگئی ہو اللہ تعالیٰ بسلامت پہنچادے گا۔

﴿تحفۃ العوام مقبول جدید، ص۔۵۶۳﴾

نظر بد کے لیے

(۱) نظر بد کے اثرات دور کرنے کے لیے سورۂ قلم کی یہ آیات پڑھے:

وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَ بْصَارِ هِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَ يَقُوْ لُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ O وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ O

﴿زاد العباد لیوم المعاد، ص۲۰۱﴾

(۲) امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب یہ اندیشہ ہو کہ کسی کو نظر لگ جائے یا اسے کسی کی نظر لگ جائے گی تو تین مرتبہ کہے:

مَاشَآ ءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

وہی ہوتا ہے جو خدا چاہے نہیں کوئی قوت مگر جو خدائے بلند و بزرگ تر سے ہے

جب بن سنور کر باہر نکلے تو سورۂ فلق اور سورۂ والناس پڑھ لے۔

﴿باقیات الصالحات، ص۔۱۳۴۳﴾

(۳) نظر بد سے بچنے کے لیے یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ ذَاالسُّلْطَانِ الْعَظِيْمِ وَالْمَنِّ الْقَدِيْمِ وَالْوَجْهِ الْكَرِيْمِ

اے معبود اے بڑی سلطنت کے مالک قدیم احسان والے اے عطا کرنے والی ذات

ذَاالْكَلِمَاتِ التَّآمَّاتِ وَالدَّعَوَاتِ الْمُسْتَجَابَاتِ عَافِ

اے کامل و مکمل کلمات اور قبول شدہ دعاؤں کے صاحب و مالک فلاں شخص کو

فُلَا نًا مِّنْ اَنْفُسِ الْجِنِّ وَاَعْيُنِ الْاِنْسِ

جنات کی پھونکوں اور انسانوں کی نظروں سے بچا

"فُلَانًا" کی جگہ اس کا نام لیا جائے جسے نظر بد سے بچانا مقصود ہے، یہ تعویذ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے حسنینؑ کے لیے پڑھا تھا۔ نیز اپنے اصحاب سے فرمایا کہ تم بھی اپنی اولاد کو اسی تعویذ کے ساتھ حتمی طور پر محفوظ رکھو۔ ﴿ایضاً، ص ۱۳۴۴﴾

جانوروں کا نظر بد سے بچاؤ

جانوروں کو نظر بد سے بچانے کا یہ تعویذ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ عَبَسٌ عَابِسٌ وَّ

خدا کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے خدائے بزرگ کے نام کے ساتھ تندرو کی تندروئی جلتے ہوئے

شِهَابٌ قَابِسٌ وَّحَجَرٌ یَّابِسٌ رَّدَدْتُ عَیْنَ الْعَایِنِ عَلَیْهِ مِنْ رَّأْسِهٖ

انگارے اور خشک پتھر پر دے ماری ہے میں نے نظر لگانے والے کی آنکھ اس کے سر سے اس کے پاؤں تک پکڑ لی

اِلٰی قَدَمَیْهِ اَخَذَ عَیْنَاهُ قَابِضٌ بِکُلَاهُ وَعَلٰی جَارِهٖ وَاَقَارِبِهٖ جِلْدُهٗ

اور اس کی دونوں آنکھیں جس نے ان کو پکڑ لیا ان کو پلٹا دیا اس کے ہمسائے اور عزیزوں پر اس کی کمزور جلد اور

دَقِیْقٌ وَّدَمُهٗ رَقِیْقٌ وَّبَابُ الْمَکْرُوْهِ تَلِیْقُ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰی مِنْ

پتلے خون پر اور بدی کے دروازے پر جو اس کے لیے ہے پس نظر اٹھا کے دیکھ کیا تجھے کوئی شگاف نظر آتا ہے پھر

فُطُوْرٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ کَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْکَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِیْرٌ

بار بار نظر اٹھا کر اوپر کو دیکھتا رہ لیکن تیری نگاہیں بُری طرح سے تھکی ہاری ہوئی تیری طرف پلٹ آئیں گی

﴿ایضاً ص ۱۳۴۴۔۱۳۴۵﴾

سحر و جادو سے بچاؤ کے لیے

(۱) حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ یہ تعویز ہرن کی کھال پر لکھ کر اپنے پاس رکھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ وَمَاشَآءَ اللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا

خدا کے نام سے اور خدا کی ذات سے خدا کے نام سے اور جو خدا چاہے خدا کے نام سے اور نہیں حرکت

قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ مُوْسٰی مَاجِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُهٗ اِنَّ

و قوت مگر جو خدا سے ہے۔ موسیٰ نے کہا تم جو جادو لے کر آئے ہو یقیناً خدا اس کو باطل کر دے

اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا کَانُوْا

گا بے شک خدا فساد کرنے والوں کا بھلا نہیں کرتا۔ پس حق غالب آیا اور جو کچھ

يَعْمَلُوْنَ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صَاغِرِيْنَ

انہوں نے کیا برباد ہوگیاتو وہیں شکست کھا گئے اور ذلیل ہو کر واپس چلے گئے

﴿باقیات الصالحات، ص۔۱۳۴۰﴾

(۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ شیطانوں اور جادوگروں سے محفوظ رہنے کے لیے آیات سحرہ پڑھے جو یہ ہیں:

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ

بے شک تمہارا رب وہ اللہ ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پھر

اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ

وہ عرش کی طرف متوجہ ہو گیا وہ رات کو دن کا لباس پہناتا ہے جسے وہ جلدی میں

وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ

ڈھونڈتی ہے اور سورج چاند ستاروں کو پیدا کیا جو اس کے حکم کے تابع ہیں آگاہ رہو کہ خلق

تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً

وامر اسی کے ہاتھ میں ہے بابرکت ہے اللہ جو جہانوں کا رب ہے پکارو اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ○ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا

یقیناً وہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ جب اس کی اصلاح ہو چکی

وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ○

ہے اور خدا کو خوف و طمع کے ساتھ پکارو۔ بے شک خدا کی رحمت نیکو کاروں کے قریب تر ہے۔

﴿زاد العباد لیوم المعاد، ص ۲۰۲﴾ ﴿باقیات الصالحات، ص ۱۳۴۱﴾

جنات کے شر سے بچاؤ کے لیے

(۱) حضرت محمد ﷺ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا اگر جن پتھر پھینکتا ہو تو وہی پتھر اُٹھا کر ادھر کو پھینکے کہ جدھر سے آیا ہو اور یہ کہے:

حَسْبِیَ اللّٰهُ وَ كَفٰى وَسَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا لَيْسَ وَرَآءَ اللهِ مُنْتَهٰى

مجھے اللہ کافی اور بہت ہے خدا نے اس کی سنی جس نے اسے پکارا اور خدا سے بلند تر کوئی حد نہیں

﴿باقیات الصالحات، ص ۱۳۴۲﴾

(۲) جنات کے شر سے بچنے کے لیے گھر میں مُرغ، کبوتر اور بھیڑ بکری کا بچہ رکھنا مفید ہے۔ نیز سفر میں بیابانوں اور خوفناک جگہوں میں جنات کے شر سے بچاؤ کے لیے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ دونوں ہاتھ سر پر رکھ کر بہ آواز بلند کہے:

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کیا وہ دین خدا کے سوا کوئی دین تلاش کرتے ہیں جب کہ آسمانوں اور زمین کے رہنے والے خواہی نخواہی

طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ

اس کے آگے جھکے ہوئے ہیں اور اسی طرف پلٹیں گے

اسی طرح بیابانوں جنگلوں اور خوفناک مقامات کے بارے میں روایت ہے کہ وہاں بہ آواز بلند اذان کہی جائے تو جنات سے بچاؤ ہو سکتا ہے۔ ﴿ایضاً ص۔۱۳۴۲﴾

(۳) شیاطین انسی و جنی کے ضرر و زیاں سے بچنے کے لیے اس حرز کا پاس رکھنا بہت مفید ہے جو حضرت رسول خداؐ نے ابو دجانہ کو تعلیم دیا تھا اور وہ یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذَا كِتَابُ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ

رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اِلٰى مَنْ طَرَقَ الدَّارَ مِنَ الْعُمَّارِ وَالزُّوَّارِ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِى الْحَقِّ سَعَةً فَاِنْ تَكُ عَاشِقًا مُوْلَعًا اَوْ فَاجِرًا مُقْتَحِمًا فَهٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ يَنْطِقُ عَلَيْنَا وَ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَرُسُلُنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ اُتْرُكُوْا صَاحِبَ كِتَابِىْ هٰذَا وَانْطَلِقُوْا اِلٰى عَبَدَةِ الْاَصْنَامِ وَاِلٰى مَنْ يَزْعَمُ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهُ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ حٰمٓ عٓسٓقٓ تَفَرَّقَتْ اَعْدَاءُ اللّٰهِ وَ بَلَغَتْ حُجَّةُ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَ قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ .

﴿زادالعباد لیوم المعاد، ص ۲۰۲ـ۲۰۳﴾

شر اعداء سے بچاؤ کے لیے

(ا) یہ حضرت رسولؐ کی وہ دعا ہے جو جن وانس سے امان میں رکھتی ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ

خدا کے نام سے جو بڑا رحم والا مہربان ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ میں اسی پر بھروسا کرتا ہوں اور وہ

رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ

عظمت والے عرش کا مالک ہے جو اللہ چاہے وہ ہوتا ہے اور جو وہ نہ چاہے نہیں ہوتا میں گواہ ہوں

اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ

کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور اللہ ہی کے علم نے ہر چیز کو گھیرا ہوا ہے۔

شَیْءٍ عِلْمًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَ مِنْ شَرِّ

اے معبود یقیناً میں تیری پناہ لیتا ہوں اپنے نفس کے شر اور ہر حرکت کرنے والے کے شر سے

کُلِّ دَآبَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌم بِنَاصِیَتِھَآ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

تو ہی اس کی مہار پکڑے ہوئے ہے' بے شک میرا رب سیدھے راستے پر ملتا ہے

﴿تحفہ احمدیہ، جلد دوم، ص۔۲۷۲﴾ ﴿باقیات الصالحات، ص۔۱۴۴۷﴾

(۲) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جب میں یہ کلمات پڑھ لیتا ہوں تو پھر اس سے کچھ خوف نہیں ہوتا کہ تمام جن وانس مجھے نقصان پہنچانے کے لیے جمع بھی کیوں نہ ہو جائیں اور وہ کلمات یہ ہیں:

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَمِنَ اللّٰہِ وَاِلَی اللّٰہِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی

خدا کے نام سے خدا کی ذات سے خدا کی طرف خدا ہی کی راہ میں اور خدا کے

مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ اَسْلَمْتُ

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین اور آئین پر۔ اے معبود میں نے خود کو تیرے

نَفْسِیْ وَاِلَیْکَ وَجَّھْتُ وَجْھِیْ وَاِلَیْکَ اَلْجَاْتُ ظَھْرِیْ

سپرد کیا ہے۔ اپنا رخ تیری طرف کرلیا ہے تجھے اپنا پشت پناہ بنایا ہے اور اپنے معاملے

وَاِلَیْکَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ بِحِفْظِ الْاِیْمَانِ مِنْ م بَیْنِ

تیرے حوالے کردیئے ہیں' اے معبود میری حفاظت فرما سلامتی ایمان کے ساتھ

یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَّمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَمِنْ

میرے آگے سے میرے پیچھے سے میرے دائیں سے میرے بائیں سے میرے اُوپر سے اور میرے نیچے سے

تَحْتِیْ وَمِنْ قِبَلِیْ وَادْفَعْ عَنِّیْ بِحَوْلِکَ وَ قُوَّتِکَ فَاِنَّہٗ

اور جو میرے پہلو میں ہے۔ اور مجھ سے بلائیں دور کر اپنے حکم و قوت سے

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِکَ

کیونکہ نہیں حرکت وقوت مگر تجھی سے ہے

﴿اصول کافی باترجمہ وشرح سید ہاشم رسولی، جلد۴، ص۳۴۲﴾ ﴿الشافی ترجمہ اصول کافی، جلد۲، ص۔۵۵۴۔۵۵۵﴾

(۳) انس سے روایت ہے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح وشام یہ دعا پڑھے تو حق تعالیٰ چار فرشتے بھیجے گا۔ جو اس کے آگے پیچھے اور دائیں بائیں سے اس کی حفاظت کریں گے اور وہ خدا کی امان میں ہوگا۔ اگر جن وانس اسے نقصان پہنچانے کی سرتوڑ کوشش کریں تو بھی اسے نقصان نہیں پہنچا سکیں گے اور وہ دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ

اللہ کے نام سے جو بڑا رحم والا مہربان ہے اللہ کے نام سے جو سب ناموں سے بہتر ہے اللہ

رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ سَمٌّ

کے نام سے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے خدا کے نام سے جس کے ہوتے ہوئے

وَّلَا دَآءٌ بِسْمِ اللّٰهِ اَصْبَحْتُ وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى

کوئی زہر اور بیماری ضرر نہیں پہنچاتی میں نے اللہ کے نام سے صبح کی

قَلْبِیْ وَنَفْسِیْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى دِيْنِیْ وَعَقْلِیْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى

اور اللہ ہی پر بھروسا کیا' اللہ ہی کا نام ہے میرے دل و جان پر اللہ کے نام سے میں اپنے دین اور

اَهْلِیْ وَمَالِیْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى مَآ اَعْطَانِیْ رَبِّیْ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا

عقل پر ہوں اللہ ہی کا نام ہے میرے اہل اور میرے مال پر خدا کا نام ہے اس پر جو میرے رب

يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ

نے مجھے دیا خدا کے نام سے جس کے ہوتے ہوئے زمین اور آسمان کی کوئی چیز

الْعَلِيْمُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِکُ بِهٖ شَيْئًا اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ

نقصان نہیں پہنچاسکتی اور وہ سننے والاجاننے والا ہے اللہ اللہ میرا رب ہے

وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَآ

میں کسی کو اس کا ساجھی نہیں بناتا اللہ بزرگ تر ہے، اللہ بزرگ تر ہے وہ عزت و

اِلٰهَ غَيْرُکَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ

دبدبے والا ہے ہر چیز سے جس سے میں ڈرتا بچتا ہوں تیرا ساتھی غالب اور

سُلْطَانٍ شَدِيْدٍ وَّمِنْ شَرِّ کُلِّ شَيْطَانٍ مَّرِيْدٍ وَّمِنْ شَرِّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ

تیری تعریف روشن ہے نہیں کوئی معبود سوائے تیرے اے معبود میں تیری پناہ لیتا ہوں اپنے نفس کے

وَّمِنْ شَرِّ قَضَآءِ السُّوْٓءِ وَمِنْ کُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ ۢ بِنَا صِيَتِهَآ

شر سے ہر سخت گیر حاکم کے شر سے ہر قصد کرنے والے شیطان کے شر و برائی سے ہر ضدی دشمن کے شر سے ہر

اِنَّکَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَّاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِيْظٌ

بری قضا و فیصلے کے شر سے اور ہر متحرک کے شر سے کہ اس کی مہار تیرے ہاتھ میں ہے بے شک تو سیدھی

اِنَّ وَلِيِّیَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّی الصَّالِحِيْنَ

راہ پر ملتا ہے اور تو ہر چیز کی نگہبانی کرنے والا ہے میرا حاکم اللہ ہے جس نے قرآن نازل فرمایا اور وہ

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَکَّلْتُ

نیکو کاروں کا سرپرست ہے پس اگر وہ پھر جائیں تو کہو کہ مجھے اللہ کافی ہے نہیں کوئی معبود مگر وہی میں اسی پر

وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

بھروسا کرتا ہوں اور وہ عظمت والے عرش کا مالک ہے

﴿باقیات الصالحات، ص ۔ ۱۴۴۸، ۱۴۴۹﴾

(۴) اس مقصد کے لیے رقعۃ الحبیب بھی بہت مفید ہے یہ حضرت امام علی رضاؑ کا حرز

ہے۔آپ نے فرمایا یہ وہ تعویذ ہے کہ جو شخص اسے اپنے گریبان میں رکھے۔ بلائیں اس سے دور ہو جائیں گی۔ یہ تعویذ راندے ہوئے شیطان سے بچانے والا ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ

خدا کے نام سے جو بڑا رحم والا مہربان ہے خدا کے نام سے بے شک میں تجھ سے خدا کی

مِنْکَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا اَوْ غَيْرَ تَقِيٍّ اَخَذْتُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْبَصِيْرِ

کی پناہ لیتا ہوں اگر تو پرہیز گار ہے یا پرہیز گار نہیں ہے میں نے سننے دیکھنے والے خدا کے ذریعے

عَلٰى سَمْعِکَ وَ بَصَرِکَ لَا سُلْطَانَ لَکَ عَلَیَّ وَلَا عَلٰى

سے تیرے کانوں اور آنکھوں کو باندھ دیا ہے اب نہ مجھ پر تیرا کوئی بس ہے نہ میرے

سَمْعِیْ وَلَا عَلٰى بَصَرِیْ وَلَا عَلٰى شَعْرِیْ وَلَا عَلٰى بَشَرِیْ وَلَا

کانوں پر نہ میری آنکھوں پر نہ میرے بالوں پر نہ میرے پوست پر نہ میرے گوشت پر اور

عَلٰى لَحْمِیْ وَلَا عَلٰى دَمِیْ وَلَا عَلٰى مُخِّیْ وَلَا عَلٰى عَصَبِیْ وَلَا

نہ میرے خون پر نہ میرے مغز پر نہ میرے پٹھوں پر اور نہ میری ہڈیوں پر تیرا بس ہے نہ میرے

عَلٰى عِظَامِیْ وَلَا عَلٰى مَالِیْ وَلَا عَلٰى مَارَزَقَنِیْ رَبِّیْ سَتَرْتُ

مال پر اور نہ میرے رب کی دی ہوئی چیزوں پر تیرا کوئی بس ہے میں نے پردہ ڈال

بَيْنِیْ وَ بَيْنَکَ بِسِتْرِ النُّبُوَّةِ الَّذِیْ اسْتَتَرَ اَنْبِيَآءُ اللّٰهِ بِهٖ مِنْ

دیا اپنے اور تیرے درمیان نبوت کے پردے سے جس سے خدا کے نبیوں نے خود کو

سَطَوَاتِ الْجَبَابِرَةِ وَالْفَرَاعِنَةِ جِبْرَآئِيْلُ عَنْ يَّمِيْنِیْ وَمِيْكَآئِيْلُ

ڈھانپا تھا سخت گیروں اور فرعونوں کے حملوں سے چنانچہ جبرائیل میری داہنی طرف میکائیل

عَنْ يَّسَارِیْ وَاِسْرَافِيْلُ عَنْ وَّرَآئِیْ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

میری بائیں طرف اسرافیل میری پچھلی طرف اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وَاٰلِہٖ وَاِمَامِیْ وَاللّٰہُ مُطَّلِعٌ عَلَیَّ یَمْنَعُکَ مِنِّیْ وَ یَمْنَعُ

میرے آگے ہیں خدا میرا نگہدار ہے وہ مجھے تجھ سے دور کرے گا اور

الشَّیْطَانَ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ لَایَغْلِبُ جَھْلُہٗ اَنَاتَکَ اَنْ یَّسْتَفِزَّنِیْ وَ

شیطان کو مجھ سے ہٹائے گا اے معبود!اس کی نادانی تیرے حوصلے پر غالب نہ ہو کہ

یَسْتَخِفَّنِیْ اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ الْتَجَاْتُ اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ

وہ مجھ پر چڑھ آئے اور مجھے خوار کرے اے معبود میں تیری پناہ میں ہوں

الْتَجَاْتُ اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ الْتَجَاْتُ

اے معبود میں تیری پناہ میں ہوں اے معبودمیں تیری پناہ میں ہوں

﴿زادالعباد لیوم المعاد،ص۔۲۰۴﴾﴿باقیات الصالحات،ص۔۱۴۴۳۔۱۴۴۴﴾

زیرِ نظر کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے اختتام کو پہنچ چکی ہے۔اب تحدیث نعمت کے طور پر خطبۂ حضرت ابوطالب (جوکہ آپ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب خدیجہ کے نکاح کے موقع پر پڑھا) کو شرح نہج البلاغہ (ازابن ابی الحدید) سے نقل کرتے ہیں۔

خطبہ ابی طالب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَنَا مِنْ ذُرِّیَّةِ اِبْرَاهِیْمَ وَزَرْعِ اِسْمَاعِیْلَ وَجَعَلَ لَنَا بَلَدًا حَرَامًا وَبَیْتًا مَحْجُوْجًا وَجَعَلَنَا الْحُکَّامَ عَلَی النَّاسِ. ثُمَّ اِنَّ مُحَمَّدَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَخِیْ مَنْ لَا یُوَازَنُ بِهٖ فَتًی مِنْ قُرَیْشٍ اِلَّا رَجَحَ عَلَیْهِ بِرًّا وَفَضْلًا وَحَزْمًا وَعَقْلًا وَرَاْیًا وَنُبْلًا. وَاِنْ کَانَ فِی الْمَالِ قُلٌّ. فَاِنَّمَا الْمَالُ ظِلٌّ زَائِلٌ وَعَارِیَةٌ مُسْتَرْجَعَةٌ. وَلَهٗ فِیْ خَدِیْجَةَ بِنْتِ خُوَیْلِد رَغْبَةٌ وَلَهَا فِیْهِ مِثْلُ ذٰلِکَ. وَمَا اَحْبَبْتُمْ مِنَ الصَّدَاقِ فَعَلَیَّ وَلَهٗ وَاللّٰهِ بَعْدُ نَبَأٌ شَایِعٌ وَخَطْبٌ جَلِیْلٌ

﴿شرح نہج البلاغہ، ج۱۴، ص۔۷۰﴾

ترجمہ:۔ ’’سب تعریف مخصوص ہے اُس اللہ کے لیے جس نے ہمیں ذُرّیتِ ابراہیمؑ اور نسل اسماعیلؑ میں قرار دیا اور جس نے ہمارے لیے محترم شہر مکہّ اور ایسا گھر قرار دیا جس سے حقیقت پر استدلال کیا جاسکتا ہے۔ اُسی خدا نے ہمیں تمام لوگوں پر حاکم بنایا ہے۔اس کے بعد یہ واضح ہو کہ محمدؐ میرے بھائی عبداللہ کا بیٹا ایسا ہے کہ جس کسی قریشی نوجوان سے اُس کا موازنہ کیا جائے وہی محمدؐ ہی تمام نیکی، فضل وکرم، حزم واحتیاط، عقل ورائے اور شرافت وبلندی میں ہر ایک سے گراں تر ثابت ہوگا۔اگر چہ اُس کے پاس مال کم ہے لیکن مال تو ایک ڈھلنے والا سایہ ہے اور واپس لوٹائی جانے والی چیز ہے۔محمدؐ کو خدیجہ سے رغبت ہے اور خدیجہ کو محمدؐ سے رغبت ہے۔لہٰذا تم لوگ جتنا بھی ان کا مہر قرار دو وہ سب کا سب میرے ذمہّ ہوگا اور خدا کی قسم مستقبل قریب میں محمدؐ کے لیے عام شہرت اور عظیم واقعات ہیں‘‘۔

﴿کلام ابی طالب رضوان اللہ علیہ، ص۔۱۲۷۔۱۲۸﴾

فہرست مآخذ و مصادر

(۱) ابن ابی الحدید۔شرح نہج البلاغہ، بتحقیق محمد ابوالفضل ابراہیم۔ قاہرہ (؟) عیسیٰ البابی الحلبی، ۱۹۵۹ء۔۱۹۶۴ء۔۲۰ ج۔اس کی چودھویں جلد ۱۹۶۲ء میں شائع ہوئی۔

(۲) ابن اسحاق، محمد بن یسار، م ۱۵۱ھ۔سیرۃ ابن اسحٰق مسماۃ بکتاب المبتدا والمبعث والمغازی، تعلیق و تحقیق ڈاکٹر محمد حمید اللہ، ترجمہ نور الٰہی ایڈووکیٹ، مشمولہ نقوش، لاہور: رسولؐ نمبر، جلد ۱۱، شمارہ ۱۳۰ (جنوری ۱۹۸۵ء) ۸۔۳۵۴۔

(۳) ابن کثیر (م ۷۷۴ھ) البدایۃ والنہایۃ۔بیروت: دارُاحیاء التراث العربی (س۔ن)، المجلد الثانی۔

(۴) ابن ہشام، سیرۃ النبی کامل، ترجمہ عبدالجلیل صدیقی، نظرثانی غلام رسول مہر۔ لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز (س۔ن)

(۵) ابوالحسن، سید (المعروف بہ سید اَبّو صاحب قبلہ)۔تحفۂ احمدیہ۔لکھنو: مطبع اثنا عشری، ۱۸۸۴ء۔۱۸۸۵ء۔۳ ج۔جلد دوم ۱۸۸۴ء میں شائع ہوئی۔

(۶) ابو طالب رضوان اللہ علیہ۔کلام ابی طالب رضوان اللہ علیہ، ترتیب و ترجمہ از مولانا علی حسنین شیفتہ۔سرگودھا: مجلس علوم آل عبا، ۱۹۷۸ء۔

(۷) ادارہ (نقوش) "دعا" مشمولہ نقوش، لاہور: قرآن نمبر، جلد ۴ شمارہ ۱۴۶ (۲۰۰۱ء)۔۳۵۵۔۳۷۰

(۸) اردو ترجمہ ذریعۃ النجات موسوم بہ ہدیۂ علویہ از سید مرتضٰی حسین صدر الافاضل۔ لاہور: شیخ شوکت علی نسیم، ۱۹۸۹ء۔

(۹) ارشد علی نقوی، سید۔اسلامی تصور دعا۔فیصل آباد: امامیہ آرگنائزیشن پاکستان (فیصل آباد ریجن)، ۲۰۰۹ء۔

(۱۰) اقبال، علامہ محمد۔ بانگ درا، مشمولہ کلیات اقبال اردو۔ لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، ۱۹۸۲ء

(۱۱) پروین ریاض، ''قرآنی دعائیں'' مشمولہ نقوش، لاہور: قرآن نمبر، جلد۴، شمارہ ۱۴۶ (۲۰۰۱ء) ۴۲۵۔۵۸۳۔

(۱۲) حسین بخش جاڑا، علامہ۔ انوار النجف فی اسرار المصحف۔ دریا خان، مکتبہ انوار النجف، ۱۹۹۱ء، ۱۴ج۔

(۱۳) حسین بخش جاڑا، علامہ۔ نماز امامیہ مترجم۔ دریا خاں: مکتبہ انوار النجف، ۱۹۷۴ء۔

(۱۴) داؤد عسکر (مرتب)۔ جوئے شیر۔ کراچی: رشید اینڈ سنز، ۱۹۷۹ء۔
(اشاریہ اردو کلام علامہ محمد اقبال)

(۱۵) راغب اصفہانی، امام۔ مفردات القرآن (اردو)، ترجمہ وحواشی محمد عبدہ فیروز پوری۔ لاہور: شیخ شمس الحق، ۱۹۸۷ء، ۲ج۔

(۱۶) زین العابدین علی بن الحسینؑ۔ صحیفۂ کاملہ، ترجمہ وحواشی از مفتی جعفر حسین۔ لاہور: ادارہ علمیہ، ۱۳۷۹ھ (؟)

(۱۷) سعدی شیرازی۔ بوستان مترجم، ترجمہ وحواشی از قاضی سجاد حسین۔ ملتان: عبدالتواب اکیڈمی (س۔ن)

(۱۸) عباس قمی، شیخ۔ کلیات مفاتیح الجنان۔ تہران (؟): مکتبہ پیام آزادی، ۱۴۱۴ھ (؟)

(۱۹) عباس قمی، شیخ۔ مفاتیح الجنان مع باقیات الصالحات، ترجمہ از سید ریاض حسین نجفی ومولانا محمد علی فاضل راجن پور۔ لاہور: العمران پبلیکیشنز (س۔ن)

(۲۰) عبد الباقی، محمد فؤاد۔المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم۔ القاہرۃ: مطبعۃ دارالکتب المصریۃ،۱۳۶۴ھ۔

(۲۱) عزیز اللہ العطاردی الخبوشانی، الشیخ (مرتب)۔مسند امام الرضا ابی الحسن علی ابن موسیٰ علیہما السلام۔مشہد(؟):المؤتمر العالمی للامام الرضا علیہ السلام،۱۴۰۶ھ۔۲ج۔

(۲۲) علی اکبر قرشی، سید۔ قاموس قرآن۔ طہران: دارالکتب الاسلامیہ، ۱۳۶۴ شمسی(؟)۳ج۔

(۲۳) علی بن ابی طالبؑ۔نہج البلاغہ، خطبات امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام۔ترجمہ وحواشی از علامہ مفتی جعفر حسین اعلی اللہ مقامہ۔ لاہور: امامیہ پبلیکیشنز(س۔ن)

(۲۴) قرآن۔ القرآن الحکیم، مترجمہ سید فرمان علی۔ لاہور: شیخ محمد حسین اینڈ سنز(س۔ن)

(۲۵) کلینی الرازی، ابوجعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق(م ۳۲۸۔۳۲۹ھ)۔اصول کافی، باترجمہ وشرح سید ہاشم رسولی۔تہران(؟): انتشارات علمیہ اسلامیہ(س۔ن)۔۴ج

(۲۶) کلینی، ابوجعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق۔الشافی، ترجمہ اصول کافی، مترجمہ سید ظفر حسن۔کراچی: شمیم بک ڈپو، ۱۹۶۷ء(؟)

(۲۷) مجلسی، محمد باقر(م۔۱۱۱۱ھ)۔بحار الانوار۔تہران: المکتبۃ الاسلامیۃ، ۱۳۹۰ھ، جلد۱۸، جز۸۶۔

(۲۸) محمد اعظم (مترجم)۔مسند امام علی رضا علیہ السلام کا اردو ترجمہ۔لاہور: اعظمیہ بک ایجنسی، ۱۹۴۱ء۔

(۲۹) محمد حسین النجفی، الشیخ۔ زاد العباد لیوم المعاد۔ سرگودھا: مکتبۃ السبطین، ۲۰۰۶ء۔

(۳۰) منظور حسین نقوی، السید، تحفۃ العوام مقبول جدید۔ لاہور: افتخار بک ڈپو (س۔ن)

(۳۱) ناصر مکارم شیرازی (ودیگر) تفسیر نمونہ، اردو ترجمہ سید صفدر حسین نجفی۔ لاہور: مصباح القرآن ٹرسٹ، ۱۴۰۰ھ (؟)۔ ۱۴۱۲ھ۔

حضرت علی علیہ السلام کے کلمات

(انتخاب از نہج البلاغہ)

☆ جب (ملک الموت) کسی گھر میں داخل ہوتا ہے تو کبھی تم اس کی آہٹ محسوس کرتے ہو؟ یا جب کسی کی روح قبض کرتا ہے تو کیا تم اُسے دیکھتے ہو؟ (حیرت ہے) کہ وہ کس طرح ماں کے پیٹ میں بچے کی روح کو قبض کر لیتا ہے، کیا وہ ماں کے جسم کے کسی حصہ سے وہاں تک پہنچتا ہے یا اللہ کے حکم سے روح اس کی آواز پر لبیک کہتی ہوئی بڑھتی ہے یا وہ بچہ کے ساتھ شکمِ مادر میں ٹھہرا ہوا ہے؟ جو اس جیسی مخلوق کے بارے میں کچھ نہ بیان کر سکے وہ اپنے اللہ کے متعلق کیا بتا سکتا ہے۔

☆ اے اللہ کے بندو! اعمالِ نیک بجالاؤ، ابھی جب کہ زبانوں کے لیے کوئی رکاوٹ نہیں۔ بدن تندرست اور ہاتھ پیروں میں لچک ہے (کہ جو چاہو اُن سے کام لے سکتے ہو) آنے جانے کی جگہ وسیع اور میدان (عمل) کشادہ ہے، قبل اس کے کہ فرصت رفتہ موقع نہ دے اور موت ٹوٹ پڑے۔ اپنے لیے موت کو یہ سمجھو کہ وہ آ چکی، اس کا انتظار نہ کرو کہ وہ آئے گی۔

☆ صفین سے پلٹتے ہوئے کوفہ سے باہر قبرستان پر نظر پڑی تو فرمایا: اے وحشت افزا گھروں، اجڑے مکانوں اور اندھیری قبروں کے رہنے والو! اے خاک نشینو! اے عالمِ غربت کے ساکنو! اے تنہائی اور الجھن میں بسر کرنے والو! تم تیز رو ہو جو ہم سے آگے بڑھ گئے ہو اور ہم تمہارے نقشِ قدم پر چل کر تم سے ملا چاہتے ہیں۔ اب صورت یہ ہے کہ (تمہارے) گھروں میں دوسرے بس گئے ہیں، (تمہاری) بیویوں سے اوروں نے نکاح کر لیے ہیں اور تمہارا مال واسباب تقسیم ہو چکا ہے۔ یہ تو ہمارے یہاں کی خبر ہے۔ اب تم کہو کہ تمہارے یہاں کی کیا خبر ہے۔ (پھر حضرت اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا) اگر انہیں (اہلِ قبور کو) بات

کرنے کی اجازت دی جائے تو یہ تمہیں بتائیں گے کہ بہترین زادراہ تقویٰ ہے۔

☆ مجھے تعجب ہوتا ہے بخیل پر کہ وہ جس فقر و ناداری سے بھاگنا چاہتا ہے اس کی طرف تیزی سے بڑھتا ہے اور جس ثروت و خوش حالی کا طالب ہوتا ہے وہی اس کے ہاتھ سے نکل جاتی ہے، وہ دنیا میں فقیروں کی سی زندگی بسر کرتا ہے اور آخرت میں دولت مندوں کا سا اُس سے محاسبہ ہوگا، اور مجھے تعجب ہوتا ہے متکبر و مغرور پر کہ جو کل ایک نطفہ تھا، اور کل کو مردار ہوگا۔ اور مجھے تعجب ہے اس پر کہ جو اللہ کی پیدا کی ہوئی کائنات کو دیکھتا ہے اور پھر اس کے وجود میں شک کرتا ہے اور تعجب ہے اس پر کہ جو مرنے والوں کو دیکھتا ہے اور پھر موت کو بھولے ہوئے ہے۔ اور تعجب ہے اس پر کہ جو پہلی پیدائش کو دیکھتا ہے اور پھر دوبارہ اٹھائے جانے سے انکار کرتا ہے اور تعجب ہے اس پر جو سرائے فانی کو آباد کرتا ہے اور منزل جاودانی کو چھوڑ دیتا ہے۔

☆ دنیا کی مثال سانپ کی سی ہے کہ جو چھونے میں نرم معلوم ہوتا ہے، مگر اس کے اندر زہر ہلاہل بھرا ہوتا ہے، فریب خوردہ جاہل اس کی طرف کھنچتا ہے اور ہوش مند دانا اس سے بچ کر رہتا ہے۔

☆ اللہ کا ایک فرشتہ ہر روز یہ ندا کرتا ہے کہ موت کے لیے اولاد پیدا کرو، برباد ہونے کے لیے (مال) جمع کرو اور تباہ ہونے کے لیے عمارتیں کھڑی کرو۔

☆ دنیا والے ایسے سواروں کی مانند ہیں جو سو رہے ہیں اور سفر جاری ہے۔

☆ انسان کی ہر سانس ایک قدم ہے جو اُسے موت کی طرف بڑھائے لیے جا رہا ہے

☆ دنیا دھوکے باز، نقصان رساں اور رواں دواں ہے۔ اللہ نے اپنے دوستوں کے لیے اسے بطور ثواب پسند نہیں کیا اور نہ دشمنوں کے لیے اسے بطور سزا پسند کیا۔ اہل دنیا سواروں کے مانند ہیں کہ ابھی انہوں نے منزل کی ہی تھی کہ ہنکانے والے نے انہیں للکارا اور یہ چل دیے۔

☆ اے فرزند آدمؑ! اپنے مال میں اپنا وصی خود بن اور جو تو چاہتا ہے کہ تیرے بعد تیرے مال میں سے خیر خیرات کی جائے، وہ خود انجام دے لے۔

☆ خدا کی قسم تمہاری یہ دنیا میری نظروں میں سور کی انتڑیوں سے بھی زیادہ ذلیل ہے جو کسی کوڑھی کے ہاتھ میں ہوں۔

☆ مظلوم کے ظالم پر قابو پانے کا دن اس دن سے کہیں زیادہ (شدید) ہوگا جس میں ظالم مظلوم کے خلاف اپنی طاقت دکھاتا ہے۔

☆ وہ بھلائی بھلائی نہیں جس کے بعد دوزخ کی آگ ہو اور وہ برائی برائی نہیں جس کے بعد جنت ہو۔ جنت کے سامنے ہر نعمت حقیر اور دوزخ کے مقابلہ میں ہر مصیبت راحت ہے۔

☆ یہ دل بھی اسی طرح تھکتے ہیں جس طرح بدن تھکتے ہیں۔ لہٰذا (جب ایسا ہو تو) ان کے لیے لطیف حکیمانہ جملے تلاش کرو۔

☆ وہ تھوڑا عمل جو پابندی سے بجالایا جاتا ہے زیادہ فائدہ مند ہے اُس کثیر عمل سے کہ جس سے دل اکتا جائے۔

☆ گھر میں ایک غصبی پتھر کا لگانا اس کی ضمانت ہے کہ وہ تباہ و برباد ہو کر رہے گا۔

☆ قناعت ایسا سرمایہ ہے جو ختم ہونے میں نہیں آتا۔

☆ ہر ظرف اس سے کہ جو اس میں رکھا جائے تنگ ہوتا جاتا ہے مگر علم کا ظرف وسیع ہوتا جاتا ہے۔

☆ جب کوئی حدیث سنو تو اُسے عقل کے معیار پر پرکھ لو، صرف نقل الفاظ پر بس نہ کرو، کیونکہ علم کے نقل کرنے والے تو بہت ہیں اور اس میں غور و فکر کرنے والے کم ہیں۔

☆ اپنے دوست سے بس ایک حد تک محبت کرو کیونکہ شائد کسی دن وہ تمہارا دشمن ہو جائے اور دشمن کی دشمنی بس ایک حد تک رکھو، ہوسکتا ہے کسی دن وہ تمہارا دوست ہو جائے۔

☆ اے فرزند آدمؑ! اس دن کی فکر کا بار جو ابھی آیا نہیں آج کے اپنے دن پر نہ ڈال کہ جو آچکا ہے۔ اس لیے کہ اگر ایک دن بھی تیری عمر کا باقی ہوگا، تو اللہ تیرا رزق تجھ تک پہنچائے گا۔

☆ آنکھوں کا دیکھنا حقیقت میں دیکھنا نہیں کیونکہ آنکھیں کبھی اپنے اشخاص سے غلط بیانی بھی کر جاتی ہیں مگر عقل اس شخص کو جو اس سے نصیحت چاہے کبھی فریب نہیں دیتی۔

☆ ایک جماعت نے اللہ کی عبادت ثواب کی رغبت و خواہش کے پیش نظر کی یہ سودا کرنے والوں کی عبادت ہے اور ایک جماعت نے خوف کی وجہ سے اس کی عبادت کی، یہ غلاموں کی عبادت ہے اور ایک جماعت نے از روئے شکر و سپاس گزاری اس کی عبادت کی، یہ آزادوں کی عبادت ہے۔

☆ ان دو عملوں میں کتنا فرق ہے ایک وہ عمل جس کی لذت مٹ جائے لیکن اس کا وبال رہ جائے اور ایک وہ جس کی سختی ختم ہو جائے لیکن اس کا اجر و ثواب باقی رہے۔

☆ میرے بارے میں دو قسم کے لوگ تباہ و برباد ہوئے۔ ایک وہ چاہنے والا جو حد سے بڑھ جائے اور ایک وہ دشمنی رکھنے والا جو عداوت رکھے۔

☆ لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا جب ان میں صرف قرآن کے نقوش اور اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا، اس وقت مسجدیں تعمیر و زینت کے لحاظ سے آباد اور ہدایت کے اعتبار سے ویران ہونگی۔ ان میں ٹھہرنے والے اور انہیں آباد کرنے والے تمام اہل زمین میں سب سے بدتر ہونگے، وہ فتنوں کا سرچشمہ اور گناہوں کا مرکز ہونگے۔ جو ان فتنوں سے منہ موڑے گا، انہیں انہی فتنوں کی طرف پلٹائیں گے اور جو قدم پیچھے ہٹائے گا، انہیں دھکیل کر ان کی طرف لائیں گے۔ ارشاد الٰہی ہے کہ ”مجھے اپنی ذات کی قسم میں ان لوگوں پر ایسا فتنہ نازل کروں گا جس میں حلیم و بردبار کو حیران و سرگرداں چھوڑ دوں گا۔“ چنانچہ وہ ایسا ہی کرے گا۔ ہم اللہ سے غفلت کی ٹھوکروں سے عفو کے خواستگار ہیں۔

ناشر سید ظفر عباس رضوی
90 فرید ٹاؤن جڑانوالہ روڈ فیصل آباد (پاکستان)
zafarabbasrizvi@gmail.com